

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_232255**

UNIVERSAL  
LIBRARY









بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين

سورة  
الاحقاف

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين  
الحمد لله رب العالمين

## اشتہارات

**گلستان جلی قلم سعدی رحمہ اللہ**

یہ کتاب اخلاق میں اپنی آپ نظر ہے قیمت فی جلد ۸۰

**بوستان جلی قلم سعدی رحمہ اللہ**

یہ کتاب سعدی علیہ الرحمہ کی تالیفات سے علم اخلاق میں

ہے نظر ہے قیمت فی جلد ۸۰ / محصول ۱۰

**گلستان مترجم مع حواشی اُردو**

لکھنؤ کے محاررہ کے موافق ترجمہ کیا گیا ہے حاشیہ پُرورد زبان

میں مسلسل ترجمہ مع خلاصہ مطالب کے لکھا ہے قیمت

فی جلد ۰۶ / محصول ۱۰

**مجموعہ پنج رسالہ**

یہ مجموعہ زبان فارسی میں صدید رسالہ عبد اللہ الصمدی

تحفۃ الملوک منہاج العابدین - سخاوت نامہ کے ساتھ

شامل ہے لڑکوں کی تعلیم اخلاق کے واسطے نہایت مفید ہے

قیمت فی جلد ۲ / محصول ۱۰

**مثنوی حضرت شمس تبریز دہلوی شیخ فرید الدین عطار**

یہ دونوں مثنویان تصوف میں بڑے مذاق اور قدر کے لائق

ہیں قیمت فی جلد ۲ / محصول ۱۰

**ارشاد مرشد**

تصوف میں یہ کتاب لائق پسند ہے قیمت فی جلد ۲ / محصول ۱۰

**پند نامہ حضرت فرید الدین عطار رحم**

یہ مشہور کتاب اخلاق میں ہے قیمت فی جلد ۲ / محصول ۱۰

**یوسف زلیخا**

یہ مثنوی حضرت عبدالرحمن جامی کی یادگار سے ہے قیمت

فی جلد ۸ / محصول ۱۰

**دستور الصبیان مترجم**

اس درسی مقبول کتاب کا ترجمہ مطبع نے صاف عبارت

میں کر کے طبع کیا ہے مثنویوں کے واسطے نہایت کارآمد ہے

قیمت فی جلد ۱ / محصول ۱۰

**النشای خلیفہ**

لڑکوں کی تعلیم خطوط نویسی کے واسطے نہایت مفید انشائیہ

قیمت فی جلد ۳ / محصول ۱۰

**النشای فائق**

یہ مشہور کتاب ہے قیمت فی جلد ۱ / محصول ۱۰

**رقعات عالمگیری**

ہر انشا اسکے بمقابل اخلاق میں نہیں ہے قیمت فی جلد ۲ / محصول ۱۰

**سبحۃ الامانی**

یہ کتاب فارسی میں نہایت مجتہد ہے قیمت فی جلد ۲ / محصول ۱۰

**مفید نامہ**

یہ کتاب لڑکوں کی تعلیم کے واسطے بہت مفید ہے قیمت

فی جلد ۲ / محصول ۱۰

**چہار گلزار**

یہ کتاب فارسی قواعد میں لڑکوں کے واسطے نہایت

مفید ہے قیمت فی جلد ۲ / محصول ۱۰

**مصدر فیوض**

اعلیٰ درجہ کی قدر کے لائق یہ کتاب ہے قیمت فی جلد ۲ /

محصول ۱۰

**گرما مترجم**

مطبع نے با محاررہ ترجمہ کر کے طبع کیا ہے قیمت فی جلد ۲ /

محصول ۱۰

**ماقیماں مترجم**

با محاررہ ترجمہ کے ساتھ یہ کتاب مطبع نامی لکھنؤ نے

طبع کی ہے قیمت فی جلد ۱ / محصول ۱۰

**نسیر تعلیمیہ**

بچوں کی تعلیم کے واسطے مفید ہے قیمت فی جلد ۱ / محصول ۱۰

**اصول فارسی**

یہ کتاب مثلاً نامہ کے ہے قیمت فی جلد ۱ / محصول ۱۰

# فہرست کتاب بوستان

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
محمد بنام جاناغدا	لغت کریم السیاح	سبب نظم کتاب اقتصاد عالم							
محمد بادشاہ	مراطع زین	مع شاہزادہ جوان جوان							

## ادب و تہذیب و ادب و تہذیب و ادب و تہذیب

۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
ح کیے دیدیم	پند شہید کہدہ	پند شہید کہدہ	ح چہ خوش						
ح شہید کہدہ	ح زوریکہ	۴۴ مرالیں	۱۲۳ حکم						
ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	۱۵۸ الا نفلت						
ح خبریقت	ح کیے زوریکہ	ق مرارحت	ح در اخبار						
ح شہید کہدہ	ح خدا دوست	۱۵۴ خدا دوست	ح چنان قضا						
ح شہید کہدہ	ح خبریقت	ح شہید کہدہ	ح کیے زوریکہ						
ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح کیے زوریکہ						
ح حکایت کنند	ح کیے زوریکہ	۱۵۹ الا نفلت	ح کیے زوریکہ						
ح جان پسر	ح شہید کہدہ	ح زوریکہ	ح چینی گفت						
ح چو البستان	ح بزرگی	ح چو دور	ح شہید کہدہ						
ح کیے زوریکہ	ح حکایت کنند	ح ہی تابراید	ح دلاور						
ح بیکار	ح چہ خوش گفت	ح دو تن پرور	ح کوئی نمک						
ح بیان دہ خواہ	ح چو شمشیر	ح گرت خویش							

## ادب و احسان ۳۳ حکایت و گفتار و غیرہ

۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
ح پد زوریکہ	ح کسے دید	ح شہید کہدہ	ح گوہر بر بند						
ح زبان دانی	ح کیے زوریکہ	ح ہر بد شہر	ح بخت خوش						
ح بزرگ	ح شہید کہدہ	ح گوہر بر بند	ح کیے زوریکہ						
ح کیے زوریکہ	ح ناہد در لہ	ح کیے زوریکہ	ح نجش						

۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ
ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ
ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ

## ادب و تہذیب و ادب و تہذیب و ادب و تہذیب

۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
ح ترا عشق	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ						
ح جنین دارم	ح کیے شاد ہے	ح کیے شاد ہے	ح کیے شاد ہے						
ح جنین نقل	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ						
ح شکایت کند	ح کیے زوریکہ	ح کیے زوریکہ	ح کیے زوریکہ						
ح کیے بچہ زارین	ح میان دو غم	ح میان دو غم	ح میان دو غم						
ح کیے زوریکہ	ح قضا را	ح قضا را	ح قضا را						
ح رئیس ہے	ح گردیدہ	ح گردیدہ	ح گردیدہ						
ح بشترے	ح کیے زوریکہ	ح کیے زوریکہ	ح کیے زوریکہ						
ح شکر لب	ح کسے گفت	ح کسے گفت	ح کسے گفت						

## ادب و تہذیب و ادب و تہذیب و ادب و تہذیب

۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
ح کیے قطار باران	ح جوان زوریکہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ						
ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ						
ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ						
ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ	ح شہید کہدہ						

۱۸۱	ح زویرانہ	۱۸۹	ح گر و سبے	۱۸۱	ح عزیزے	۲۳۳	لک پند چون	۲۳۲	ح شبہ دعوتہ	۲۳۳	لک خراوت کلد
۱۸۲	ح یکے راجو سدی	۱۸۳	ح چہ خوش گفت	۱۸۳	ح شنیدم کہ لعل	۲۳۳	ح درین شہر	۲۳۵	ح گر و سبے	۲۳۶	ح یکے صورتے
۱۸۴	ح شنیدم کہ	۱۸۵	ح یکے برابطے	۱۸۶	ح شنیدم کہ در خاک	۲۳۴	لک اگر در جان	۲۵۰	ح غلامی بھر	۲۵۱	ح حوالی ہنرمند
۱۸۷	ح کسے شط	۱۸۸	ح گدا نے	۱۸۹	ح یکے خوب اراد	۲۵۱	ح چنیں یادگار	۲۵۸ در شکر ۱۵ حکایت و گفتار			
۱۹۱	۵ در رضا ۱۵ حکایت و گفتار										
۱۹۲	لک سعادت	۱۹۳	ح اراد بر پاں	۱۹۴	ح یکے امین بچہ	۲۵۲	ح جوئے	۲۵۳	لک بین	۲۵۴	ح ہر زمانے
۱۹۵	ح یکے رستانی	۱۹۶	ح شنیدم کہ	۱۹۷	ح درو کوٹ	۲۵۵	ح یکے گوش	۲۵۶	لک زندان کہ	۲۵۷	ح شنیدم کہ
۱۹۹	ح یکے سر	۱۹۹	ح چنیں گفت	۲۰۰	ح چہ خوش	۲۵۷	ح برہنہ بنے	۲۵۸	ح یکے گرد	۲۵۹	ح زرہ بادیہ
۲۰۰	لک عبادت	۲۰۱	ح ندانے	۲۰۲	ح شنیدم کہ نابالغ	۲۶۰	لک شربت	۲۶۱	لک نعمت	۲۶۲	ح بتہ دیم از ع
۲۰۲	۶ در غایت ۱۵ حکایت و گفتار										
۲۰۳	ح مرا حابیہ	۲۰۴	ح یکے باطبع	۲۰۵	ح یکے رات	۲۶۳	ح شہی در جوانی	۲۶۴	ح کن سائے	۲۶۵	لک جوانا
۲۰۶	ح چہ آورد	۲۰۷	ح شکم صوفیہ را	۲۰۸	ح یکے زینک	۲۶۶	ح قصا	۲۶۷	ح زورقت	۲۶۸	ح یکے پارسا
۲۱۲	ح امیر خمن	۲۱۳	ح یکے انخوش	۲۱۴	ح یکے گرہ	۲۶۹	ح شہ قہقہ بود	۲۷۰	ح مود جدرای	۲۷۱	ح زحید پاد
۲۱۷	ح یکے طفل	۲۱۸	ح رہا خوری	۲۱۹	ح شنیدم	۲۷۲	ح یکے آل درم	۲۷۳	ح گل آلودہ	۲۷۴	ح ہمین یاد
۲۱۶	ح یکے سلطنت	۲۱۷	لک کماست	۲۱۸	ح شنیدم نیران	۲۷۵	ح یکے متفق	۲۷۶	ح زینیا	۲۷۷	ح بلیدی کند
۲۱۹	۴ در نایت ۳ حکایت و گفتار مشمل										
۲۲۱	لک اگر پائے	۲۲۲	ح کشن اعلا	۲۲۳	ح یکے خوب خلق	۲۲۴	ح تنم تے بلزد	۲۲۵	ح سبہ چرودہ را	۲۲۶	ح سبہ چرودہ را
۲۲۵	ح عضد را	۲۲۶	ح شنیدم کہ	۲۲۷	ح در کس	۲۲۸	ح چہ خوش	۲۲۹	ح مے در پر وے از جان	۲۳۰	ح مے در پر وے از جان
۲۲۹	ح یکے ریش	۲۳۰	ح بد اند	۲۳۱	ح زبان کرد	۲۳۲	ح شنیدم کہ مستے	۲۳۳	لک شربت	۲۳۴	لک شربت
۲۳۱	ح مراد نظامیہ	۲۳۲	ح کسے گفت	۲۳۳	ح شنیدم کہ	۲۳۴	ح بظفلہ	۲۳۵ رموز فہرست			
۲۳۳	ح طریقت	۲۳۴	ح چہ خوش گفت	۲۳۵	ح سہ را	۲۳۶	ح شنیدم کہ در	۲۳۷	ح حکایت	۲۳۸	ح نصیت
۲۳۵	ح یکے گفت	۲۳۶	ح فرید و دل	۲۳۷	لک زن خوب	۲۳۸	ح قول	۲۳۹	ح قول	۲۴۰	ح مومعظت











گر آنست مشور احسان اوست  
 اگر وہ ہے اوسکے احسان کا پروانہ ہے  
 پس پروہ پسند علمہاے بد  
 پردہ میں جو گناہ کے جلتے ہیں انکو دیکھتا ہو  
 بہتہ دید گر برکشت تیغ حکم  
 ڈرنے کے واسطے اگر حکم کی تلوار چھینچے  
 وگروہ دہد یک صلائے کرم  
 اور اگر کرم کی آواز سے بکارے  
 بدرگاہ لطف و بزرگیش بر  
 اوسکی بارگاہ پاک اور بزرگ بین  
 فروماندگان را برحمت قریب  
 عاجزون پر جلد رحم کرتا ہے  
 براحوال نابودہ علمش بصیر  
 نئی بات سے بھی خشمہ دار  
 بقدرت نگہدار بالا و شیب  
 قدرت سے آسان اور زمین کا نگہبان  
 نہ مستغنی از طاعتش پشت کس  
 نہ اوسکی اطاعت سے کوئی بے پروا  
 قدیمی بنکو کار نیکی پسند  
 ندیم اوسکے کام اچھل ویزیک مونکا پسند فرما دلا  
 و مشرق بمغرب مہ و آفتاب  
 بوروب سے پیچم کو چاند اور سورج  
 زمین از تپ و لرزہ آمد ستوہ  
 زمین ہل جبل سے بیقرار تھی  
 زمین گسترانید فرش تراب  
 اس طرح سے بچھایا سکی کا فرش  
 و ہد لطفہ را صورت چون چری  
 ایک نظر لطف سے کیسی پیاری صورت بنائی

اگر یہ کہ اوست  
 برستان مہم  
 اوست کے احسان کا پروانہ ہے  
 پس پروہ پسند علمہاے بد  
 پردہ میں جو گناہ کے جلتے ہیں انکو دیکھتا ہو  
 بہتہ دید گر برکشت تیغ حکم  
 ڈرنے کے واسطے اگر حکم کی تلوار چھینچے  
 وگروہ دہد یک صلائے کرم  
 اور اگر کرم کی آواز سے بکارے  
 بدرگاہ لطف و بزرگیش بر  
 اوسکی بارگاہ پاک اور بزرگ بین  
 فروماندگان را برحمت قریب  
 عاجزون پر جلد رحم کرتا ہے  
 براحوال نابودہ علمش بصیر  
 نئی بات سے بھی خشمہ دار  
 بقدرت نگہدار بالا و شیب  
 قدرت سے آسان اور زمین کا نگہبان  
 نہ مستغنی از طاعتش پشت کس  
 نہ اوسکی اطاعت سے کوئی بے پروا  
 قدیمی بنکو کار نیکی پسند  
 ندیم اوسکے کام اچھل ویزیک مونکا پسند فرما دلا  
 و مشرق بمغرب مہ و آفتاب  
 بوروب سے پیچم کو چاند اور سورج  
 زمین از تپ و لرزہ آمد ستوہ  
 زمین ہل جبل سے بیقرار تھی  
 زمین گسترانید فرش تراب  
 اس طرح سے بچھایا سکی کا فرش  
 و ہد لطفہ را صورت چون چری  
 ایک نظر لطف سے کیسی پیاری صورت بنائی

ورائست توجیع فرمان اوست  
 اور اگر یہ ہے اوسکے حکم کا حکمانہ ہے  
 ہمو پر وہ پوشد بالائے خود  
 چھپاتا ہو اوسی گناہ کو فضل و کرم سے اپنے  
 ہائست کرد و بیان صمم و حکم  
 ملائکہ مقرب شاہدین آجائیں جیسے گئے اور برے  
 عز ازیل گوید نصیبے برم  
 شیطان بھی اپنا حصہ مانگنے کو مستعد ہو جائے  
 بزرگان نہادہ بزرگی زسر  
 بزرگن نے ادب سے سر جھکا یا ہو  
 تضرع کنان را بدعوت مجیب  
 گوگڑا کے دعا مانگنے والوں کی دعا قبول کرتا ہو  
 باسرار ناگفتہ لطفش خیر  
 نہ کہے ہو سے بھید کا جاننے والا  
 خداوند دیوان روبرو حسیب  
 قیامت کی پھر ہی کا حاکم  
 نہ بر حرف او جامی انشت کس  
 نہ اوسکے حکم پر کسیکو اعتراض کی مجال  
 بکلمک قضائے در رحم نقشبند  
 حکم کے نکلنے سے رحم میں صورت بنا بیوالا  
 روان کرد و گستر دگیتی بر آب  
 روان کیے اور زمین کو پانی پر بچھایا  
 فرو کو فت بر منشس میخ کوہ  
 اوسکے چار طرف پہاڑ کی میخ ٹھونک دی  
 چو سجادہ نیکم روان بر آب  
 نیکم روان کے مصلے کی طرح پانی پر  
 کہ کردست بر آب صورت بگری  
 اوسکے سوا کون پانی میں صورت بنا سکتا ہو

نہند لعل و فیروزہ در صلب سنگ  
 لعل اور فیروزہ پتھر کے پیٹ میں بناتا ہے  
 زابرا فلند قطرہ سو کے یم  
 بدلی سے ایک قطرہ دریا میں گراتا ہے  
 از ان قطرہ لولو کے لالا کند  
 اوس قطرے سے چلتے ہوئے موتی  
 بر و علم یک ذرہ پوشیدہ نیست  
 نزد یک اوسکے علم کے حال ایکنہ کا چھپا نہیں ہو  
 مہتیا کن روز کے مار و مور  
 سانپ اور چنیٹی کی روزی دیا کرنے والا  
 بامرشد وجود از عدم نقش بست  
 اویسی کے حکم سے موجودات نیستی سے ظاہر ہوا  
 و گر رہ بجھم عدم در برد  
 پھر وہ پردہ انیستی میں چھپاتا ہے  
 جہان متفق بر الیتش  
 تمام جہان اوسکی خدائی کا فاعل ہے  
 بشر ما و اسے جلالش نیافت  
 آدمی سوائے اوسکی بزرگی کے نہ جان سکا  
 نہ براوج ذاتش پر و مرغ و ہم  
 وہم کا پر نہ اوسکی بلند ذات تک نہیں اڑ سکتا  
 ویرین و رطہ کشتی فرو شد ہزار  
 اس بھونڈے ہزاروں شتیان ڈوب گئیں  
 چہ شبہا نشتم درین سیر کم  
 کیا کیا راتوں کو اس نزل میں بنجو دیٹھا  
 محیط ست علم ملک بر بسیط  
 خدا کا علم ست اوسے وسیع پھیلا ہے  
 نہ اور اک در کنہ ذاتش رسد  
 نہ اور اک در کنہ ذات کا راز نہیں پاسکتی  
 عقل اوسکی ذات کا راز نہیں پاسکتی

گل لعل در شاخ فیروزہ رنگ  
 شاخ بھول بن شاخ سے لکاتا ہے  
 ز صلب آور و نطفہ در شکم  
 پیٹھ سے نطفہ پیٹ میں لاتا ہے  
 وزین صورتے سرو بالا کند  
 اور اس سے سرو قد صورت بناتا ہے  
 کہ پیدا و پنهان نبودش کیست  
 کیونکہ ظاہر اور پوشیدہ اوسکے آگے کیساں ہے  
 و گر چند بیدست و پایند و زور  
 ہر چند کہ سانپ چینی بے ہاتھ پیر اور بے زور ہیں  
 کہ و اند جزا و گردن ز نیست ہست  
 کون اوسکے سوانست سے موجودات پیدا کر سکتا ہو  
 وزا سجا بصحرای محشر برد  
 اور وہاں سے قیامت کے میدان میں پہنچا یگا  
 فروماندہ در کنہ ماہیتش  
 اور اوسکے مجید کا حال دریافت کر نہیں عاجز  
 بصرف غلتھا کے جمالش نیافت  
 بنائی انتہا سے جمال تک نہیں پہنچ سکتی  
 نہ در ذیل و صفش رسد دست فہم  
 عقل کا باقد اوسکے دامن نصف تک نہیں پہنچ سکتا  
 کہ پیدا نشد تختہ بر گزار  
 اوسمیں سے ایک حقہ کنارے پر نہاد پھرا  
 کہ حیرت گرفت استینہ کہ قم  
 ناگاہ حیرت غیر کی استین پر کے کب آٹھا  
 قیاس تو بر وے فکر و محیط  
 تیرا قیاس اوسکو نہیں پاسکتا  
 نہ فکر نہ غور نہ صفاتش رسد  
 فکر اوسکی صفاتوں پر غور نہیں کر سکتی

پارہ میں  
 لعل اور فیروزہ دار  
 نیک اسکے جوارات  
 شکر کے جوارات  
 اور سبز رنگ  
 کا زار و درختوں  
 کی جی شبنون  
 سے شجر  
 اور شکر کے  
 جگہ کے چول  
 لکاتا جو اپنی  
 بیون سے  
 نئی کے جوار  
 ہوش کا فانی  
 دی زک ہوش  
 علم سے وجود  
 میں لایا اور بقا  
 دینا سکون  
 کس قیامت  
 اور نہ ذی مات  
 کو زندہ کر سکے  
 بعد مہا بہت  
 دین میں پہنچا دیگا  
 اور سدا رہا  
 اوسکی الوہیت کا فانی  
 کو کر اوسکی الوہیت  
 بیان نہیں کر سکتا





شبِ بزمِ شاد از فلک برگزشت  
ایک رات سوار ہوئے آسمان پر سیر کی  
چنان گرم و تیز قربت برآمد  
ہایانِ قربت میں ایسے تیز گئے  
بد و گفت سالارِ بیتِ احرام  
اوسے سردارِ خانہ کعبہ لکھا  
چو در دوستی مخلص یافتے  
جب سمجھ دے سستی میں خالص پایا  
گفتا فراتر مجھ عالم نہاں  
کس آگے میرے عجب الزامین  
اگر یک سر ہوئے برتر پریم  
اگر بال کی نوک بھر بھی آگے بڑھوں  
نہاں بعضیان کسے در گرو  
سنا ہوں کہ سب سے کوئی گرفتار نہوگا  
چو نعت پسندیدہ گویم ترا  
آپ کی کیا عمدہ تعریف بیان کروں  
درو ملک بر روان تو باد  
رحمتِ خدا کی آپ کی روح پاک پر ہو  
بختین ابو بلوچ پر مرید  
پہلے حضرت ابوبکر شیخ بازارِ دہلی پہنچے وقت پر یکایک مانگا  
خروست عثمانِ شہنشاہِ وار  
عقلمند حضرت عثمانؓ شہنشاہِ نیکدار  
خدا یا بحق بنی فاطمہؑ  
اے خدا اولادِ فاطمہؑ کے طفیل سے  
اگر دعوتِ محمدؐ روکنی و مقبول  
اب اختیار ہو کہ میری دعا قبول کرے یا نہ کرے  
چو کہ کروا می صدر فرخندہ ہے  
کیا کہ ہوگا اے سردارِ مبارک قدم

تکمیلِ مہجہ از ملک درگذشت  
عزت اور مرتبہ کے ساتھ فرشتوں سے گذر گئے  
کہ در سر رہ جبریلؑ زوہ باز ماند  
کہ در اہِ الفتیٰ میں حضرت جبریلؑ بھی رہ گئے  
کہ امی حاملِ وحی بر تر حرام  
کہ اے قاصدِ خدا کے آگے چلے  
عناقرم ز صحبتِ پر امان فتیٰ  
تو ترکِ محبت کیوں گوارا کی  
بماندم کہ نیر و می باطم نہاں  
میں ایسا تھا کہ میرے پاؤں میں توت نہی  
فروغِ تجلے بسوز و پریم  
نورِ الٰہی میرے پردن کو جلا دے  
کہ وار و چنین سید پیشرو  
جسکا ایسا سردار پیشوا ہوگا  
علیک السلام امی نبی اللہ  
آپ پر سلام اے خلق کے نبی  
برا صحابہؓ بر پیرون تو باد  
آپ کے دستوں اور پیروں پر بھی  
عمرِ پنجہ بر پیچ دیو مرید  
حضرت عمرؓ جو شیطانِ کفر کے مجبور کرنے والے ہیں  
چہارم علیؓ شاہِ دلدل سوار  
چوتھے حضرت علیؓ بادشاہِ دلیل سوار  
کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ  
کلمہ طیب پر میرا خاتمہ ہو  
من و دست و دامان آلِ رسول  
میرا ہمتہ اور آلِ رسول کا دامن ہوگا  
ز قدرِ رفیعیت بدرگاہِ حے  
آپ کے بلند مرتبہ سے بارگاہِ خدا میں

شبِ بزمِ شاد میں  
آسمان کی سیر ہو کر  
پوچھنا حضرت جبریلؑ کی  
کہ امی حاملِ وحی  
کہ اے قاصدِ خدا کے  
عناقرم ز صحبتِ پر امان  
تو ترکِ محبت کیوں  
بماندم کہ نیر و می  
میں ایسا تھا کہ میرے  
فروغِ تجلے بسوز و  
نورِ الٰہی میرے پردن  
کہ وار و چنین سید  
جسکا ایسا سردار  
علیک السلام امی نبی  
آپ پر سلام اے خلق  
برا صحابہؓ بر پیرون  
آپ کے دستوں اور  
عمرِ پنجہ بر پیچ  
حضرت عمرؓ جو شیطان  
چہارم علیؓ شاہِ دلدل  
چوتھے حضرت علیؓ  
کہ بر قول ایمان  
کلمہ طیب پر میرا  
من و دست و دامان  
میرا ہمتہ اور آلِ رسول  
ز قدرِ رفیعیت بدرگاہ  
آپ کے بلند مرتبہ سے

کہ باشند شتی گدایان خلیل  
اگر فتوہی امت کے گنہگار  
خدایت شنا گفت و تجمل کرو  
خدا نے آپ کی تعریف کی اور عزت دی  
بلند آسمان پیش قدرت مجمل  
آسمان بلند آپ کے رتبہ کے شہد ہے  
تو اصل وجود آدمی از نخست  
آپ ہستی کی جڑ پہلے پیدا ہوئے  
نہ اتم گدایان سخن گویت  
میں کچھ نہیں جانتا اس پر آپ کی تعریف بھی نہیں ملتی  
تراعر لولاک کلین بس ست  
آپ کے واسطے لولاک کی عزت بہت ہے  
چہ وصفت کند سعدی ناتمام  
سعدی ناقص آپ کی کیا تعریف کر سکتا ہے

بہمان دار السلام از طفیل  
آپ کے طفیل سے بہشت کے بہمان ہوں  
زمین بس قدر تو جہیل کرو  
حضرت جبریل کو آپ کی زمین بوسی کا حکم دیا  
تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل  
آپ پیدا ہوئے آدمی کی دنیا میں پہلے خلائق بن کر ہوئے  
وگر ہر چہ موجود شرف و عت  
بہشت ہر چہ ہوا وہ شاخین بہن  
کہ والا تری زانچمن گویت  
کیونکہ میری تعریف سے آپ کا مرتبہ بہت زیادہ ہو  
شنا می تو طہ و یسین بس ست  
آپ کی تعریف میں طہ اور یسین کافی ہے  
علیک الصلوۃ اسی نبی و اسلام  
آپ پر رحمت خدا کی اسے نبی اور سلام

### سبب نظم کتاب کتاب لکھنے کا سبب

دراقصاے عالم بکشم بسے  
دنیا کی چار طرف میں خوب پھرا  
تمتع نہ ہر گوشہ یافتم  
ہر جا میری خاطر ہوئی  
چو پاکان شیراز خاکی نہاد  
مثل مردم شیراز کے متواضع  
تولا سے مردان این پاک بوم  
اس پاک زمین کے آدمیوں کی محبت نے  
درایع آدم زان ہمہ بوستان  
مجھے انبوس آیا کہ ایسے باغوں سے  
بدل گفتم ہر صبر قند آورند  
دل میں سوچا کہ مصر کا قند

بسر بردم ایام باہر کسے  
عرصہ تک ہر ایک طرح کے آدمیوں کی صحبت ہی  
نہ ہر خرمنے خوش یافتم  
ہر گھرانے سے مجھ ایک بانی ملیے ہر گھر کچھ کچھ ملتا رہا  
ندیدم کہ رحمت بران خاک باد  
میں نے کسی کو نہیں دیکھا جسے خدا کی رحمت ہو  
برا بختیم خاسر از شام و روم  
میرا دل شام اور روم سے اوجاٹ کر آیا  
شید ست رفتن سوی دوستان  
دوستوں کے پاس خالی ہاتھ جاؤں  
بر دوستان ار مغانی برند  
دوستوں کے واسطے تحفہ لیا نہیں

اس کتاب کی تالیف کا سبب یہ ہے کہ میں نے دنیا کی چار طرف میں خوب پھرا اور ہر گوشہ میں جاکر آدمیوں کی صحبت کی اور ہر گھرانے سے کچھ کچھ ملتا رہا۔ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جسے خدا کی رحمت ہو۔ میرا دل شام اور روم سے اوجاٹ کر آیا۔ شید ست رفتن سوی دوستان۔ دوستوں کے پاس خالی ہاتھ جاؤں۔ بر دوستان ار مغانی برند۔ دوستوں کے واسطے تحفہ لیا نہیں۔







نہ نازم بس برای فضل خویش  
نہمے انہی فضیلت پر ناز نہیں ہے  
شنیدم کہ در روز امید و بیم  
میں نے سنا ہے قیامت میں  
تو نیز از بدی بینی اندر سخن  
تجھے بھی برس جو کلام میں کوئی بُرائی ملے  
چویتی پسند آیدت از ہزار  
اگر ہزار دن ہر تجھے ایک بیت بھی پسند آجائے  
ہمانا کہ در پارسل انشای من  
بیشک ملک فارس میں یہودی کتاب  
چو ہانگ ہل ہولم از دور بود  
داخل ڈھول کی آواز سے ہول میرا در سے تھا  
گل اور وسعدی سومی بوستان  
شیرین کی کتاب گویا میں باغیں ایک بچول لایا ہوں  
جو خرمایہ شیرینی اندودہ پوست  
جھو بارے کی صورت اور سے شیرینی ہوئی

بدریوزہ آورده ام دست پیش  
گدائی کے واسطے ہاتھ پہلائے ہوں  
بدان را بہ نیکان بہ بخشہ گرم  
خدا نیکوں کے فضل سے بدون کوئی بخشہ  
بخلق جهان آفرین کارکن  
خدا کی عادت کی طرح عمل کر  
بمردی کہ دست از تعنت بدار  
تو تجھے اپنی جان و دی کی قسم جو عیب جوئی نکرنا  
چو مشک ست بی قیمت اندر سخن  
ایسی کہ تر نہ ہے بیسے مشک ملک مغن میں  
بغیب اندر مرمع عیب ستور بود  
باطن میں ہر عیب پوشیدہ تھا  
بشوخی چو فلفل ہندوستان  
کمال دلی سے جیسے مچ ہندوستان میں  
چو بازش کنی استخوانی دروست  
گر جب کچھ لگے دیکھو تو وہیں ایک ہڈی ہے

ذکر محامدا تائب بو بکر بن سعد زنجی خطاب تراه  
ذکر خوجوان تائب ابو بکر بیٹے سعد بن زنجی خدا کی نیکو ٹھٹھار کے

مرطیع زین نوع خواہان نبود  
میرادل یہ نہیں چاہتا تھا  
وے منظم کردم نام فندان  
گویند تیر کتاب بادشاہ کے نام سے نظم کی  
کہ سعدی کہ گویا بلاغت رپود  
کہ سعدی جسے بلاغت میں سبقت پائی  
سز و گرد و ریش نیازم چنان  
زیبا ہے اگر میں اس کے زائین اس طرح نکران  
چماندار وین پر وروا و گر  
بادشاہ دیندار اور عادل

سرمدت پادشاہان نبود  
مجھے بادشاہوں کی تعریف کا خیال تھا  
مگر باز گویند صاحب دلائل  
اس واسطے کہ صاحب دلائل کہیں کے  
در ایام نو بکر بن سعد بود  
ابو بکر بن سعد کے زمانہ میں تھا  
کہ سید پوران نوشیروان  
بسیا پیغمبر نے نوشیروان کے زمانہ میں  
نیا مد جو بکر بعد از عمر  
ابو بکر ایسا حضرت عمر کے بعد نہیں ہوا

نہ نازم بس برای فضل خویش  
نہمے انہی فضیلت پر ناز نہیں ہے  
شنیدم کہ در روز امید و بیم  
میں نے سنا ہے قیامت میں  
تو نیز از بدی بینی اندر سخن  
تجھے بھی برس جو کلام میں کوئی بُرائی ملے  
چویتی پسند آیدت از ہزار  
اگر ہزار دن ہر تجھے ایک بیت بھی پسند آجائے  
ہمانا کہ در پارسل انشای من  
بیشک ملک فارس میں یہودی کتاب  
چو ہانگ ہل ہولم از دور بود  
داخل ڈھول کی آواز سے ہول میرا در سے تھا  
گل اور وسعدی سومی بوستان  
شیرین کی کتاب گویا میں باغیں ایک بچول لایا ہوں  
جو خرمایہ شیرینی اندودہ پوست  
جھو بارے کی صورت اور سے شیرینی ہوئی  
ذکر محامدا تائب بو بکر بن سعد زنجی خطاب تراه  
ذکر خوجوان تائب ابو بکر بیٹے سعد بن زنجی خدا کی نیکو ٹھٹھار کے  
مرطیع زین نوع خواہان نبود  
میرادل یہ نہیں چاہتا تھا  
وے منظم کردم نام فندان  
گویند تیر کتاب بادشاہ کے نام سے نظم کی  
کہ سعدی کہ گویا بلاغت رپود  
کہ سعدی جسے بلاغت میں سبقت پائی  
سز و گرد و ریش نیازم چنان  
زیبا ہے اگر میں اس کے زائین اس طرح نکران  
چماندار وین پر وروا و گر  
بادشاہ دیندار اور عادل  
سرمدت پادشاہان نبود  
مجھے بادشاہوں کی تعریف کا خیال تھا  
مگر باز گویند صاحب دلائل  
اس واسطے کہ صاحب دلائل کہیں کے  
در ایام نو بکر بن سعد بود  
ابو بکر بن سعد کے زمانہ میں تھا  
کہ سید پوران نوشیروان  
بسیا پیغمبر نے نوشیروان کے زمانہ میں  
نیا مد جو بکر بعد از عمر  
ابو بکر ایسا حضرت عمر کے بعد نہیں ہوا





جہانت بکام و فلک یار باد  
 جہان چہرے موافق اور آسمان مددگار  
 بلند اخترت عالم افروختہ  
 چہرے نیک تلوار عروج کے عالم روشن ہے  
 غم از گردش روزگار ت مباد  
 مجھے اگروشن زمانہ کا کبھی غم نہ ہو  
 کہ بر خاطر پادشاہان ہمیں  
 کہ بادشاہوں کے دل کا خدا سا غم  
 دل و کشورت جمع و معمور باد  
 جیرا دل اور ملک جمع اور آباد رہے  
 قنوت باد پیوستہ چونین درت  
 تیرا ہم دین کی طرح تندرست رہے  
 در وقت بتائید حق شاو باد  
 تیرا دل خدا کی مدد سے خوش رہے  
 جہان آفرین بر تو رحمت کناد  
 خدا تجھ پر ہیخبر جسم کرے  
 ہیمنت بس از کردگار مجید  
 خدا کی مدد سے یہی تیرے واسطے کافی ہے  
 فرقت از جہان سعد زنگی بدر و  
 سعد زنگی کو اپنے مرنے کا انوس نہوا  
 عجب نیست این فرع زان اصل پاک  
 اوس پاک درخت کے جڑ کی ہی شاخیں ہونا واجب نہیں  
 خدا یا بران تربست نامدار  
 اسے خدا را بوس نامور کی قبر پر  
 گرا از سعد وزنگی مثل ماند و یاد  
 اور جو کہ سعد اور زنگی کی یہ ایک صورت یا نگار ہے  
 اثنا باب محمد شہ نیک بخت  
 اثنا باب محمد نیک بخت بادشاہ

چہاں آنسہ ریت نگہدار باد  
 اور چہاں پیدا کرنے والا تیرا ہر دگر ہے  
 وصال اختر و شمعیت سوختہ  
 محسوس تارون کی محسوس تیرے شمعون کو بر باد کو  
 و زانندیشہ بر دل غبارت مباد  
 اور کسی فکر کے تیرے دل پر راج نہ ہے  
 پریشان کند خلسہ عالمی  
 تمام عالم کے دل کو پریشان کرتا ہے  
 ز ملک پر انکسندگی دور باد  
 اور تیرے ملک سے پریشانی دور رہے  
 بداندیش را دل خود بیر نیست  
 اور دشمن اپنی تدبیر کی طرح نیست ہے  
 دل و دین و اقلیمت آبا و باد  
 تیرا دل اور دین اور ملک آبا رہے  
 و گر ہر چہ گویم فسانست و باد  
 باتی میرا بیان اقصہ اور کمالی ہے  
 کہ تو فنیق خیرت بود ہر مزید  
 کہ نیکی کی توفیق سنچے زیادہ رہے  
 کہ چون تو خلف نام بردار کرد  
 جب اوسنے تیرا سانا سور لڑکا چھوڑا  
 کہ جانفشنا حبست و جسمش سناک  
 جسکی روح آسمان پر اور جسم خاک میں ہے  
 بفضلت کہ باران رحمت بہار  
 اپنے فضل سے باران رحمت نازل کر  
 فلک یا ویر سب بوبکر باد  
 پس آسمان سب ابو بکر کا مددگار ہے  
 خداوند تاج و خداوند تخت  
 صاحب تاج اور صاحب تخت ہے

[illegible]

در مدح شاہزادہ اسلام سعد بن ابی بکر بن سعد گوید  
شاہزادہ اسلام سعد بن ابی بکر بن سعد کی تقریف کا بیان

جوان جوان جنت اور خوش نصیب  
عمر اور نصیب میں جوان اور روشن دل ہے  
بدانش بزرگ و بہت بلند  
عقل میں بزرگ اندہت میں بلند  
زہی دولت مادر و زکار  
زمانہ کے ان کی خوش قسمتی ہے  
بدست کرم آب دریا بہر و  
بخشش کے ہاتھ لے دریا کی آبر و شانی  
زہی چشم دولت برومی تو باز  
کیا خوب اقبال کی آنکھ تیرے منہ پر کھلی ہے  
صدف را کہ بینی زرد و داغ پر  
جو سپی موتوں کے دانے سے بھری ہوتی ہو  
تو آن در مکنون پاک دانہ  
نورہ موتی نادر ہے جو ایک دانہ ہوتا ہو  
نگہدار یارب بخش خودش  
اے خدا اپنے حفاظت میں اس کے رکھ  
خدا یا در آفاق نامی کنش  
اے خدا اسے دنیا میں نامور کر  
مقیمش در انصاف و تقویٰ بدار  
اے خدا انصاف اور پرہیزگاری پر قائم رکھ  
غم از دشمن ناپسندت مباد  
دشمن ناگوار کا کبھی تجھے غم نہ ہے  
ہشتی درخت کو رو چو تو بار  
درخت ہشت کا شجرے بل نہیں لانا کر  
انسان خاندان خیر بیگانہ دان  
اوس خاندان میں خوبی نصیب ہو

ہدوت جوان و بت میر میر  
دولت میں جوان اور نہ میر میں بد جاو  
باز و ویر و بدل ہوشمند  
باز و زبردست اور دل عقلمند ہے  
کہ پوری چنین پروردگار  
جسکی گود میں ایسا لوکا پرورش پاتا ہو  
برفت محمل از ثریا بہر و  
بلند مرتبہ میں ثریا سے زیادہ عروج مل گیا ہو  
چشمہ سربار ان گردن فرانہ  
سب گردن بلند پادشاہوں کے سردار  
نہ آن قدر وار و کہ یکداندہ در  
اوسکی یہ قدر نہیں ہوتی جو ایک زمین ہوتی ہو  
کہ پیرایہ سلطنت خانہ  
کیونکہ تو سلطنت خانہ کی زینت ہو  
بہر ہیز ز اسب چشم بدش  
اور نظر بد کے سد سے اس کے بچا  
بتوفیق طاعت گرامی کنش  
اور عبادت کی توفیق دیکر اوس کام چہ بلکہ  
مراوش بد دنیا و عقبے برآر  
اور اوسکی حاجت دین اور دنیا کی روگر  
ز ووران کیتی گزندت سبا و  
اور گردش زمانہ سے کبھی تجھ کو رنج نہ  
چسنا مجھ سے و پدر نامدار  
جسکا بیٹا نامور اور باپ شہسوار  
کہ باشند بدگومی این خاندان  
جو لوگ اس خاندان کے بدخواہ ہوں

ترجمہ سلمان  
شاہزادہ اسلام سعد بن ابی بکر بن سعد کی تقریف کا بیان  
جوان جوان جنت اور خوش نصیب  
عمر اور نصیب میں جوان اور روشن دل ہے  
بدانش بزرگ و بہت بلند  
عقل میں بزرگ اندہت میں بلند  
زہی دولت مادر و زکار  
زمانہ کے ان کی خوش قسمتی ہے  
بدست کرم آب دریا بہر و  
بخشش کے ہاتھ لے دریا کی آبر و شانی  
زہی چشم دولت برومی تو باز  
کیا خوب اقبال کی آنکھ تیرے منہ پر کھلی ہے  
صدف را کہ بینی زرد و داغ پر  
جو سپی موتوں کے دانے سے بھری ہوتی ہو  
تو آن در مکنون پاک دانہ  
نورہ موتی نادر ہے جو ایک دانہ ہوتا ہو  
نگہدار یارب بخش خودش  
اے خدا اپنے حفاظت میں اس کے رکھ  
خدا یا در آفاق نامی کنش  
اے خدا اسے دنیا میں نامور کر  
مقیمش در انصاف و تقویٰ بدار  
اے خدا انصاف اور پرہیزگاری پر قائم رکھ  
غم از دشمن ناپسندت مباد  
دشمن ناگوار کا کبھی تجھے غم نہ ہے  
ہشتی درخت کو رو چو تو بار  
درخت ہشت کا شجرے بل نہیں لانا کر  
انسان خاندان خیر بیگانہ دان  
اوس خاندان میں خوبی نصیب ہو

زہی ملک و ملت کہ پائندہ باد  
کیا ملک اور اقبال ہے خدا ہمیشہ رکھے

زہی دین و دانش زہی عدل و داد  
راہ کیا دین اور عقل ہے اور کیا عدل و رفاقت

## باب اول در عدل و رومی و تدبیر جہان داری

پہلا باب عدل اور تدبیر سلطنت کے بیان میں

چھ خدمت گزار و زبان سپاس  
پس زبان اسکا کیا شکر ادا کر سکے  
کہ آسائش خلق در ظل اوست  
جسکے سایہ حمایت میں خلق آرام پاتی ہے  
توفیق طاعت دلش زندہ وار  
اور توفیق عبادت سے زندہ دل رکھ  
سرخس سبز و ویش بر حمت سفید  
اور سر سبز ہوا دروہ سر خروہ ہے  
اگر صدق دارے پیار و بیار  
جو امر صحیح ہو حاضر ہو کے پیش کر  
تو حق گوی و خسرو حقائق شنو  
تو سچا اور بادشاہ بیچ سننے والا ہے  
نہی زیر پاے قزل رسلان  
مثل قزل رسلان کے پیر کے بچے بھلائی جاوین  
بگوروی اخلاص بر خاک نہ  
کہ اخلاص سے سرفراہ پرکے لینے خالص بیگ عبادت کرے  
کہ ایست سر جادہ رستان  
کہ سچون کی یہی راہ ہے  
کلاہ خداوندی از سر بنہ  
حکومت کا تاج اوتار کے سر چھکا  
چو در ویش مخلص بر آور خوش  
بلکہ غریب فقروں کی طرح سسر یاد کو  
توانا می در ویش پرور توئی  
پالنے والا اور طاقت دینے والا در ویش کا تو ہی

گم گنجہ کر مہاے حق در قیاس  
مدوح کی بخششوں کا قیاس ہی نہیں ہو سکتا  
خدا یا تو این شاہ در ویش دوست  
اسے خدا تو اس پاوشاہ فقیر دوست کو  
بسی بر سر خلق پائندہ وار  
ہمیشہ خلق کے سر پر قائم  
بر و مند دار از درخت امید  
اور سکی امید کا درخت پھلا ہوا  
براہ تکلف مرو سحر یا  
اے سعدی تکلف کی راہ چھوڑ  
تو منزل شناسی و شہ راہ رو  
تو راہ جاننے والا اور بادشاہ راہ چلنے والا ہے  
چہ حاجت کہ نہ گری آسمان  
کیا ضرورت کہ آسمان کی نوکر سیمان  
لگو پاے عزت برا فلاک نہ  
تو نہ کہ عزت کا پیر آسمان کے سر پر رکے  
بطاعت بنہ چہرہ بر آستان  
عبادت کے واسطے سر بارگاہ میں چھکائے رہ  
اگر بندہ سر برین در بنہ  
اگر گنجے بندہ ہو نیکا دعویٰ ہو تو اس بارگاہ میں  
چو طاعت کنی لبس شاہی می پوش  
اگر عبادت کا دعویٰ ہے تو بار شاہی لباس پہنا کر  
کہ پروردگار تو انگر توئی  
مالدار کا پرور بخش کر سنے والا تو ہے

افشاں کی سنہ  
اپنے فضل سے کیا دیوار  
حق کی طرف نصرت  
اسے بنایا اور کیا  
اقبال دیوار و دیوار  
افشاں کی سنہ  
سلطنت کے پائندہ وار  
خداوندی کی  
بخششوں کا قیاس ہی نہیں ہو سکتا  
خدا یا تو این شاہ در ویش دوست  
اسے خدا تو اس پاوشاہ فقیر دوست کو  
بسی بر سر خلق پائندہ وار  
ہمیشہ خلق کے سر پر قائم  
بر و مند دار از درخت امید  
اور سکی امید کا درخت پھلا ہوا  
براہ تکلف مرو سحر یا  
اے سعدی تکلف کی راہ چھوڑ  
تو منزل شناسی و شہ راہ رو  
تو راہ جاننے والا اور بادشاہ راہ چلنے والا ہے  
چہ حاجت کہ نہ گری آسمان  
کیا ضرورت کہ آسمان کی نوکر سیمان  
لگو پاے عزت برا فلاک نہ  
تو نہ کہ عزت کا پیر آسمان کے سر پر رکے  
بطاعت بنہ چہرہ بر آستان  
عبادت کے واسطے سر بارگاہ میں چھکائے رہ  
اگر بندہ سر برین در بنہ  
اگر گنجے بندہ ہو نیکا دعویٰ ہو تو اس بارگاہ میں  
چو طاعت کنی لبس شاہی می پوش  
اگر عبادت کا دعویٰ ہے تو بار شاہی لباس پہنا کر  
کہ پروردگار تو انگر توئی  
مالدار کا پرور بخش کر سنے والا تو ہے



نه کشور خدا یم نه منبر مانده هم  
مین نه بادشاه اور نه حاکم ہوں  
چہ بر خیزد از دست و کردار من  
میسے ہاتھ سے کوئی نیک کام نہیں ہو سکتا  
تو بر خیز ویکسی و ہم دسترس  
تو ہی نیک عمل پر بھی قدرت ہے  
و عاکن شب چون گدایان بسوز  
رات کو فقیروں کی طرح دعا اور ناری کیا کر  
مکرستہ گردن گشان بردرت  
بھیسے بھیسے حاکم تیری دروازے پر باندھو گھر میں  
ز ہی بندگان را خداوند گام  
کیسا اچھا غلام آقا کا ہے

یکی از گدایان این در گم  
لیکھ تیری بارگاہ کا ایک فقیر ہوں  
مکر دست لطفت شود یار من  
ان اگر تیری رحمت مدد کرے  
و گزیدہ خیر آید از من بجس  
نہیں تو میری کیا حقیقت ہو جو سیکھتا ہو  
اگر تیرے بادشاہ سے بروز  
اگر تو دن کو بادشاہی کرتا ہے  
تو برستان عبادت سرت  
اور تو بارگاہ خدا میں عبادت میں مشغول ہو  
خدا و نذر ابر بندہ حق گزار  
اپنے مالک کا غلام حق ادا کرینو لا

### حکایت

قصہ

یکی دیدم از عرصہ رود بار  
مین ے ایک شخص کو ترائی کے میدان میں لکھا  
چنان چول زان جان من نشست  
اوس حال کے دیکھنے سے مین ایسا ڈرا  
بسم کنان دست بر لب گرفت  
اوسنے اسکر کے ہونٹھو پیر ہاتھ رکھا  
تو ہم گردن از حکم داوید پیچ  
تو بھی خدا کے حکم سے سر نہ پھیر  
چو خسرو بفرمان داوود  
جب بادشاہ خدا کا مطیع ہوتا ہے  
محالست چون دوست دار و ترا  
ناکھن ہی جب تجھے چاہتا ہے  
راہ نیست روزان طریقت متاب  
یہی راہ جو اس سے بھٹک نہیں

کہ پیش آدم بر پلنگ سوار  
کہ میرے آگے شیر پر سوار آیا  
کہ ترسیدم پای رفتن بہت  
کہ مارے ڈر کے بل نہ سکا  
کہ سعدی مدارا نچہ دیدی شگفت  
کہ اسے سعدی جو بات دیکھی اس پر تعجب نہ کر  
کہ گردن نہ پیچیدم تو ایچ  
ناکہ ترے حکم سے کوئی سر نہ پھیرے  
خدایش نگہبان ویا و ربود  
خدا اوسکا نگہبان اور مددگار رہتا ہے  
کہ در دست دشمن گذار و ترا  
تو کیونکر تجھے دشمن کے حوالہ کر دے گا  
بنہ گام و گامی کہ داری بیاب  
طریقت میں قائم رہ تب جو مضرب ہوگا برا و گام

یہاں تین تین جہان  
ہاں بادشاہ ہوں نہ  
حاکم ہوں نہ  
لیکھ تیری رحمت مدد کرے  
نہیں تو میری کیا حقیقت ہو جو سیکھتا ہو  
اگر تیرے بادشاہ سے بروز  
اگر تو دن کو بادشاہی کرتا ہے  
تو برستان عبادت سرت  
اور تو بارگاہ خدا میں عبادت میں مشغول ہو  
خدا و نذر ابر بندہ حق گزار  
اپنے مالک کا غلام حق ادا کرینو لا  
یہاں تین تین جہان  
ہاں بادشاہ ہوں نہ  
حاکم ہوں نہ  
لیکھ تیری رحمت مدد کرے  
نہیں تو میری کیا حقیقت ہو جو سیکھتا ہو  
اگر تیرے بادشاہ سے بروز  
اگر تو دن کو بادشاہی کرتا ہے  
تو برستان عبادت سرت  
اور تو بارگاہ خدا میں عبادت میں مشغول ہو  
خدا و نذر ابر بندہ حق گزار  
اپنے مالک کا غلام حق ادا کرینو لا

<p>شخصیت کسے سودمند آید شخصیت اوس شخص کو فائدہ مند ہے</p>	<p>کہ گفتار سعدی پسند آید جبکو سعدی کا قول پسند ہے</p>
<p>پسند وادون کسری ہر مہرزا نصیحت کرنا کسری کا ہر مہرزا</p>	<p>پسند وادون کسری ہر مہرزا نصیحت کرنا کسری کا ہر مہرزا</p>
<p>شہنشاہ کہ در وقت نزع روان ہر مہرزا چہنچین گفت نوشیروان ہر مہرزا سے نوشیروان نے یہ کہا نہ در بند آسایش خویش باش مرگ اپنے آرام ہی کی فکر میں نہ رہنا چو آسایش خویش خواہی و پس اگر تو مرگ اپنا آرام چاہے گا شہان خفتہ و گرگ در گو سفند اگرچہ وہاں سو رہے اور بیٹھ یا بکریوں کے گلین ہو کہ شاہ از رعیت بود تاج دار کہ بادشاہ رعیت کے سبب سے حاکم ہوتا ہے درخت می پس باشد از بیخ سخت درخت جس سے مضبوط ہوتا ہے وگر میکنی میکنی بیخ خویش اور اگر سناے گا تو اپنی جڑ کاٹے گا رہ پار سایان امیدست و بیم تو پر یہ گاردن کا طریقہ اگر مین امید و بیم دونوں کہ ترسد کہ در ملکش آید گزند جو ملک کے نقصان سے ڈرے گا دران کشور آسودگی بومی نیست پھر اوس ملک میں آرام کی بولیاں وگر یک سوارہ سہر خویش گیر اور جو تنہا ہے تو جو دل میں آے کر کہ لنتاک بینی رعیت ز شاہ جہان کی رعایا بادشاہ سے رنجیدہ رہیں گی</p>	<p>شہنشاہ کہ در وقت نزع روان ہر مہرزا چہنچین گفت نوشیروان ہر مہرزا سے نوشیروان نے یہ کہا نہ در بند آسایش خویش باش مرگ اپنے آرام ہی کی فکر میں نہ رہنا چو آسایش خویش خواہی و پس اگر تو مرگ اپنا آرام چاہے گا شہان خفتہ و گرگ در گو سفند اگرچہ وہاں سو رہے اور بیٹھ یا بکریوں کے گلین ہو کہ شاہ از رعیت بود تاج دار کہ بادشاہ رعیت کے سبب سے حاکم ہوتا ہے درخت می پس باشد از بیخ سخت درخت جس سے مضبوط ہوتا ہے وگر میکنی میکنی بیخ خویش اور اگر سناے گا تو اپنی جڑ کاٹے گا رہ پار سایان امیدست و بیم تو پر یہ گاردن کا طریقہ اگر مین امید و بیم دونوں کہ ترسد کہ در ملکش آید گزند جو ملک کے نقصان سے ڈرے گا دران کشور آسودگی بومی نیست پھر اوس ملک میں آرام کی بولیاں وگر یک سوارہ سہر خویش گیر اور جو تنہا ہے تو جو دل میں آے کر کہ لنتاک بینی رعیت ز شاہ جہان کی رعایا بادشاہ سے رنجیدہ رہیں گی</p>

نوشیروان کا یہ شعر ہے کہ  
نہ در بند آسایش خویش باش  
مرگ اپنے آرام ہی کی فکر میں نہ رہنا  
چو آسایش خویش خواہی و پس  
اگر تو مرگ اپنا آرام چاہے گا  
شہان خفتہ و گرگ در گو سفند  
اگرچہ وہاں سو رہے اور بیٹھ یا بکریوں کے گلین ہو  
کہ شاہ از رعیت بود تاج دار  
کہ بادشاہ رعیت کے سبب سے حاکم ہوتا ہے  
درخت می پس باشد از بیخ سخت  
درخت جس سے مضبوط ہوتا ہے  
وگر میکنی میکنی بیخ خویش  
اور اگر سناے گا تو اپنی جڑ کاٹے گا  
رہ پار سایان امیدست و بیم  
تو پر یہ گاردن کا طریقہ اگر مین امید و بیم دونوں  
کہ ترسد کہ در ملکش آید گزند  
جو ملک کے نقصان سے ڈرے گا  
دران کشور آسودگی بومی نیست  
پھر اوس ملک میں آرام کی بولیاں  
وگر یک سوارہ سہر خویش گیر  
اور جو تنہا ہے تو جو دل میں آے کر  
کہ لنتاک بینی رعیت ز شاہ  
جہان کی رعایا بادشاہ سے رنجیدہ رہیں گی



زمستکبران دلاور جبرس  
بہادر بادشاہوں سے ڈر  
وگر کشور آباد و بسند بخواب  
اوس شخص کو ملک کی آبادی خواب میں نظر آئیگی  
خبرابی و بدنامی آید ز جور  
ظلم سے ویرانی اور بدنامی ہوتی ہے  
رعیت نشاید بہ پیرا و کشت  
رعیت کو ظلم سے مارنا نہ چاہیے  
مرامات و بہقان کن از بہر خویش  
اپنی بہتری کے واسطے کسانوں پر رعایت کر  
مروت نباشد بدی با کسی  
اوس شخص کے ساتھ بدی کرنا اور بیعت

از ان کو نترسند ز دلاور تیرس  
اور جو خدا سے نہ ڈرتے ہوں اور غلطی ڈر  
کہ دار و دل اہل کشور خراب  
جو رعایا کے دل کو اوجاڑے گا  
بزرگان رسد این سخن را بغور  
عاقبت اندیش اس بات کو خوب جانتے ہیں  
کہ مملکت را پناہند و پشت  
کیونکہ وہ سلطنت کے پناہ اور مددگار ہیں  
کہ مزد و رنجش دل کند کار بیش  
کہ رضامند مزدور خوب کام کرتا ہے  
کز و نیگوئی ویدہ باشی بسے  
جنسے اکثر نیکی کی ہو

پند و ادن خسرو شیر و پیرا  
نصیحت کرنا خسرو کا شیر و پیرا کو

شنیدم کہ خسرو شیر و پیرا گفت  
مین نے سنا ہے کہ خسرو نے شیر و پیرا کہا  
بران باش تا ہر چه نیت کنی  
اپنے ارادہ پر مستند رہنا  
پیچ ای پس گردن از عقل و رای  
پیشا عقل و شعور کے خلاف کوئی کام نہ کرنا  
گریز در رعیت ز پیرا و گر  
ظالم سے رعیت دور و رہا گئی سے  
بسے بر نیاید کہ بنیاد خود  
بہت دن نہیں گزرتے ہیں کہ اپنی جڑ کو  
خبرابی کند شیر و شمشیر زن  
شیر اور سپاہی ویران کرتے ہیں  
چراغی کہ بیوہ زنی بر فروخت  
بیوہ عورتوں کی آہ کے چراغ سے

در ایدم کہ چشمش زد دیدن نفست  
جب اوسکی آنکھ دیکھنے سے چھیڑنے لگتی ہوتی  
نظر و صلاح رعیت کنے  
رعیت کی بہتری پر نظر رکھنا  
کہ مردم ز دولت نہ چیند پامی  
تاکہ آدمی تیری اطاعت سے غلام نہ بنے  
کند نام ز شش سکتے سمر  
اور اوسکو جہان میں بد نام کرتی ہے  
بکند آنکہ بنہاد و بنیاد و بد  
وہ شخص کھوٹا ہو جو کہ بری جڑ لگاتا ہو  
نہ چنہ آنکہ دود و دل پیران  
مگر ایسا نہیں جیسے بڑی عورتوں کی آہ  
بسی ویدہ باشی کہ شہری بسوخت  
اکثر دیکھا کہ تمام شہر جل گیا

بہادر بادشاہوں سے ڈر  
اور ان کو نترسند ز دلاور تیرس  
کہ دار و دل اہل کشور خراب  
جو رعایا کے دل کو اوجاڑے گا  
بزرگان رسد این سخن را بغور  
عاقبت اندیش اس بات کو خوب جانتے ہیں  
کہ مملکت را پناہند و پشت  
کیونکہ وہ سلطنت کے پناہ اور مددگار ہیں  
کہ مزد و رنجش دل کند کار بیش  
کہ رضامند مزدور خوب کام کرتا ہے  
کز و نیگوئی ویدہ باشی بسے  
جنسے اکثر نیکی کی ہو

از ان بهره ورت در آفاق کلیت

اوس شخص سے زیادہ نصیبہ و دنیا میں کون ہے  
 چو نوبت رسد ز نریمان غریبش  
 جب دنیا سے اسکی سفر کی باری ہوتی ہے  
 بد و نیک مردم چو مے بگذرند  
 بد اور نیک مردوں کا آخر اگرچہ موت ہے  
 خدا ترس را بر رعیت گمار  
 خدا سے ڈرنے والے کو رعیت کا حاکم کرنا چاہیے  
 بد اندیش تست آں خو خوار خلق  
 وہ ظالم تیرا دشمن ہے  
 ریاست بدست کسانی خطاست  
 اوس شخصوں کی حکومت بُری ہے  
 ملک و کار پرور نہ بیسند بدمی  
 چھک دیو کی جو پرورش کرتا ہو اسکو بدی میں مبتلا  
 مکانات دشمن بپاش مکن  
 عرصہ موزی کا فقط سزا دینی بین الکفار مکر  
 مکن صبر بر عامل ظلم دوست  
 عامل ظلم پسند پر تلج نہ دے  
 سرگرم باید ہم اول برید  
 پیشرو کو پہلے سے مار ڈالنا چاہیے

کہ در ملک رانی باضاف زبیت  
 جسے حکومت میں انصاف کے ساتھ بسر کی  
 ترحم فرستد برترتیش  
 تو لوگ اس کی بخشش کیواسطے دعا مانگنے لگتے  
 یہاں پر کہ نامت بنہ کی برند  
 مگر بہتر وہ ہے جو نیک نام ہو  
 کہ معمار ملکیت پر ہمیں نگار  
 کہ ہر ہیز گار ملک کا بادکر لے والا ہے  
 کہ نفع تو جوید ورازا رخلق  
 جو خلق کو سنا کر تیرا نندہ جاسے  
 کہ از دست شان دستہا بر خد است  
 جسکے واسطے تمام خلق بدعا کرتی ہو  
 چو بہ پروری خضم جان خودی  
 جو بدوئی پرورش کرتا ہو وہ خود اپنی جان کا دشمن ہے  
 کہ بخشش برآورد باید زین  
 بلکہ بالکل اس کی بنیاد ڈال دینا چاہیے جسے قتل کر  
 کہ از فرمہی بایدش کند پوست  
 بلکہ ایسے موئے کی کھال کھنچا ڈال  
 نہ چون گو سفندان و مردم درید  
 نہ جبکہ پیر آدیبوں اور بکر لون کو کھار ڈالے

حکایت

فقط

چو خوش گفت بازارگان اسیر  
 بود اگر خون بے کیا اچھی بات کی  
 چو مردانگی آید از رهنشان  
 بے شک مسافرون کو بے نین  
 شمشیر کہ بازارگان را بخت  
 ہیں بادشاہ بے بود اگر خون کو بے دیا

جو گردش گرفتہ مردان تیر  
جب ٹھگونے اور نگو چار ملے سے کھریا  
چہ مردان لشکر خیل زنان  
نوسپاسیوں کے ہونے سے ناکور کیا اور نئے عوین تیر  
در خیر ہر شہر و شت کر بہ بست  
تو لشکر اور شہر دونوں کی بہتری موقوف ہوئی

چاروں طرف سے گھیر لیا تھا اور سو ت سو تاروں کے نیچے ہی بات کی تھی کہ جب ٹھٹھک ٹھٹھک ہونے لگی تو اسلحہ سے لڑنے کو با دشاہ کی ہر طرف سے فوج کس کس مرض کی دو اس پر اوں سے عورتیں بھٹی چلی











جہان گشتہ و دانش اندوخته  
 سیاح اور عقلمند  
 ہیکل قومی چون تناور درخت  
 جسم زبردست اور مضبوط جیسے موٹا درخت  
 دو و صد رقعہ بالا بہسم دوختہ  
 تلے اوپر دوسو چونڈیے ہوئے تھے  
 ہشترے در آمد ز دریا کنار  
 دریائے کارے سے ایک شہر میں آیا  
 کہ طبع نکونامی اندیش داشت  
 جسکے دل میں نیک نامی کا خیال بیٹھا تھا  
 نشستند خد مثکزاران شاہ  
 بادشاہ کے خدمتگاروں نے  
 چو برستان ملک سر نہاد  
 جب وہ سیاح بادشاہ کی بارگاہ میں آیا  
 در آمد بایوان شاہ ہلشتی  
 بادشاہی محل میں دعا دیتا ہوا آیا  
 شہنشاہ گفت از کجا آمدی  
 بادشاہ نے پوچھا تو کہاں سے آیا ہو  
 چہ دیدی درین کشور از خوب ترشت  
 چہ دیدی درین ملک میں کیا کیا اچھل دبی ہو  
 تو نے اس ملک میں کیا کیا اچھل دبی ہو  
 گفت امی خداوند روی زمین  
 کہا اے ملک کے  
 ز فرستہ دین مملکت منزلی  
 اس سلطنت میں ایسی کسی منزل کی بزم کی  
 ندیدم کہ سے سرگران از شراب  
 کیونست شراب سے نہیں پایا  
 ملک را زمین ملک پر ایہ پس  
 بادشاہ کیواسے بھی طریقہ عمدہ ہے

سخن گفت و دامان گوہر فشاند  
باتین کیا کرتا تھا گو یا کرتے سے موتی جھڑتے تھے  
پسند آمدش حسن گفتار مرد  
پادشاہ کو اداسکی اچھی باتیں پسند آئیں  
زرش داد و گوہر بشکر قدم  
پادشاہ ۱۲۰ سکو روپیہ اور موتی عنایت کیا گو یا کرتے تھے  
بلغت انچہ پریدش از سرگذشت  
اوسنے جو حال پوچھا تھا بیان کیا  
ملک بادل خوشی تن را می زد  
پادشاہ اپنے دل میں سوچا  
ولیکن بت درج تا انجمن  
مگر رفتہ رفتہ تاکہ اہل مجلس  
بعقلش بیاید نخست آزمود  
عقل سے پہلے آزمایا سنا چاہیے  
برو بردل از جو غم بار بار  
دل میں آخر کو پشیمان ہوتا ہے  
چو قاضی بفکرت نوید سبیل  
جب قاضی فکر سے عمدہ فیصلہ لکھے گا  
نظر کن چو سوافار داری بشست  
جب جڑ ہاتھ میں ہو بھی سوچنا چاہیے  
چو یوسف کسی در صلاح و تمیز  
یوسف ایسا بھی نیک اور متمیز دارو  
با یام تا بر نیاید سے  
جینک ایک زمانہ آزمائش میں نہیں گذرتا  
نہ ہر نوع اخلاق او کشف کرد  
ہر طرح سے اوسکی عادتیں دریافت کیں  
نکو سیرش دید روشن قیاس  
اوسکی سب عادتیں نیک و دیکھیں اور غفلت

بنطقی کہ شاہ استین بر فشاند  
ایسے لہجے سے کہ پادشاہ خوش ہو کے اوسکی تعریف کیلگا  
بنزد خودش خواند واکرام کرد  
اپنے پاس بلا کر خاطر اکی  
پرسیدش ز گوہر وزاد بوم  
اوسکی آہل اور ملک کا حال پوچھا  
بقربت نزدیک کسان درگذشت  
رتبہ میں اور لوگوں سے سبقت لیگیا  
کہ دستور ملک انجینی سزد  
کہ وزیر ملک کا ایسا ہی شخص ہونا چاہیے  
بہستی نمند بر را کے من  
میری ست کم عقل پر نہ ہنسن  
بقدر ہنر یا بیگا ہش فرو  
ہنر کے موافق اوسکا مرتبہ جڑھانا چاہیے  
کہ نا آزمودہ کس کار بار  
جو بنیر آزمائے کام کرتا ہے  
نگر و زو دستار بند ان نجل  
کبھی عالموں سے شرمندہ نہو گا  
نہ انکہ کہ ہر تاب کردی ز دست  
نہ جب کہ ہاتھ سے چھوڑ دیا جائے  
بیک سال باید کہ گرد و عزیز  
تو اوسکو بھی وزیر ہونے میں ایک سال لگایا  
نشا ید رسیدن بخور سے  
کسی شخص کا حال معلوم نہیں ہوتا  
غرمند و پاکیزہ دین بود مرد  
عقلند اور صاف آدمی تھا  
سخن سنج و مقدار مردم شناس  
اور خوش بیان اور آدمیوں کا قدر دانا پایا

ان کی باتیں  
پسند آئیں  
پادشاہ کو  
پسند آئیں  
پادشاہ ۱۲۰  
سکو روپیہ  
اور موتی  
عنایت کیا  
گو یا کرتے  
تھے  
بلغت انچہ  
پریدش از  
سرگذشت  
اوسنے جو  
حال پوچھا  
تھا بیان  
کیا  
ملک بادل  
خوشی تن  
را می زد  
پادشاہ  
اپنے دل  
میں سوچا  
ولیکن  
بت درج  
تا انجمن  
مگر رفتہ  
رفتہ تاکہ  
اہل مجلس  
بعقلش  
بیاید  
نخست  
آزمود  
عقل سے  
پہلے  
آزمایا  
سنا چاہیے  
برو  
بردل  
از جو  
غم بار  
بار  
دل میں  
آخر کو  
پشیمان  
ہوتا ہے  
چو قاضی  
بفکرت  
نوید  
سبیل  
جب قاضی  
فکر سے  
عمدہ  
فیصلہ  
لکھے  
گا  
نظر کن  
چو سوافار  
داری  
بشست  
جب جڑ  
ہاتھ میں  
ہو بھی  
سوچنا  
چاہیے  
چو یوسف  
کسی در  
صلاح  
و تمیز  
یوسف  
ایسا بھی  
نیک اور  
متمیز  
دارو  
با یام  
تا بر  
نیاید  
سے  
جینک  
ایک  
زمانہ  
آزمائش  
میں  
نہیں  
گذرتا  
نہ ہر  
نوع  
اخلاق  
او  
کشف  
کرد  
ہر  
طرح  
سے  
اوسکی  
عادتیں  
دریافت  
کیں  
نکو  
سیرش  
دید  
روشن  
قیاس  
اوسکی  
سب  
عادتیں  
نیک  
و دیکھیں  
اور غفلت



برای از بزرگان بهش و بدو پیش  
 جب عقل میں بزرگوں سے بھی زیادہ اذکوکھا  
 چنان جست و معرفت کا رست  
 اوسنے ایسی عقلندی اور دانائی سے کام کیا  
 در آور دے ملکہ بزرگتر مسلم  
 تمام ملک کو تاج بزرگتر کیا  
 زبان ہمہ حرف گیران پر بست  
 عیب گیروں کی زبان بند ہو گئی  
 حسود کے یک چوخیات ندید  
 اوسکے دشمن نے جب جو بھر بھی خیانت بنائی  
 زروشن و شش ملک پر تو گرفت  
 اوسکی عقلندی سے تمام ملک سرسبز ہو گیا  
 ندید آن خسرو مندر از خنہ  
 اوس عقلندی میں ایسا کوئی عیب نہیں دیکھا  
 امین و بداندیش طشتند و حور  
 امانت دار اور دشمن مثل طشت اور چینی کے ہیں  
 ملک را دو خورشید طاعت غلام  
 بادشاہ کے دو غلام نہایت خوبصورت تھے  
 دو پاکیزہ پیکر جو جو رہی  
 دو نور اور پری کی صورت  
 دو صورت کہ گفتی کی نیست پیش  
 دیکھنے میں صورتیں یکساں کوئی کم نہ زیادہ  
 سخنماے و انامی شیرین سخن  
 عقلند شیرین کلام کی باتوں نے  
 چو دیدند کاوصاف خلقش نکوست  
 جب دیکھا کہ اوسکی خواہر عادتیں عمدہ ہیں  
 در وہم اثر کرد میل بشر  
 اوسکے دل میں بھی محبت نے اثر کیا

نشاندهش ز برت و دستور خویش  
 تو در برا غلظ اپنا اوسکو مقرر کیا  
 کہ در امر و نیش درونی نخست  
 کہ اوسکی حکومت میں کیونکہ نہ ہو پنا  
 کز و بر وجود کیا مدالم  
 کیونکہ اوس سے کیونکہ نہ ہو پنا تھا  
 کہ حرفی بدش بر بنیاد زرت  
 کیونکہ کوئی بڑی ہاست اوسکے قلم سے زحلی  
 بکارش نیا مد جو گندم طہیر  
 سوائے گہون کی طرح چٹکے اوسکا کھوس نہ چلا  
 وزیر کس را غم نو گرفت  
 پراسنے وزیر کو نیا غم پیدا ہوا  
 کہ در وی تواند زون طعنہ  
 کہ اوس پر عیب رکھ سکتا  
 نشاید در و خشنہ کردن بنور  
 جو طشت میں زور سے سورج نہیں کر سکتی  
 بسہر بر کمر بستہ بود می مدام  
 جو خدمت کیواسے ہمیشہ کمر باندھ رہتا  
 چو خورشید و ملکہ ز سہ دیگر بری  
 سورج اور چاند سا ملکہ جنکی برابر تیسرے  
 نمودہ در آئینہ ہمتاے خویش  
 جیسے آئینہ میں صورت یکساں معلوم ہوتی ہے  
 گرفت اندران ہر و ششاد ابن  
 دو لون سرو قد کے دل میں بھی اثر کیا  
 بطبعش ہوا خواہ شستند و شست  
 دل سے اوسکے رفیق اور دوست ہو گئے  
 نہ میلی چو کوتاہہ بیسان بشر  
 ایسی محبت نہیں جو ناعاقبت اندیش کی طرح رہو

نشاندهش ز برت و دستور خویش  
 تو در برا غلظ اپنا اوسکو مقرر کیا  
 کہ در امر و نیش درونی نخست  
 کہ اوسکی حکومت میں کیونکہ نہ ہو پنا  
 کز و بر وجود کیا مدالم  
 کیونکہ اوس سے کیونکہ نہ ہو پنا تھا  
 کہ حرفی بدش بر بنیاد زرت  
 کیونکہ کوئی بڑی ہاست اوسکے قلم سے زحلی  
 بکارش نیا مد جو گندم طہیر  
 سوائے گہون کی طرح چٹکے اوسکا کھوس نہ چلا  
 وزیر کس را غم نو گرفت  
 پراسنے وزیر کو نیا غم پیدا ہوا  
 کہ در وی تواند زون طعنہ  
 کہ اوس پر عیب رکھ سکتا  
 نشاید در و خشنہ کردن بنور  
 جو طشت میں زور سے سورج نہیں کر سکتی  
 بسہر بر کمر بستہ بود می مدام  
 جو خدمت کیواسے ہمیشہ کمر باندھ رہتا  
 چو خورشید و ملکہ ز سہ دیگر بری  
 سورج اور چاند سا ملکہ جنکی برابر تیسرے  
 نمودہ در آئینہ ہمتاے خویش  
 جیسے آئینہ میں صورت یکساں معلوم ہوتی ہے  
 گرفت اندران ہر و ششاد ابن  
 دو لون سرو قد کے دل میں بھی اثر کیا  
 بطبعش ہوا خواہ شستند و شست  
 دل سے اوسکے رفیق اور دوست ہو گئے  
 نہ میلی چو کوتاہہ بیسان بشر  
 ایسی محبت نہیں جو ناعاقبت اندیش کی طرح رہو

از آسایش لنگہ خبرداشتی  
 اوسکو اوسوقت آرام ملتا  
 چو خواہی کہ قدرت بماند بلند  
 اگر اپنی قدر اور عزت زیادہ چاہتا ہے  
 وگر خود نباشد غرض در میان  
 اگرچہ در میان بین کسی طرح کی غرض نہو  
 وزیر اندرین شمس راہ برد  
 پہلے وزیر کو بھی کچھ اسکی خبر ہوئی  
 کہ این را ندانم چہ خوانند کیست  
 کہ اسکو میں نہیں جانتا کہ کیا نام اور کون ہو  
 شنیدم کہ مہمند گانش سرست  
 میں نے سنا ہے کہ تیرے غلاموں نے لگاؤ ہو  
 سفر کروگان لا آبا لی زینہ  
 مسافر بنکر ہی سے بسر کرتے ہیں  
 نشاید چنین خیرہ روے تباہ  
 ایسے شوخ اور بدکار کا رکھنا مناسب نہیں  
 مگر نعمت شد فراموش کنم  
 کیا میں بادشاہ کی نعمتوں کو بھول جاؤں  
 بہ پندار نتوان سخن گفت زود  
 صرف گمان کے جلد کہہ دینا اچھا نہیں  
 ز فرمانبرام کہے گوش داشت  
 میرے نوکر و نین سے ایک شخص واقف تھا  
 من این نعمت انون ملک است را  
 میں نے کہہ دیا اب بادشاہ کو اختیار ہو  
 بنا خو بتر صورتی شج داو  
 وزیر نے اس طرح بنا کر بات بیان کی  
 بداندیش بر خروہ چون کوت یافت  
 دشمن عیب پر جب سر ہو جاتا ہے

کہ در روی ایشان نظر داشتی  
 جب اونکی صورت دیکھ لیتا  
 دل انخواجہ در سادہ رویان بند  
 تو خوبصورتوں کی محبت سے باز آ  
 حذر کن کہ وار و بہیت زیان  
 تو بھی ڈرنا چاہیے کہ اوسمیں خون اور نقصان  
 بخت این حکایت بر شاہ برد  
 اوسنے بدی کے ساتھ بادشاہ سے یہ ذکر کیا  
 سخا اہد لبسان و درین ملک نیست  
 اوسکا ایسی عزت کہ ساتھ اس ملک میں پہنچنا  
 خیانت پسندست و شہوت پرست  
 چوری کرنے والا اور شہوت پرست ہے  
 کہ پروردہ ملک دولت نیند  
 اسوجہ سے کہ وہ اس ملک دولت کے بچے نہیں ہیں  
 کہ بدنامی آرد در ایوان شاہ  
 جو کہ بارگاہ شاہی کو بدنام کرے  
 کہ بیغم تباہی و خاموش کنم  
 کہ رسوائی دیکھ کر چکا ہو رہوں  
 گفتہ ترا تا یقیم نمود  
 میں نے نہیں کہا جب تک بالکل یقین نہ کر لیا  
 کز نیان دو میتن آغوش داشت  
 کہ وہ انہیں سے ایک کو گلے لگائے تھا  
 چنان کا زمودم تو نیز آزماے  
 جیسا میں نے آزما تو ابھی آزما  
 کہ بد مردانیک روزی مباد  
 کہ بد آدمی کو خدا نیک روزی نکرے  
 درون بزرگان باتش یافت  
 بزرگوں کا دل غصہ سے جلتے لگتا ہے

اگر بادشاہ نے  
 اس کے نظروں سے  
 یہ بات دیکھ لی  
 تو وہ بڑا کھلیا  
 چو شاہ نے اس کی  
 کہ اسکو میں نہیں  
 جانتا کہ کیا نام  
 اور کون ہو  
 شنیدم کہ مہمند  
 گانش سرست  
 میں نے سنا ہے کہ  
 تیرے غلاموں نے  
 لگاؤ ہو  
 سفر کروگان  
 لا آبا لی زینہ  
 مسافر بنکر ہی  
 سے بسر کرتے  
 ہیں  
 نشاید چنین  
 خیرہ روے تباہ  
 ایسے شوخ اور  
 بدکار کا رکھنا  
 مناسب نہیں  
 مگر نعمت شد  
 فراموش کنم  
 کیا میں بادشاہ  
 کی نعمتوں کو  
 بھول جاؤں  
 بہ پندار نتوان  
 سخن گفت زود  
 صرف گمان کے  
 جلد کہہ دینا  
 اچھا نہیں  
 ز فرمانبرام  
 کہے گوش داشت  
 میرے نوکر و  
 نین سے ایک  
 شخص واقف  
 تھا  
 من این نعمت  
 انون ملک است  
 را  
 میں نے کہہ دیا  
 اب بادشاہ کو  
 اختیار ہو  
 بنا خو بتر  
 صورتی شج داو  
 وزیر نے اس  
 طرح بنا کر  
 بات بیان کی  
 بداندیش  
 بر خروہ چون  
 کوت یافت  
 دشمن عیب پر  
 جب سر ہو  
 جاتا ہے

سخرودہ توان آتش افروختن  
 چنگاری سے آگ ٹلا کے  
 ملک را چنان گرم کرد این خبر  
 بادشاہ اس خبر کے سننے سے ایسا گرم ہوا  
 غضب سے دست و خون ویش وشت  
 غصہ سے فقر کے خون میں ہاتھ دھونا چاہتا تھا  
 کہ پروردہ شستن نہ مردی بود  
 کہ پرورش کیے ہوئے کو از نامروی نہیں  
 میا زار پروردہ کا خوشی شستن  
 اپنے پالے ہوئے کو مست سنا  
 بہ نعمت نہایت پروردش  
 نعمت سے پہلے اسکو پرورش کرنا چاہیو  
 از و تا ہنر ہا یقینت نشد  
 جب تک اس کے ہنروں کا یقین نہ ہو گیا  
 کنون تا یقینت نکر و گناہ  
 اب بھی جب تک اس کے گناہ کا یقین نہو لے  
 ملک دل این راز پوشیدہ داشت  
 بادشاہ اپنے دل میں یہ بھیجید پوشیدہ رکھتا تھا  
 دست امی خرمند زندان راز  
 انسان کا دل مجید کا قید خانہ ہے  
 نظر کرد پوشیدہ در کار مرد  
 پوشیدہ مرد کا کام دیکھا  
 کہ ناگہ نظر زمی کی بندہ کرد  
 کہ اس کو اٹھایا رکھی ایک غلام کی طرف دیکھا  
 دو کس را کہ باشد ہم جان ہوش  
 دو آدمی جو یکجان دو اکالہ ہوتے ہیں  
 تو دانی کہ صاحب نظر زیر زیر  
 کچھ خبر کہ عاشق نجی نظر سے آسودہ نہیں ہوتا

پس انگہ درخت کمن سوختن  
 پھر بڑا پڑانا درخت بھی جلا سکتے ہیں  
 کہ جوشش برآمد جو بجل بسیر  
 غصہ سے ہنسیہ کی طرح اس کا سر کاٹنے کو مستعد ہوا  
 ولکین سکون دست در پیش داشت  
 مگر نال لے اس سے پھر روک لیا  
 ستم در لے واد سردی بود  
 انصاف کے بعد ظلم بالکل بے لطف ہے  
 چو تیر تو دار و بہ تیرش مزن  
 جو تیری پناہ میں آئے اس سے تیر مار  
 چو خواہی بہ بید او خون خوردش  
 جسکو ظلم سے قتل کرنا ہو  
 در ایوان شاہی قرینت نشد  
 بارگاہ شاہی میں اس کا داخل نہیں ہوا  
 بگفتار دشمن گزندش مخواه  
 دشمن سے کہنے سے تکلیف دینا اچھا نہیں  
 کہ قول حکیمان پوشیدہ داشت  
 کہونکہ اس نے حکیموں کا قول سنا تھا  
 چو گفتی نیاید بزنجیر باز  
 جب کہ دیا پھر نہیں قید ہو سکتا  
 خلل دید در امی ہشیار مرد  
 تو ہشیار مرد کی عقل میں خلل پایا  
 پرتزچہ در زیر لب خندہ کرد  
 پرتزچہ نے مسکرا دیا  
 حکایت کنانند و ایشان خوش  
 وہ طرح باتیں کر لیتے ہیں کہ ہونٹو کو خبر نہیں ہوتی  
 نگر و دجو مستقی از و جلہ سیر  
 جیسے جلند ہر والا دریا سے

یہاں لکھا ہے کہ بادشاہ نے اس کو دیکھا تو اس کا دل بے رحم ہو گیا اور اس کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ لیکن اس نے اس کو قتل کرنے سے باز رہا اور اس کو قید خانہ میں لے گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کو قتل کرنے سے اس کی عقل میں خلل پڑے گا اور اس کی حکایت سن کر وہ لوگ جو اس کی باتیں سنیں وہ اس کی باتوں سے خوش ہوں گے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کو قتل کرنے سے اس کی حکایت سن کر وہ لوگ جو اس کی باتیں سنیں وہ اس کی باتوں سے خوش ہوں گے۔



مرا تا قیامت نگیرد بدوست  
میرا قیامت تک کبھی دوست نہوگا  
برنیت بگویم حدیثی درست  
اسی بات پر مین ایک ذکر کرتا ہوں

چو بیند کہ در غم من دل وست  
جب جان یگا کہ میری عزت کی زلت کا ہنست  
اگر گوش بایندہ دارمی نخست  
اگر آپ میری طرف مخاطب ہوں

### مشکل کہاوت

مرا بلیس را دید شخصے بخواب  
شیطان کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا  
نظر کرد و گفت اے نظیر فر  
دیکھ کر کہا واہ یہ چاند سی صورت  
ترا سہمکین روے پنداشتند  
تیری صورت خوناک جانتے ہیں  
بخندید و گفت آن نہ شکل نیست  
اوستے ہنس کے جواب دیا وہ میری صورت نہیں  
ہر انداختم پنج شان از بہشت  
اونکی ہر کوہین کے بہشت سے اوکھڑا  
مرا بچنین نام نیک ست لیک  
میں بھی اسی طرح کہے نیک نام ہوں  
وزیر یکہ جاہ من آبش جوخت  
میری سبب جس وزیر کی آبرو گئی  
ولیکن نیندیشم از خشم شاہ  
مگر مجھے بادشاہ کے غصہ سے کچھ ڈرا نہیں  
جو حرفم برآید درست از قلم  
جب میرے اُتار سے عمدہ حرف نکلتے ہیں  
نیاورد عامل غش اندر میان  
جس عامل نے خیانت نہ کی ہو  
اگر محتسب گرد آزر نخست  
اگر محتسب بحر نازی تو ادس کوڑنا چاہیے

بقامت صنوبر بروی آفتاب  
سرو ساندہ سوچ سائنچہ چکلتا ہوا  
ندازند خسلق از جمالت خبر  
خلق اس جمال سے واقف نہیں  
بگر ما بہ در زشت بنگاشتند  
حمام میں بگاڑ کر کھتے ہیں  
ولیکن قلم در کف دشمنست  
مگر ان دشمن کے ہاتھ میں قلم ہو صیابا ہے بگاڑ  
کنو نم بلین مے نکار ندر زشت  
اب بھگو بگل دشمنی سے منحوس سمجھتے ہیں  
ز علت نگوید بد اندیش نیک  
مگر جس سے کبھی دشمن نیک نہ کہے گا  
بفرسنگ باید ز مکرش گریخت  
اوسکے مکر سے دور دور بھاگنا چاہیے  
ولاور بود در سخن بے گناہ  
بیگناہ جواب دینے میں تیز ہوتا ہے  
مرا از ہمہ حرف گیران چہ غم  
تو مجھ کو عیب پکڑنے والوں کا کچھ نہیں  
نیندیش از رفیع دیوانیان  
تو مسقوتوں کی جا بجا کا اوسے کہا ہے  
کہ سنگ ترا زوی بارش مست  
جسکے بانٹ وزن میں کم ہوں

جو شخص نے خواب میں دیکھا  
شیطان کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا  
نظر کر کے دیکھا  
دیکھ کر کہا واہ یہ چاند سی صورت  
ترا سہمکین روے پنداشتند  
تیری صورت خوناک جانتے ہیں  
بخندید و گفت آن نہ شکل نیست  
اوستے ہنس کے جواب دیا وہ میری صورت نہیں  
ہر انداختم پنج شان از بہشت  
اونکی ہر کوہین کے بہشت سے اوکھڑا  
مرا بچنین نام نیک ست لیک  
میں بھی اسی طرح کہے نیک نام ہوں  
وزیر یکہ جاہ من آبش جوخت  
میری سبب جس وزیر کی آبرو گئی  
ولیکن نیندیشم از خشم شاہ  
مگر مجھے بادشاہ کے غصہ سے کچھ ڈرا نہیں  
جو حرفم برآید درست از قلم  
جب میرے اُتار سے عمدہ حرف نکلتے ہیں  
نیاورد عامل غش اندر میان  
جس عامل نے خیانت نہ کی ہو  
اگر محتسب گرد آزر نخست  
اگر محتسب بحر نازی تو ادس کوڑنا چاہیے











## حکایت و معنی شفقت بر رعیت

نقص رعیت کی شفقت کے بیان میں

شہنشاہم کہ فرماندہی وادکر  
 میں نے شاہجہ کہ ایک حاکم عادل  
 کی گفتش اسے خسرو نیک روز  
 ایک شخص نے اس سے کہا ای بادشاہ خوش نصیب  
 بوقت اینقدر ستم و آسایش  
 کہا اس قدر پردے اور آرام کیواسطے کافی ہو  
 نہ از بہر آن می ستانم خراج  
 محصول اسواسطے نہیں لیتا ہوں  
 چو بچوں زنان حلقہ در تن کنم  
 جب عورتوں کی طرح لباس پہنوں گا  
 مرا ہم ز حد گو نہ آرزو ہواست  
 میرے بچوں ابھی سیکڑوں طرح کی حرص ہے  
 خزانہ پُر از بہر شکریہ و  
 خزانے لشکر کے واسطے میرے جاتے ہیں  
 سپاہی کہ خوشدل نہ باشند شاہ  
 جو سپاہی کہ بادشاہ سے خوش نہ بیگنا  
 جو دشمن خیر و مستانی برد  
 جب دشمن نیوں کا گدھا چھینے  
 مخالف خورشید و سلطان خراج  
 دشمن کہ چھین بیگیا اور بادشاہ نے محصول لیا  
 مرگوت نہ باشد بر افتادہ زور  
 عاجزون پر طاقت بنانا مروت کے خلاف ہو  
 رعیت و رعیت اگر پروری  
 رعیت مثل درخت کے ہو اگر اوسکی پرورش ہوگی  
 بہیر حمی از بیخ و بارش ممکن  
 بہر حمی سے اوسکو جڑ اور پھل سے نہ کھود

قباد اشتی ہر دور و آستر  
 ایسی قبا پہنتا جسکا ابرہ بھی مونا آخر کی طرح ہوتا  
 قہامی زویا می چینی ہدور  
 دیا سے چینی کی ایک قبا سلا  
 وزین بگذری زیب آرایش  
 آگے زینت اور آرایش ہے  
 کہ زینت کنم بر خود و تخت و تاج  
 کہ اپنے اور تخت و تاج کی زینت میں صرت کروں  
 بمرودی کجا دفع دشمن کنم  
 تو مرد ہوگی طرح دشمن کو کب ہٹا سکوں گا  
 ولیکن خسرینہ نہ تنہا راست  
 مگر خزانہ صرت میرے واسطے نہیں ہے  
 نہ از بہر آئین وزیور بود  
 آرایش اور زینت کے واسطے نہیں ہوتے  
 نہ از حد و ولایت نگاہ  
 وہ سلطنت کے حدود کی حفاظت نہ کر کیگا  
 ملک باج و وہ یک چرا میخورد  
 تو بادشاہ خراج اور وہ یک کسوا سٹے لیتا ہو  
 چہ اقبال یمنی در آن تخت و تاج  
 اوس سلطنت میں بھی دولت نہ ہوگی  
 برو مرغ و وون دانہ آمیش مور  
 کمینی چڑیا چینی کا دانہ چھین لیتی ہے  
 بکام دل دوستان بر خور می  
 نودوستانوں کے موافق وہ پھل دیگا  
 کہ نادان کند حیث بر خوشی  
 کیونکہ ہر قوت اپنے ہی اوپر ظلم کرتا ہے

سعدی کی ان قصوں میں  
 سے یہ کہ ایک  
 بادشاہ عادل کی  
 زبانی وہ دن کا  
 اس کا ہوا افتادہ  
 بہر رعیت  
 چو بچوں زنان  
 کی طرح لباس  
 خزانہ پُر از  
 خزانے لشکر  
 سپاہی کہ  
 جو دشمن  
 مخالف خورشید  
 دشمن کہ  
 مرگوت نہ  
 عاجزون  
 رعیت و رعیت  
 رعیت مثل  
 بہیر حمی  
 بہر حمی

کستان بر خورند از جوانی و بخت  
وہ لوگ جوانی اور نصیب سے پھل پاتے ہیں  
اگر زیر دستی در آید ز پاے  
اگر کوئی عاجز مجبور ہو جاوے  
چو شاید گرفتار بنے دیار  
اگر نرمی سے ملک مل سکتا ہو  
بمقوی کہ ملک سرا سر زمین  
جو انقضی کی قسم ہے کہ ساری دنیا

کہ بر زیر وستان نگیرند سخت  
جو کمزوروں پر سختی نہیں کرتے  
خند کن ز نالیدش بر خداے  
تو اسکی زیاد سے جو وہ خدا سے کرنا جوڑ  
بہ بیگار خون از مسامے میار  
تو اسکی خون ایک رو گھر سے نہ نکالنا چاہیے  
نیرزد کہ خونے چکد بر زمین  
خونہا ایک قطرہ خون کے برابر نہیں ہوں

### حکایت

شنیدم کہ جمشید فرخ شرت  
میں نے سنا ہے کہ جمشید مبارک ذات نے  
بدین چشمہ چون مابسی دہزدند  
اس چشمہ پر ہم ایسے بہت آگے آئیے  
گرفتیم عالم بمروری و زور  
میں نے جہاں کچھ دیکھا اور زور سے لیا  
چو برونشمنی باشدت و ترس  
جب کسی دشمن پر تیرا قابو ہو جاوے  
عدو زندہ سرشتہ پیر امنیت  
دشمن زندہ تیرے سامنے پریشان

بسر چشمہ بر بسنگی نوشت  
ایک چشمہ کے کنارہ ایک پتھر پر لکھا  
برستند چون چشم بر ہم زدند  
اور یہ لکھ ادا کرتے ہوئے گذر گئے  
ولیکن بر رویم با خود بگور  
مگر انے ساتھ قبیلہ میں نہ لیا سکا  
مر سخائش کورا ہمین غصہ بس  
اوسکو یہ سن کر کہ اوسکو یہ غم کیا کہ ہے  
بہ از خون و شتہ در گرونت  
بہتر ہے نہ کہ اوسکا خون تیری گردن پر سوار

### حکایت

شنیدم کہ دارا میسخ تبار  
میں نے سنا ہے کہ دارا مبارک خاندان  
ووان آمدش گلہ بانی ہمیش  
ایک چرواہا اوسکے سامنے دھڑا ہوا آیا  
بصحر اور از دشمنان دارباک  
جنگل میں دشمنوں سے ڈرنا چاہیے

ز شکر جدا ماند روز شکار  
شکار کے دن لشکر سے چھوٹ گیا  
شمنشہ بر آ ورتعلق ز کیش  
ہار شاہ نے ترکش سے تیر نکالا  
کہ در خانہ باشد گل ز خار پاک  
کیونکہ گلاب کا پھل گلی کے اندر کانٹے سے محفوظ ہوتا ہے

دنیا اور دنیا میں  
اوسکی کج خلقی  
جو بے چین رہے  
کو درد نہ پہنچے  
نہ سیکھے  
نہ اسکا جان بے  
نہ شست و خون  
کے بادشاہ کو ملک  
کے کجی کرنا نہ جو  
کے کجی کرنا نہ جو  
کی شادی ایک نادر  
فون مسلمان کی لڑائی  
دشمن کی جیس  
اصل میں تو نہیں  
اوسکی کج خلقی  
دینا چاہیے نہ  
کہ اوسکے واسطے  
پتھر کا ایک کلمہ  
اوسکے ملک  
بہادر ہے

بر آورد و چوپان بد دل خروش  
ڈکڑ کر وہ چسروا با پستلایا  
من آخم کہ اسپان شہ پرورم  
مین بادشاہ کے چھوڑ دیکھی پرورش کرتا ہوں  
ملک راول فرستہ آمد بجای می  
بادشاہ کے دل کی پریشانی مٹی  
ترا یاوری کرد فوج سروروش  
تیری مدد کی مبارک فرشتے نے  
نگہبان مرغی بخندید و گفت  
نگہبان جسروا ہا ہنسا اور کہا  
نہ تدبیر محمود راے نکوست  
یہ عمدہ عقل اور اچھی تدبیر نہیں  
چنانست در مہتری شرط زیست  
سرداروں کو اپنی زندگی میں اس طرح رہنا چاہیے  
مرا بار ہا در حضور دیدہ  
بھگو اکثر اپنے سامنے تو نے دیکھا ہے  
کنوت بھر آدم پیش باز  
اب میں محبت سے تیرے پاس آیا ہوں  
تو آخم من اے نامور شہریار  
اے نامور بادشاہ میں  
مرا گلہ بانی بے غلست و راے  
میری جدواہ گیری تدبیری اور عقل سے ہو  
وران دار ملک از خلل غم بود  
اوس سلطنت میں غم کا اندیشہ ہو تا کہ ہے

کہ دشمن نیم در ہلاکم مکوشش  
کہ میں دشمن نہیں ہوں مجھے نہ مار  
بخندست درین مرغزار آورم  
اونکو چراغ کے لیے چراگا دین لانا ہوں  
بخندید و گفت امی نکو ہیدہ راہی  
ہنسا اور کہا کہ اے بے عقل  
وگر نہ زہ آورده بودم بکوشش  
نہیں تو میں کان تک چلا بیٹھ چکا تھا  
نصیحت زیاران نشاید نہفت  
نصیحت یاروں سے چھپانا چاہیے  
کہ دشمن نذا شد ہنشد ز دوست  
کہ بادشاہ کو دوست اور دشمن میں فرق نہ معلوم ہو  
کہ ہر کہتری را بدانی کہ کیست  
کہ ہر ایک جھوٹے آدمی کو بھی چپان ملے کون ہو  
ز خیل و چراگاہ پر سیدہ  
گھوڑوں اور چراگاہ کا حال پوچھا ہے  
خمید ایم از بد اندیش باز  
بھگو دشمن اے سمجھنا چاہیے  
کہ اسی برون آرم از صد ہزار  
لاکھوں میں ایک گھوڑے کو بچانے کا مال لکھا ہوں  
تو ہم گلہ خویش داری بیایے  
تو بھی اپنے گلہ بیٹے رعیت کی تنجائی کہ  
کہ تدبیر شاہ از شبان کم بود  
جہاں بادشاہ کا انتظام چرواہے سے بھی کم نہا ہو

گفت

قول

حرمست بر چشم سالار قوم  
کہ ایسی ہند قوم کے سرور کا پہلے دیکھ نہیں

الانا بقلط غشی کہ نوم  
خبر دار غافل نہ سونا

جہاں بادشاہ کے چھوڑ دیکھی پرورش کرتا ہوں  
بادشاہ کے دل کی پریشانی مٹی  
ترا یاوری کرد فوج سروروش  
تیری مدد کی مبارک فرشتے نے  
نگہبان مرغی بخندید و گفت  
نگہبان جسروا ہا ہنسا اور کہا  
نہ تدبیر محمود راے نکوست  
یہ عمدہ عقل اور اچھی تدبیر نہیں  
چنانست در مہتری شرط زیست  
سرداروں کو اپنی زندگی میں اس طرح رہنا چاہیے  
مرا بار ہا در حضور دیدہ  
بھگو اکثر اپنے سامنے تو نے دیکھا ہے  
کنوت بھر آدم پیش باز  
اب میں محبت سے تیرے پاس آیا ہوں  
تو آخم من اے نامور شہریار  
اے نامور بادشاہ میں  
مرا گلہ بانی بے غلست و راے  
میری جدواہ گیری تدبیری اور عقل سے ہو  
وران دار ملک از خلل غم بود  
اوس سلطنت میں غم کا اندیشہ ہو تا کہ ہے







مکر و نذر غیبت ہنر پروران  
 عظیمیوں نے کبھی پسند نہیں کیا  
 اگر خوشن شخص پسند ملک بر سر  
 اگر بادشاہ خود تخت پر آرام کرے گا  
 وگر زندہ دار و شب ویر یاز  
 اور اگر رات کو دیر تک جاگتا رہے گا  
 بحمد اقدارین سیرت و راہ است  
 خدا کا شکر ہے کہ یہ عادت اور سیدھی راہ  
 کس لڑ فتنہ و سپارس دیگر نشان  
 کوئی شخص ملک پارس میں فساد کا نشان  
 یکمی پنج یتیم خوش آں مدد گوش  
 ایک بار بھی یہ پانچ یتیم کیا اچھی معلوم ہوین

بشاومی خویش از غم دیگران  
 اپنی خوشی کو اور لوگوں کے غم کے سبب سے  
 نہ پندارم آسودہ سپرد فقیر  
 یقین نہیں کہ فقیر آرام سے سوئے  
 بخشد مروت بکارام و ناز  
 خلق آرام سے پھر بھلا کر سو  
 اتابک ابوبکر بن سعد رست  
 اتابک ابوبکر کے بیٹے کو ملی ہے  
 نہ پسند مکر قامت مہوشان  
 مشقوتوں کے قدم کے سوانہیں دیکھتا  
 کہ در مجلس میسر و نند و شوش  
 جنگلوں ایک گائے والا اچھی طرح کاتا ہوتا

### قول بات

مرا راحت از زندگی ووش بود  
 مجھے زندگی کا لطف کل رات کو حاصل ہوا  
 مرا ورا چو دیدم سر از خواب مست  
 جب میں نے اس کو نیند میں بے خبر پایا  
 دمی نرگس از خواب نوشین شومی  
 ایک ساعت کیواسے مست نیند سے آنکھ کھول دے  
 چمنی سپی اسے فتنہ روزگار  
 اسے زمانہ کے فساد کیا سوتا رہے  
 نگہ کرو شوریدہ از خواب گفت  
 چونک کے خفگی کی نگاہ سے کہا  
 درایا م سلطان روشن نفس  
 ہمارے بادشاہ روشن دل کے وقت میں

کہ آن ماہر ویم در آغوش بود  
 جب وہ معشوق میرے آگے سے لپٹا ہوا تھا  
 بدو گفتم امی سرویش تو پست  
 تو اس سے کہا کہ اچھا معشوق تیرے فکروں کے نشاندہ  
 چو گلبن بخت و چو بلبل بگوے  
 کئی کی طرح گلشن اور بلبل کی طرح چھپا  
 بیا وز می لعل و شین بیار  
 آ اور رات کی بھی ہوئی شراب خالص لا  
 مرا فتنہ خوانی و گوئی مخفت  
 مجھے فساد بھی بتانا ہو اور کتنا ہے نشوین  
 نہ پسند و گر فتنہ بیدار کس  
 کوئی کسی سے فساد کو جاگتا نہیں پاتا

حکایت اتابک مرحوم تکر بن زنگی رحمہ اللہ تعالیٰ

حکایت اتابک مرحوم تکر بن زنگی کے رحمت اور سپر ہوا اللہ بزرگی

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

اس حکایت کا سبب  
کبھی تاجرانہ جنگ  
سلطان کی بیعت  
فیہا دینے والی  
کی طرف سے اور کسی  
بہ خیال یا کارآمد  
اشیائی کی خدمت پر  
ادھوق سلطنت کا  
کھٹا اور انوار اور  
کباب میں ترک  
سلطنت کی ایک جگہ  
نہیں بلکہ ایک جگہ  
یاد آتی ہے اور اس  
میں جو کچھ  
بادشاہ کے ارادے  
بجسبک عاجل  
واقف ہو کر آتے  
بادشاہ کے منہ  
کے بغیر کسی  
کوڑی کا ہونا اور  
کچھ کے شیعہ اور  
بامعین کے  
مذہبی اور  
سے نو سلطنت  
پیشہ کے

ور اخبار شاہان پیشینہ ہست  
اگلے بادشاہوں کی تاریخ میں لکھا  
بدورانش از کس نیاز و کس  
اوسکے زمانہ میں کوئی کسی سے بچیدہ نہوا  
چنین گفت یکمرہ بصاحبہ  
اوسنے ایک بار ایک فقرے سے کہ  
چوئے بگذرد ملک و جاہ و سرکہ  
جب ملک اور مرتبہ اور تخت آخر ہوا  
بخواہم بکنج عبادت نشست  
میں ایک گواشنہ میں بیٹھ کر عبادت کرنا چاہتا ہوں  
چو بشنید دانامی روشن نفس  
جب یہ سنا اوس داناسے روشن دم نے  
طریقت بجز خدمت خلق نیست  
فقیر ہی میں خلق کی خدمت کے سوا اور کوئی بہتر  
تو بر تخت سلطانی خویش باش  
تو اپنے تخت سلطنت پر بیٹھا رہ  
بصدق ارادت میان بستہ دار  
یقین اور اعتقاد سے کر باندھے رہ  
قدم باید اندر طریقت نہ دم  
فقیر ہی میں قدم بڑھا ہوا چاہیے مذہبی  
بزرگان کہ نقد صفاداشتند  
جن بزرگوں کو نقد صفائی حاصل تھی

کہ چون مکملہ بر تخت زنگی نشست  
کہ جب تکرار زنگی کے تخت پر بیٹھا  
سبق بردار خود ہمین بود پس  
اس بات میں وہ سب سے بڑھ گیا اور اسی  
کہ عمر میں بسر رفت بیجا صلی  
کہ میری عمر بیکار برباد ہوئی  
نبر و از جهان دولت الا فقیر  
فقیر کے سوا کوئی جہان کی دولت اپنے سزا نہیں لہا  
کہ دریا میں این بنجر و زبیکہ ہست  
کہ پانچ روز جو عمر میں باقی رہے وہیں میں کچھ حاصل کروں  
تہندی بر آشت کاشی کلکلس  
غصہ سے ڈانٹ کے کہا اسے کلکچاپ رہ  
تبسبح و ستجود و دلق نیست  
تسبیح اور منسل اور گڈی پہننے پر موتوں نہیں  
باخلاق پاکیزہ درویش باش  
پاکیزہ عادتوں میں فقیر بنا رہ  
زطامات و دعوی زبان بستہ دار  
بیہودہ باتوں اور غرور سے زبان بند رکھ  
کہ اصلی ندارد و دم بے قدم  
کہ قول بے عمل کی کچھ حقیقت نہیں  
چنین خبر قہ زیر قیاداشتند  
وہ اس طرح کا خرقہ قبا کے پیچھے پہنتے رہتے تھے

### حکایت قصہ

بر نیکروی ز اہل علوم  
اہل علوم میں ایک نیک مرد تھا اوسکے پہلے کو دیا  
جز این قلعہ و شہر بامن نماند  
اس قلعہ اور شہر کے سوا میرے پاس کچھ نہ رہا

شنیدم کہ بگریست سلطان روم  
میں نے سنا ہے کہ روم کا بادشاہ  
کہ پایا نام از دست دشمن نماند  
کہ دشمن کی طاقت کے سامنے مجھ میں کچھ طاقت نہیں ہے

بسی جہد کروم کہ فرزند من  
مین نے بہت کوشش کی کہ میرا لڑکا  
کنون دشمن بدگہر دست یافت  
اب جو دشمن بذات نے قاتل پاپا  
چہ تدبیر سازم چہ چارہ کھم  
کیا تدبیرا در کون علاج کروں  
ہر آسفت وانا کہ این کر چیت  
وہ عقلمند پریشان ہوا کہ یہ رونا کیسا  
ولایت چہ باشد غم خویش خور  
ملک کیسا اپنی فکر کر د  
ترا این قدر تا بماتی بست  
چنگ تو زندہ بہتر سے واسطے یہی ہوتا  
اگر ہو شمند ست و گر بے خرد  
چاہے عقلمند ہو یا بویوت  
مشقت نیرزد جان و آشتن  
سلطنت کی واسطے محنت زیبا نہیں ہے  
تو تدبیر خود کن کہ آن پر خرد  
تو اپنی تدبیر کر کہ جو عقلمند  
بدین پنج روزہ اقامت مناز  
اس پانچ روز کی زندگی پر گمنڈ نہ کر  
کرا دانی از خسروان عجم  
غم کے بادشاہوں میں کسی کو جانتا ہے  
کہ در سخت و ملکش نیا مد زوال  
کیا اور نئے سخت اور ملک پر زوال نہ آیا  
کرا جا ووان ندان مید نیست  
کسی کو ہمیشہ رہنے کی امید نہیں ہو  
کرا سیم وزر ماند و گنج و مال  
جس کا چاندی اور سونا و خزانہ اور مال بھلو گیا

پس از من بود سرور و خمن  
میرے بعد اس مجلس کا سردار ہو  
سر دست مروی و جہد یافت  
میری کوشش اور بہادری کا پتہ پتہ دیا  
کہ از غم بفرسود جان و غم  
کہ مارے غم کے میرا ہی جان اور بدن کھانا ہو  
برین عقل و ہمت بباہر گریست  
اس عقل اور ہمت پر رونا چاہیے  
کہ از عمر بہتر شد و نیش تر  
کہ مدد عمر بہت گزر گئی  
چو رفتی جہان جای دیگر گسست  
جب ہر جگہ کا دنیا اور شخص کی جگہ ہے  
غم او غور کو غم خود خور و  
او اس کا غم نہ کر وہ اپنا غم خود کھا لیا  
گرفتن بش شیر و بگذاشتن  
تلوار کے زور سے لینا اور چھوڑ دینا  
کہ بعد از تو باشد غم خود خور و  
تیرے بعد ہو گا وہی فکر کر لے گا  
باندیشہ تدبیر رفتن بساز  
سوچ سمجھنے کی تدبیر کر  
کہ گردند بر زیر و ستان ستم  
جنھوں نے غریبوں پر ظلم کیا  
نماند بجز ملک ایزد تعالیٰ  
سوائے ملک خدا کے کچھ باقی نہیں  
کہ گیتی ہمیں جائے جاوید نیست  
کیونکہ دنیا ہمیشہ کیواسے کسی عکس نہیں  
پس از روی سخن می شود پایمال  
اوس کے بعد حضور نے دونوں میں برباد ہو جائیگا

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



در آن مرز کین پریشیار بود  
 جهان پر پناہ بشیار رستا تھا  
 کہ ہر ناتوان را کہ دریافتے  
 کہ جس غریب کو سر پاتا  
 جہاں سوز ویر جنت و خیرہ کش  
 جہاں تباہ کرنوالا ہر جم ہے پاک  
 کروہی بر فتنہ زان ظلم و عمار  
 ایک گروہ اس کے فتنے میں ہو کر اگل گیا  
 کروہی بماندند سلین دریش  
 ایک گروہ نجیب اور خجیدہ رہ گیا  
 یہ ظلم چاہے کہ گرد و دراز  
 جہاں ظلم کا ہاتھ پھینکا ہے  
 بدیدار شیخ آدمی گاہ گاہ  
 وہ بادشاہ بھی فقر کی طاقا سبت کہ کبھی ہوتا تھا  
 ملک نو بہتی گفتش اے نیکی جنت  
 بادشاہ نے اس سے ایک بار کہا ای کی جنت  
 مرا با تو دانی سر و دستیت  
 مجھے معلوم ہو کہ میں تیرا دوست ہوں  
 اگر فتنہ کہ سالار کشوریم  
 میں نے مانا کہ میں بادشاہ نہیں  
 مگر تویم فضیلت بخشم ہر کسے  
 میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ مجھے سب کا سوا چھو  
 شنید این سخن عابد ہوشیار  
 عابد ہوشیار نے جب یہ بات سنی  
 وجودت پریشانی خلق از دست  
 میرے باعث سے خلق پریشان ہے  
 و باد و ستار از ان من دشمنی  
 میرے دوستوں کا دشمن ہے

یکی مرزبان ستمگار بود  
 ایک بادشاہ ظالم تھا  
 بس تو بچگی پنجہ بر تافتے  
 زیر دستی کا جز کرتا  
 ز تلخیص رو سے جہانی ترش  
 اس کے ظلم سے تمام عالم آرزو  
 بیرون نام بدش در دیار  
 دور دور او سکا بد نام کیا  
 پس پر خد نفرتن گرفتند پیش  
 چرتے کے پیچھے نفرت کرتے (یعنی چپا کے)  
 نہ بینی لبہ دم از خندہ باز  
 آدمیوں کے لب نہ ہنسی سے ارشاد نہیں دکھائی  
 خدا دوست در وی نکردی نگاہ  
 خدا دوست اور سکی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا  
 ز نفرت زما در کش روی سخت  
 نفرت کے ساتھ میرا طرف سے من نہ پھر  
 ترا دشمنی بامن از بہر حیت  
 تجھ کو میرے ساتھ کیوں دشمنی ہے  
 بعزت ز درویش کمتر نیم  
 مگر عزت میں فقر سے بھی کم نہیں  
 چنان با من کہ باہر سے  
 مگر جیسا سب کو سمجھتے ہو ویسا ہی مجھ کو  
 بر آشفت و گفت اسی ملک ہوش دار  
 خفا ہو کے کہ کہ اے بادشاہ سن  
 نذر م پریشانی خلق و دست  
 اور مجھے آفتن کی پریشانی گوارا نہیں  
 نہ پندار مت دوستدار منی  
 مجھے میں اپنا دوست کبھی نہیں سمجھتا

بادشاہ نے اس سے ایک بار کہا ای کی جنت  
 مرا با تو دانی سر و دستیت  
 مجھے معلوم ہو کہ میں تیرا دوست ہوں  
 اگر فتنہ کہ سالار کشوریم  
 میں نے مانا کہ میں بادشاہ نہیں  
 مگر تویم فضیلت بخشم ہر کسے  
 میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ مجھے سب کا سوا چھو  
 شنید این سخن عابد ہوشیار  
 عابد ہوشیار نے جب یہ بات سنی  
 وجودت پریشانی خلق از دست  
 میرے باعث سے خلق پریشان ہے  
 و باد و ستار از ان من دشمنی  
 میرے دوستوں کا دشمن ہے

گرافند همین دوستی بامنت  
اگر چه بین برادر و ست ہوا بھی تو کی نائندہ  
خدا دوست را اگر بد بر بند پوست  
خدا دوست کی اگر کمال کیجی ڈالین  
عجب دارم از خواب ان سنگدل  
خمنے اوس سنگدل کی نیند پر عجب آتا ہا  
الا اگر ہنر داری و عقل و ہوش  
خبردار اگر ہنر اور عقل اور ہوش ہو

مگر آنکہ وار و خدا و شمنت  
جیکہ خدا تجھے اپنا دشمن جانتا ہے  
نخواہد شدن دشمنی ست دوست  
تو بھی دوست کے دشمن کا دوست ہوگا  
کہ شہری بچسپند از و تنگدل  
کہ جسکے ظلم سے تمام شہر پریشان ہو  
بفضل و ترحم میان بند کوش  
فضل اور رحم پر یکہ پائے رہے اور کوش کر

### تغیث

مہار و رمنہ می کلن بر کمان  
اسے سردار شہریوں پر ظلم نہ کر  
سیر چہ ناتوان بر پیلیج  
کے زور وں کا بوجہ نہ پھر  
مگر نعمت پای مردم نہ جاسی  
میں نہجھے کت ہوں سیکو اگر اللہ نہ کر  
ول دوستان جمع بہتر کہ رنج  
دوستوں کی دلجی بہتر ہونہ رخزانہ  
مینداز و ر پاسے کار سے  
کسی کا کام پر کچھ نہ ڈال لینے کام میں نفع نہ کر  
تعل کن اسی ناتوان از قوی  
اسے کمزور بدست کے ظلم پر سب کر  
ہمت برابر از ستیزہ بندہ شور  
ہمت سے زبردست کو تنگ نہ کرنا چاہیے  
لب خشک مظلوم را کو مختہ  
مظلوم کے لب خشک ہو کہ وہ اگر خوش ہوں  
بنا تک و بل خواجہ بیدار شست  
ڈنکے آواز پر چپ سہ دار جاگا

کہ بریک منط می ناند جهان  
کیونکہ جہان ایک صورت پر نہیں رہتا  
کہ گردست یا بدبر آید بہر سچ  
کیونکہ اگر وہ غالب ہوگا تیری کچھ تند زبانی  
کہ عاجز شوی گرد آئی ز پامی  
کیونکہ اگر تو گر گیا بالکل عاجز ہو جائیگا  
خریشہ تھی بہ کہ مروت بہ رنج  
خزانہ فانی بہتر ہونہ آدمی کا تکلیف میں رہنا  
کہ افتد کہ در پایش ارفتی بسے  
کیونکہ شاید تجھے بھی پیروں بڑنا پڑے  
کہ روزی تو انا ترازومی شوی  
کہ ایک روز تو اس سے بھی زبردست ہو جائیگا  
کہ باز وی ہمت بہ از دست و  
کہ ہمت کا بازو زور کے ہاتھ سے بہتر ہے  
کہ وندان ظالم بخوا ہند کند  
کہ ظالم کے دانت او کیڑے جائینگے سینے رسوا ہوگا  
چہ داند شب پاسبان چون گذشت  
تو آؤ کیا معلوم ہوگا کہ چو کیار کی رات کیسی ہوئی

ایک دوستی جو  
بیکانہ ہوئی جو  
خدا کی نافرمانی نہ کر  
جس سے معلوم  
ہوگا کہ اس کی  
اعمال کی شان  
اور اس کی شان  
سقا کی شان  
کئی نذرانہ نہیں  
تو کی شان  
۱۲  
بہر سچ  
کے زور وں کا  
مگر نعمت  
میں نہجھے  
ول دوستان  
دوستوں کی  
مینداز و  
کسی کا کام  
تعل کن اسی  
اسے کمزور  
ہمت برابر  
ہمت سے زبردست  
لب خشک  
مظلوم کے  
بنا تک و  
ڈنکے آواز





نہ بیسنی کہ سختی بنایت رسید  
 ننہیں دیکھتا کہ پریشانی بہت ہوئی  
 نہ باران ہی آید از آسمان  
 نہ آسمان سے پانی برستا ہے  
 بد و کفتم آہن تر از آبک نیست  
 بیخ نابوس آہے کہا کہ تجھے کیا خون رہے  
 گریز نیستی و گری شد ہلاک  
 بگزارداری ہے اگر لوگ ہلاک ہوئے  
 نلکہ کرد و بجیدہ در فقیر  
 عالم نے ظنا ہو کر میرے طرٹ اس طرح دیکھا  
 کہ مردوار چہ پر ساطکت ای مرق  
 کہا کہ اویار اگرچہ کوئی شخص کنارے پر پہنچ جاوے  
 سب از مینوائی نیم رو کے زرد  
 میں مٹا ہی کے سبب سوزا دہنیں ہو گیا  
 نخواستہم کہ پند خسر و مند ریش  
 میں نہیں سمجھتا کہ کوئی عقل مند زخم پسند کرے  
 بچھڑا افتد از چہ ز ریش کیست ہم  
 خدا کا شکر ماذ کہ مجھے کسی بات کی فکر نہیں  
 منقص بود عیش آن زندہ درست  
 اویس تندرست کا آرام بھی سرتلخ ہو گا  
 چو بینم کہ درویش مسکین نخواستہم  
 جب میں آدیکھتا ہوں کہ فقیر محتاج زین کیا  
 یکی را بزندان بری دوستان  
 اگر کسی کا دوست قید خانے میں جا رہے

مشقت بخدی نہایت رسید  
مشقت انہما کی پہونچ گئی  
نہ برمی رود و در فیا دخوان  
ز فیا دیون کی آواز پہونچتی ہے (پہلے انکر کر تے ہیں)  
گشتہ زہر جا یکہ تریاک نیست  
زہر اوس مارتا ہے جسکے پاس زہر مرہ نہیں پڑا  
تراہست بطراز طوفان چہ باک  
تیرے پاس تو موجود ہے بط کو طوفان سے کیا ڈر ہے  
نکہ گردن عالم اندر سفید  
جیسے کوئی عالم جاہل کو دیکھتا ہے  
نیا ساید و دوستانش غریب  
مگر اے ڈوبتے ہوئے دوستوں کا مژدہ ملال ہوگا  
غم مینوایان دلم خستہ کرد  
بلکہ تمنا جو کہ غم نے میرا چہرہ زرد کر دیا  
نہ بر عضو مر دم نہ بر عضو خویش  
کسی شخص کے جسم پر نہ اپنے عضو پر  
چہرہ ریشنے بہ بیم بگرزد و تخم  
مگر جب کسی کو پریشان پاتا ہوں تو کانپتا ہوں  
کہ باشد بہ پہلوی بیمار است  
جو کسی بیمار است کے پاس ہو  
بکام اندرم لقمہ زہر است و در د  
تو میرے اطلاق کا انور ابھی زہر اور تلخ ہے  
کجا ماندش عیش و بوستان  
تو اسکو باغ کی سیر کا خاک لطف ہے گا

## حکایت

2

شنیدم کہ بعد از بھی بسوخت  
مین نے اسکا آدھا بند اوجل گیا

نہی وود خلق آتشی بر فروخت  
ایک رات خلق کی آہ نے آگ لگائی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

کے شکر گفت اندران خاک و دود  
 ایک شمس نے اوس ہاتھن جلدیے شکر یک  
 جماندیدہ گفتش سے ہوا ہوس  
 ایک جماندیدہ نے اوس سے کہا کہ حص  
 پسندی کہ شہر کے بسوز و بنا  
 بچے اچھا معلوم ہوگا کہ تمام شہر جل جاوے  
 مجزہ سنگدل کے کند معده تنگ  
 جس کا دل نہ ہو اوس کے سوا کون پر ہمارے کہا تھا  
 تو اگر خود ان قسم چون بخورد  
 اہر کے خلق سے کیونکر نوالہ اور ترنا ہے  
 گو تندرست رست رست رنجور وار  
 جسے گھر میں کوئی بیمار ہوا ہے تندرست نہ کیا ہو  
 تنگ دل جو یاران بمنزل رسد  
 نرم دل جب باروئے چوٹ کر منزل پہنچے  
 دل بادشاہان شود بارگش  
 بادشاہوں کا دل جب بھی نکرند ہوتا ہے  
 اگر در سراپی سعادت کس است  
 اگر تکلفی کے گھر میں کوئی آباد ہے بے تکلف ہو  
 ہیئت بسندست اگر بشنوی  
 اگر میرا کہا مانے تو یہی بہت ہے

کہ دکان مارا اگر زندے بنود  
 کہ سیری دکان کا کچھ نقصان نہیں ہوا  
 ترا خود غم خوشیتن بود پس  
 کیا بچے فقط اپنا ہی غم تھا  
 و گر چہ سرایت بود بر کنار  
 اگر تیرا مکان شہر کے کنارے پر ہو  
 چوبیند کسان بشکم بستہ سنگ  
 جب کچھ گا لوگ ہیٹ پر ہنر باندھے ہوئے ہیں  
 چوبیند کہ درویش خون بخورد  
 جب نفیر دن کو فائدہ کئے ہوئے دیکھتا ہے  
 کہ سے پیچید از غصہ رنجور وار  
 کیونکہ وہ فکر سے بیمار کی طرح ملول رہتا ہے  
 تحسید کہ و اما ندگان در پسند  
 تب بھی دکان بند آگئی ہو اس کے کچھ بچے چھوٹ گئیں  
 چوبیند در گل خرقہ فروش  
 جب ملے ہوئے گئے کہ کوچر میں پھنسا دیکھتے ہیں  
 ز گفتار سعدیش حرفی بس است  
 توسدی کے قول سے ایک حرف عمل و کلام ہو  
 اگر خار کار سے سمن نمدوے  
 کہ کاٹا یو کر چیل نہ کاٹے گا

گفتار

قول

خبر وارے از خسروان عجم  
 بچے عجم کے بادشاہوں کی کچھ خبر ہے  
 نہ آن شوکت و پادشائی بماند  
 زوہ و دہدہ اور سلطنت باقی رہی  
 خطا بین کہ بردست عالم برفت  
 جو خطا عالم سے ہوئی ہے

کہ کروند بر زیر وستان ستم  
 جنوں نے کمزوروں پر ظلم کیا  
 نہ آن ظلم پر وستانی بماند  
 نہ بنیوں پر اسرارہ ظلم باقی رہا  
 جمان ماند و او با مظالم برفت  
 جان بانی رہا ہوا وہ ادنیٰ ظلم میں مرنا ہے

۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

ختمک روز محشر تن داد اگر

قیامت کے روز عادل کا جسم آرام میں ہوگا  
بقیہ کی نیکی پسند و خدا ہی  
جن کو کوئی بائین خدا کو پسند ہوئی پہنچی ان ہی  
چو خواہد کہ ویران شود عالمی  
و جب چاہتا ہو کہ عالم کو ویران کرے  
سگالند از و فیکر و ان حذر  
عقلیہ اوس سے ہر ہیز کرتے ہیں  
بزرگی از و دان و منت شناس  
عزت خدا کی طرف سے جان اور اسکا شکر  
نہ خود خواندہ در کتاب مجید  
تو نے قرآن میں کیا نہیں پڑھا ہے  
اگر شکر کر دمی برین ملک و مال  
اگر تو نے اس ملک و مال پر شکر ادا کیا  
و گر جو در یادشائی کنی  
اور اگر تو بادشاہی میں تسلیم کرے گا  
حرامت بر پا و دشہ خواب خوش  
بادشاہ کو آرام ایسے وقت میں حرام ہو  
میا از ارعای بیگ حذر دلہ  
خلق پر را ابر ہی علم نہ چاہیے  
چو پرمخاش بیند و بیداد از و  
اگر اوسکی ذات سے جبر اور ظلم ہو  
بد انجام رفت و بد اندیشہ کرد  
اوس بدی کرنے والے کا انجام بد ہوتا ہے  
نخواہی کہ نظرون کنند از پست  
اگر تو چاہتا ہو کہ تیرے بعد تجھے کوئی برا نہ کرے

کہ در سایہ عرش دارم  
 کیونکہ او کو عرش کے سایہ کے تلے جگہ ملے گی  
 وہ بدخمس و عادل نیک را می  
 وہ اپنے حاکم کو بھی عادل اور عقلمند کرنا ہے  
 کند ملک در پنج پستہ نظامے  
 تو ملک پر ظالم کا اختیار دیتا ہے  
 کہ چشم خداست بیدار  
 اس واسطے کہ ظالم بادشاہ کو یاد خدا کا غلبہ ہو  
 کہ زائل شود نعمت ناسپاس  
 اس واسطے کہ ناشکر کی دولت منجانی ہے  
 کہ در شکر نعمت بود بر خرید  
 کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے  
 ہمائی و ملکی رہے زوال  
 تو مجھے مال اور ملک بے زوال ملے گا  
 پس ز پادشاہی گدائی کنی  
 تو بادشاہی کے بعد فقیری کرے گا یعنی بر باد ہو جائیگا  
 چو باشد ضعیف از قوی بار کسش  
 جب غریب کو زبردست سے تکلیف پہونچے  
 کہ سلطان شہانست و عامی گلہ  
 کہ بادشاہ مثل چرواہوں کے ہوا و خلق گلہ کی طرح  
 شہان نیست گر گشت فریاد از و  
 تو ایسا بادشاہ چہواہا نہیں بلکہ پھیراؤ اور افسانہ  
 کہ بازیر وستان جفا پیشہ کرد  
 بجزیر دستونہز ظلم پیشہ ہوتا ہے  
 نکو باش تا بد نکو بد گشت  
 تو نیک بنارہ ماکر نہ بنے کوئی بد نہ کے

# کتاب

۱۲۳















نہ چند ارم امی درخزان شہ جو  
مجھے یقین نہیں آنا کہ جنے خزانیں جو بہ ہوں  
درخت زقوم اربکان پروری  
تھوڑا دقت جو خوشی سے لائے  
رطب ناوردو چوب خمر زہر ہار  
چو ہارے میں کیر کا پھل کبھی نہ رکے گا

کہ گندم ستانی بوقت درو  
 وہ کاٹنے کا وقت کیونکر کیوں کاٹے گا  
 پسندار ہرگز کرویر خورے  
 ہرگز امید نہ کرے کہ اس کا پسل کھائیں آؤگا  
 چشم افغانی بر خان چشم دار  
 میاچ بواہو دبا ہی پیل کی اسد ارکھ

## کتاب

حکایت کند از یکے ٹیکہ و  
ایکے ٹیکہ مر کا ذکر ہے  
بہر ہنگ دیوان نگہ کر دینے  
بلا دیکھت بادشاہ نے غصہ سے دیکھا  
چو حجت نمائند جفا جو سے را  
جہ ظالم جواب میں بند ہو جاتا ہے  
بخندید و بگریست مرد خدا سے  
وہ مرد خدا ہنسے اور رویا  
چو دیدش کہ خندید و دیگر گریست  
جب دیکھا کہ وہ ہنسے پھر رویا  
بلقفا ہمسبی گرم از روزگار  
کامین زمانہ کی گردش سے آرتا ہوں  
ہمیں خندم از لطف یزدان پاک  
خدا سے پاک کے فضل سے اسوا سے ہوتا ہوں  
یکے گفتش اسے نامور شہر پار  
ایک شخص نے اس سے کہا اے نامور بادشاہ  
کہ خلق پر و مکبہ دار بند و پشت  
کہ ایک خلق کو اسپر امید اور ہوسہ  
بزرگے و عفو و گرم پیشہ کن  
بزرگی اور بخشش اور سخاوت پیشہ کن

کہ اگر ارام حجاب جو ست نکرو  
اوسنے آج ابن یوسف کی تعلیم نہیں کی  
کہ نطقش بند از خوشن یز  
کہ نطق بچاکے اوسکی گردن مارے  
پیر خاش در ہم کشد رمی را  
تو غصہ سے لڑنے کیو اسطہ مستند ہوگا  
عجب باند سنجین دل تیرہ رے  
تو وہ سخت دل بدر عقل قحبہ میں ہوا  
پیر سید کین خندہ و گریہ چست  
تو پوچھا کہ اس ہنسی اور رونی کا کیا سبب  
کہ طفلان بیچارہ وارم چہار  
کہ میرے چار لڑکے بے وارث ہیں  
کہ مظلوم رفتم نہ ظالم بننا کہ  
کہ میں مظلوم ہا کہ میں جاۓ ہوں مظلوم  
مگر بیست زین پیر وہقان بدار  
اسے ماراں بدست کسان سے ہاتھ لڑو  
روایت خلقی بیکار گشت  
خلق کو ایک بار لگی مارا اچھا نہیں  
زخروان طفلان پیر اندیشہ کن  
اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچوں نے خون کی

[illegible]



نمی ترسی اے کو دک کم خرد  
اے لڑکے جو قوت تو ڈرتا  
بجز دمی درم زور سرخپ بود  
بچپن میں دیکھتے تھے لڑائی کی خوب حالت تھی  
نور دم کی مشت زور اور ان  
ایک زبردست کا گھونسا بیٹے

کہ روزی پانگیت برہم درد  
کہ ایک روز بچے چیتا مار ڈالے گا  
دل زبردستان نہیں رنج بود  
مکڑور مجھ سے ہیشہ بخیزہ رہتے تھے  
نور دم و کز زور بر لاسر ان  
پھر مکڑور و پیر کبھی زور نہ کیا

### گفتار

قول

الاتا بفطرت خنسی کہ نوم  
خبردار غفلت سے نہ سو کیونکہ  
نم زبردستان بخور زینہار  
زبردستان کی تکلیف کا خیال رکھ  
نصیحت کہ خالی بود از غرض  
جو نصیحت غرض سے خالی ہو

حرامست چشم سالار قوم  
سہ دار کو غفلت کسرام  
بترس ز زبردستی روزگار  
زمانہ کے غلبہ سے ڈرتا رہ  
جو دارومی تلخ نست دفع مرض  
مکڑوری دو کپڑا مرض دفع کرتی ہو

### حکایت درمینی

ذکر ای بیان میں

یکی را حکایت کنند از ملوک  
ایک بادشاہ کا حال یوں بیان کرتے ہیں  
چنانچہ در انداخت ضعف جسد  
جسم کی کمزوری نے ایسا کر دیا تھا  
کہ شاہ ارجہ بر عرصہ نام آورست  
کیونکہ بادشاہ اگر بساط پر حاکم ہے  
نذیمی زمین ملک بوسہ داد  
ایک صاحب آداب بجا لایا  
دیرین شہر مردی مبارک دمست  
اس شہر میں ایک فقیر ایسا تھا کہ بادشاہ  
نہر و ندیشش مہمات کس  
کوئی اس کے ساتھ اپنی حاجت نہ لے گیا

کہ بیماری رشتہ کردش جو دوک  
کہ رشتہ اپنے ناز و کیجاری ڈاکو کی طرح دکھایا تھا  
کہ می برد بر گستر نیان حسد  
مکڑور و پیر بھل و سکو رشک آتا تھا  
چو ضعف آمد از بیدتی گترست  
ملک جالہ مجبوری اور دلی بازی میں پیادہ ہوئی کہ  
کہ غم خداوند جاوید باد  
اور دہادی کہ ملک حضور کا ہمیشہ کا حکم ہو  
کہ از بار سالیان چندی کمست  
کہ فقیروں میں دلچسپی کم ہوتے ہیں  
کہ مقصود حاصل نشد و بنفس  
جسکا مطلب دم بھر میں حاصل نہ ہو

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰







کہ ہر مدتی جامی دیگر کس سے  
کہ ہر وقت اور لوگوں کی جگہ ہے

برق مرد و شیار دنیا خسست  
دانا کے سامنے دنیا مثل گھاس کے ہے

# حکایت

بکسری کہ امی وارث ملک جم  
نوشہ روان سے کہی کہ اس ملک جمشید کے مالک  
ترا چون میسر شدی تاج و تخت  
تجربہ تاج اور تخت کیوں کر نصیب ہوتا  
نماند مگر انجمن بخشی برے  
تو جو کہ جمشیدی انکلاؤں کو سواہری ساتھ فرمایا

چنین گفت شوریدہ و عجم  
ایک دیوانے بزمین یہ بات  
اگر ملک پرجم ہا ندی و بخت  
اگر ملک و نفس چشید ہی کہ حسین ہتا  
اگر بیخ قارون بدست آوری  
اگر قارون کا خزانہ بھی ملے

# حکایت

پسر تاج شاہی بس پر ہندو  
 لڑکے نے تاج شاہی اپنے سر پر رکھا  
 نہ جامی نشستن نہ آماجگاہ  
 جان نہ ادیکہ بیٹھے نہ نشانہ لگانے کی جگہ تھی  
 چو دیدش پسر روز و دیگر سوار  
 جب دوسرے دن اوسکے لڑکے کو سوار دیکھا  
 پدر رفت و پای پسر در کعب  
 باپ اڑ لڑکے کا پیر رکاب میں  
 سبک سیر بہ عہد ناپایدار  
 جلد پھر نیوالی اور بیوفا ہو جسکو قیام نہیں  
 جوان دولتی سر پر آرز و زہد  
 اوسکی بڑا ایک جوان دولت پائے سے نکل آیا  
 چو مطرب کہ چہر روز در خانہ است  
 جیسا گانیو الا کہ ہر در ایک نغمہ گین جاتا ہوں  
 کہ ہر باد اوشش بود و شوہری  
 جاں بیشہ مع کو تیا فاد ہوا جاتا ہے

چو الپ سلطان جان بجان بخش داد  
 بہا الپ سلطان سے جان دینے والے کو جان بجان بخشا  
 بترت سہروردش از ناز جگاہ  
 تختگاہ سے قبر میں اوسکو دفن کر دیا  
 چنین گفت دیوانہ ہوشیار  
 ایک دیوانہ ہوشیار نے یہ بات کہی  
 زہی ملک دوران سہرورد شیب  
 زہی کیا ملک اور زمانہ جس کا سر اور نچا ہو  
 چنینست گردیدن روزگار  
 زمانہ کی گردش  
 چو دیرینہ روزی سر آوروہ عہد  
 جب کسی پرانے بڑے کا زمانہ آخر ہوا  
 سنہ بر جان دل کہ بیگانہ است  
 جان پر دل نہ لگا کہ بیگانہ ہے  
 نہ لائق بود عیش بالی بزمی  
 اس دہر کے ساتھ عیش اچھا نہیں

[illegible]

نکوئی کن امسال چون دہ بہت  
ایک برس جب گاؤں پر تیرا قبضہ ہے تو بکری کرے

کہ سال دیگر دیکری وہ خداست  
کہ آئندہ سال دس گاؤں کا کوئی اور ملک ہوگا

### حکایت

بزرگی جفا پیشہ درحد غور  
ایک بادشاہ عالم سرحد غور میں  
خرائن زیر بار کران بی علف  
دھقان کا گدھا بوجہ میں لہا ہوا ہلکے سے  
چونچم کند غلہ راروزگار  
جب کینہ کو آزمائے مالہ ار کرتا ہے  
چو بام بلندش بود خود پرست  
جب دوس سرور کا کوشا بلند ہوتا ہے  
شنیدم کہ باری ہی بزم شکار  
میں نے سنا کہ ایک بار شکار کیا اسطے  
پیای پی بد نہال صید کے براند  
ایک شکار کے پیچھے گھوڑا دوڑایا  
تہ متناہدانت روئے وری  
تنہائی کے سبب سے راستہ سے ہٹا  
خری دید پویندہ و کارگر  
ایک گدھا دیکھا تیز قدم اور مضبوط  
یکلی مرد کو دست خوانی بدست  
ایک مرد قوم کزد کا ایک ڈنڈا لے ہو  
شہنشاہ ہر آشفت گفت ایچوان  
بادشاہ نے پریشان ہو کے کہا کہ ایچوان  
چوز و راوے خود نمائی کن  
اگر تو زبردست ہو تو ہی طاقت نہ جتا  
پسندش نیامد فرومایہ قول  
اوسکو یہ بہودہ بات پسند نہ آئی

گرفتنی خر و ستائی بزور  
دھقانوں کے گھسے زبردستی چھین لیتا  
بروز می دوسکین شند می تلف  
ایک دن میں دو غویب مر جاتے  
منہد ہر دل تنگ درویش ہار  
تو وہ فقیر دیکے پریشان دلو اور پریشان کرتا  
کند بول و خاشاک بر بام نیست  
تو پیشاب اور پائخانہ بچے کے کشتہ پر پھینکتا  
مرون رفت بیدار و گر شہر ہار  
وہ ظالم بادشاہ شہر کے باہر گیا  
شبیش در گرفت از حشم دور ماند  
رات ہو گئی لشکر سے چھوٹ گیا  
بنداخت ناکام شب در دی  
مجبوری سے رات کو ایک گاؤں میں ٹھہر گیا  
توانا وز و راوے ہار ہار  
تیار سکت دار بوجہ او شامیوالا  
چنان میزدش کا ستخوان مشکیت  
اوسکو ایسا مارتا تھا کہ ہڈیاں ٹوٹی تھیں  
ز صدر رفت جورت برین نی بان  
اس پیربان پر تر اظلم ہے اترتا ہوا  
بر افتادہ زور آزمائی کن  
میں پر زور نہ آتا  
یکی بانگ بر یاد شدہ زوہول  
بادشاہ کو اس سے زور سے لگا رہا

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



تو آنرا نہ گوئی کہ کشتی گرفت  
 تو نے او کو کچھ نہیں کہا جسے لنگھان بڑی تعین  
 تقویر چنان ملک و دولت کہ راند  
 شوک ہے ایسے ملک اور حکومت پر  
 ستمگر جفا برتن خویش کرد  
 ظالم نے اپنے او پر ظلم کیا  
 کہ فردا در آن محفل نام و تنگ  
 کہ کل کو اوس محفل میں جہان عظیم ہوگا  
 نہند بار اوزار بر گردش  
 اوس غیب کرگنا ہو گا جو او کی گزیر ہوگا  
 اگر فتنہ کہ خبر با شل کنون کشد  
 پیش مانا کہ آج گدھا اوسکا بوجھ اوجھانا ہو  
 گر انصاف پر سی بد اختر کست  
 اگر کچھ چو جو تو وہ شخص بد نصیب ہے  
 ہمیں پیچھروزشش تنعم بود  
 موت پانچ ہی روزاوسکو خوشی حاصل ہوگی  
 اگر پر پیچزد بہ آن مردہ دل  
 اگر وہ مردہ دل کبھی سوکے نہ اڑے  
 خدا این جملہ شنید چیزی نگفت  
 بادشاہ نے یہ سب سنا اور کچھ نہ کہا  
 ہمہ شب زبیداری اختر شمر د  
 تمام رات جاگا اور ستارے گنگا کیا  
 چو آواز مرغ سحر گوش کرد  
 جب مرغ سحر کی آواز سنی  
 سواران ہمہ شب بزرگ نہاتند  
 سوار تمام رات چھاٹن پھرایکے  
 بران عرصہ ہر اسپ دیدند شاہ  
 اتنے میں اس میں تین بادشاہ کو دیکھا

کہ چون تا ابد نام ز شستی گرفت  
 کیونکہ قیامت تک وہ بدنام رہوگا  
 کہ شغفت برو تا قیامت بماند  
 کیونکہ لعنت او سپر قیامت تک رہیگی  
 نہ بریزد دستار و دوش کرد  
 نہ غریبون اور محتاجوں پر  
 بگیرد گر بیان پریشش بچانک  
 اوسکا گریبان اور اڑی سر پر ہی ہوگی  
 نیار و سہرا زار بر گردش  
 جو شرم سے سر بھی نہ اٹھائے گا  
 دوران روز بار خزان چون کشد  
 قیامت میں گدھوں کا بوجھ وہ نیوکر اٹھا سکا  
 کہ در راختش ریخ دیگر کست  
 جسکے آرام میں لوگوں کو تکلیف ہے  
 کہ شادیش در ریخ مردم بود  
 جسکی خوشی میں لوگوں کو تکلیف ہوگی  
 کہ حسند از مردم آرزوہ دل  
 جس سے خلق رغیدہ سنانی ہو  
 بہت اسپ سوئے نازین بخت  
 گھوڑا باندھ دیا اور سر زمین پر لگے لیا  
 ز سودا و اندیشہ خواہش نہ بود  
 غصہ اور خوف سے نیند نہ آتی  
 پریشانی شب فراموش کرد  
 رات کی پریشانی بھول گیا  
 سحر کہ پی اسپ بشاخت مند  
 صبح کو گھوڑے کے قدم پچانے  
 پیادہ و دیدند کیسہ پیادہ  
 تمام پیادہ لگے پاؤں دوڑ پڑی

نہ غریبون اور محتاجوں پر  
 بگیرد گر بیان پریشش بچانک  
 اوسکا گریبان اور اڑی سر پر ہی ہوگی  
 نیار و سہرا زار بر گردش  
 جو شرم سے سر بھی نہ اٹھائے گا  
 دوران روز بار خزان چون کشد  
 قیامت میں گدھوں کا بوجھ وہ نیوکر اٹھا سکا  
 کہ در راختش ریخ دیگر کست  
 جسکے آرام میں لوگوں کو تکلیف ہے  
 کہ شادیش در ریخ مردم بود  
 جسکی خوشی میں لوگوں کو تکلیف ہوگی  
 کہ حسند از مردم آرزوہ دل  
 جس سے خلق رغیدہ سنانی ہو  
 بہت اسپ سوئے نازین بخت  
 گھوڑا باندھ دیا اور سر زمین پر لگے لیا  
 ز سودا و اندیشہ خواہش نہ بود  
 غصہ اور خوف سے نیند نہ آتی  
 پریشانی شب فراموش کرد  
 رات کی پریشانی بھول گیا  
 سحر کہ پی اسپ بشاخت مند  
 صبح کو گھوڑے کے قدم پچانے  
 پیادہ و دیدند کیسہ پیادہ  
 تمام پیادہ لگے پاؤں دوڑ پڑی











گوشتہ شیرین شکر فائز است  
 این شخص سے شہد و گواہی شیرینی اور فائدہ بیکار ہو جائیگا  
 چه خوش گفت یک روز دار و فرشت  
 ایک دن ایک دافر و ش نرکیا اچھی بات کہی  
 بیرون معرفت بیخستہ  
 جو معرفت کے چلنے میں چھٹائی

کسی را کہ سقمونیالائق است  
 چکے واسطے سقمونیاضد ہے  
 شفا بایدت دار و تلخ نوش  
 اگر شفا چہا تو کوکروی دوا بی  
 بشمہ عبادت بر آ میخند  
 اور عبادت کے شمشدین ملی ہوئی ہے

2

شنیدم کہ از نیکو روی شتیر  
 بین کے سنا ہے کہ ایک بزرگوار سے  
 مگر بزرگ باشحقے رفتہ بود  
 شاید او کی زبان سے کوئی بھی بات نکل گئی تھی  
 بزرگان فرستادش از بارگاہ  
 او کو نہ پاس سے قید خانہ میں بھیجا یا  
 زیاران بھی گفتش اندر نفقت  
 او کے دوستوں میں سے ایک شخص نے آہستہ دیکھا  
 رسانیدن امر حق طاعت  
 خدا کے حکم سے آگاہ کر دینا عبادت ہو  
 ہاندم کہ در خفیلین راز رفت  
 جسوقت کہ پوشیدہ یہ راز کما گیا  
 بخندید کو ظن یہو وہ برد  
 بادشاہ ہنسا کہ یہ گمان او سا پیو وہ ہو  
 غلامی بدرویش برد این پیام  
 ایک غلام پہ پیغام نفیر کے پاس لے گیا  
 کہ دنیا ہمیں ساعتی بیش نیست  
 کہ دنیا ایک ساعت سے زیادہ نہیں  
 نگردد تکیہ کنی خرم  
 اگر میری مدد کرے گا تو بھی خوش ہوں

دل آزر و ہش بادشاہی کیر  
 ایک بڑا بادشاہ خفا ہوا  
 ز گرد بخشی پروے آشفته بود  
 جو غصہ سے او سپر پریشان تھا  
 کہ زور آزمایست بازومی شاہ  
 اس واسطے کہ وہ بادشاہ کا قاضی لکھنؤ والا ہو  
 مصالح ہو و این سخن گفت گفت  
 کہ یہ بات کہنا مصلحت نہیں تھی تو فقیر نے جواب دیا  
 ز زندان ترسم کہ یک ساعت  
 میں قید خانہ سے نہیں ڈرتا تاہن کہ تنواری کی بات  
 حکایت کہو سخن ملک باز رفت  
 وہ ذکر کسی لئے بادشاہ کے سامنے دہرایا  
 نہ اند کہ خواہد دران حبس مرد  
 نہیں جانتا ہو کہ اسی قید خانہ میں میر جانیگا  
 بگفتا بخبر و بگو اے غلام  
 کہ اے غلام تو بادشاہ سے کہہ بنا  
 غم و خرمی پیش درویش نیست  
 غم آؤ خوشی کی فقیر کے سامنے کیا حقیقت ہے  
 و گر سر بھرمی در و لال میدہم  
 اگر میرا سر کاٹا جاوے تو بھی وجہ حال نہ ہو گا

[illegible]

ترا گر سپاہست فرمان و گنج  
تیرے قبضہ میں اگر سپاہ اور حکومت ہوا  
بدر وازہ مرگ چون در شویم  
موت کے دروازے پر جب گذر ہو گا  
منہ دل برین دولت پچھرو  
اس پانچ روز کی دولت پر بھولے  
نہ پیش از تو بیش تواند خستند  
نہیں پہلے ہی جتنے زیادہ جمع کیا  
چنان ز می کہ ذکر تجسم کنند  
ایسا زندہ رہے کہ تعریف سے بچے یاد کریں  
ناید بر رسم بد آئین نہاد  
بد رسم کا قانون نہ جاری کرنا چاہیے  
وگر سر بر آید خداوند زور  
کیا اگر کوئی زبردست سردار ہو یا  
بفرمود و لتنگ روی از جفا  
علم دریا بدخوا اور رنج بردارے ظلم سے  
چنین گفت مرد حقائق شناس  
اوس مرد حق شناس نے اس طرح جواب دیا  
من از بیزبانی ندارم سخن  
مجھے اپنے بے زبانی کا کچھ غصہ نہیں  
اگر بنیوا کے رسم و رسم  
میں چاہے مناجی یا ظلم سے مرون  
عرو سے بود و نبوت ماتمت  
نوبت ماتم کی میرے واسطے شادی ہوگی

مرا گر عیالست و حران و رنج  
میرے ساتھ اگر بچے ہیں اور غم اور رنج  
بیگ ہفتہ باہم برابر شویم  
ایک ہفتہ میں دونوں برابر ہو جائیں گے  
تن خوشتن را با تش مسوز  
اپنے بدن کو دوزخ میں جلا  
پہ بیدار کردن جهان سوختند  
ظلم سے جہان کو تباہ کر دیا  
چو مردی نہ برگور نفرین کنند  
شکر کرنے کے بعد قبر پر لعنت بھیجیں  
کہ گویند لعنت بران کین نہاد  
اس واسطے کہ لوگ کہیں کہ چنہ یہ جانی کیا  
نہ زیر مش کند عاقبت خاک گور  
تو آخر کو قبر کی خاک و پٹی میں نہ ملائیگی  
کہ بیرون کنندش زبان از قفا  
کرا و سکی کہ می سے زبان نکال لیں  
انین ہم گفتی ندارم ہراس  
اگر جو کہنے کا ہے مجھے اس سے بھی کچھ خوف نہیں ہے  
کہ و احم کہ ناکلفہ و اند سے  
اوس کے کہیں بان ہوں کنڈا نیکوئی بات بھی نہ  
گرم عاقبت خیر باد شد ہم  
اگر عاقبت خیر ہو تو کیا غم ہے  
گرت نیک و ز می بود عاقبت  
اگر میرا انجام بخیر ہو

حکایت

لیکے مشت زن بخت و زنی شد  
ایک پہلوان ایسا بد قسمت تھا

نہ اس با شایش میانہ داشت  
جسکو دشام نہ بچ کے کھانکسا مان میرا

لازمہ زندگی  
اس کی پہلوانی  
بخت و زنی  
جسکو دشام نہ بچ کے کھانکسا مان میرا  
نہ اس با شایش میانہ داشت  
جسکو دشام نہ بچ کے کھانکسا مان میرا



ہمان لحظہ کاین خاطرش رومی داد  
اوس وقت جب اوسکو پہنچا ہوا  
کہ اچھی نفس پیرامی و تدبیر و ہوش  
کہ اسی نفس بے عقل اور بے تدبیر اور بی ہوش  
اگر بندہ بار بار بر سر برد  
اگر کوئی بندہ سر پہ ہرچہ اور ٹھانڈے  
وراندہم کہ حالش دگرگون شود  
جو وقت اوسکا حال بدلے گا  
غم و شادمانی ٹانڈ و لیک  
غلم اور خوشی کچھ نہیں رہتی مگر  
کرم پامی دار و نہ وہیم و سخت  
سختی ہی ہے رہتی ہے نتائج سخت  
مکن تکیہ بر ملک و جاہ و چشم  
ملک اور زندا و رشکر بہرہ و سنا ذکر  
زرافشان چو دنیا بخواہی گذشت  
لٹاے اگر دنیا چھوڑتا ہی ہے

غم انو خاطرش رخت کیسو نہاد  
غلم او کے دل کا بالکل رجانا رہا  
بکیش بار تیسار و خود را کش  
غلم کھا اور آپ کو ہلاک نہ کر  
وگر سر با وج فلک بر برد  
اور سر بلندی آسمان تک اٹھا دے یعنی خود اور جو مال نہ  
بمگر از سرش بہر و بیرون شود  
مرنے پر دو وزن سر سے اتر جائیگے  
جز اسی عمل ماند و نام نیک  
اعمال کا عمن اور نیک بنام رہتا ہے  
بدہ کر تو این ماند اسی کی بخت  
سخت و کثیرے بدلے کی بخت ہی باقی رہیگا  
کہ پیش از تو بو دست و بعد از تو ہم  
کہ تجھے چھل بھی تھا اور بعد ترے بھی گا  
کہ سعدی در افشا ندر گزشت داشت  
کیونکہ سعدی نے اپنا کلام مثل موتی کے لٹا یا کر دیا تھا

### حکایت

حکایت کنند از جفا گسری  
لوگ ایک ظالم کا ذکر کر سقین  
و سا پام اور روز مردم چو شام  
اور کے زمانہ کی یاد دل میں شام کے متناہی نہ کر  
ہمہ روز نیکان از و در بلا  
اوسکے سب دن بھر اچھے آدمی تکلیف میں تھے  
گروہی بر شیخ آن روزگار  
تھوڑا آدمی اوس وقت کے کسی بزرگ کے سامنے  
کہ اے پیر و انامی فرخندہ را  
کہ اے بزرگ عقل مند مبارک عقل

کہ فرماند ہی داشت بر کشوری  
کہ وہ ایک شخص کا مالک تھا  
خبل ز بیم او خواب مردم حرام  
رات کو اس کے گناہے نہیں  
بشب دست باکان از و بردعا  
رات کو پاگل لوگوں کا ہتھوڑا کے واسطے بندھا  
ز دست سنگر گزشتند دار  
اوس ظالم سے تنگ ہو کر روئے گئے  
بگو این جوان اتہمیل از خداے  
کہ اس جوان کو نصیحت کر خدا سے ہے

یہ کہ  
جو وقت پہنچا ہوا  
کہ اسی نفس بے عقل اور بے تدبیر اور بی ہوش  
اگر بندہ بار بار بر سر برد  
اگر کوئی بندہ سر پہ ہرچہ اور ٹھانڈے  
وراندہم کہ حالش دگرگون شود  
جو وقت اوسکا حال بدلے گا  
غم و شادمانی ٹانڈ و لیک  
غلم اور خوشی کچھ نہیں رہتی مگر  
کرم پامی دار و نہ وہیم و سخت  
سختی ہی ہے رہتی ہے نتائج سخت  
مکن تکیہ بر ملک و جاہ و چشم  
ملک اور زندا و رشکر بہرہ و سنا ذکر  
زرافشان چو دنیا بخواہی گذشت  
لٹاے اگر دنیا چھوڑتا ہی ہے





اگر پیل زوری و گر شیر جنگ  
اگر تیری طاقت تھی ہی اور کچھ شمشیر کا سا ہو  
چو دست از ہمہ جلیتی گزشت  
جب با تہ سب ند بیرون سے کو تہا ہو جائے  
اگر صلح خواہد عدو سر پیچ  
اگر دشمن صلح چاہے تو انکار نہ کر  
کہ گروے بہ بند و درکارزار  
کیونکہ اگر وہ لڑائی سے باز آئیگا  
و روپا می جنگ آوے و در رکاب  
اور اگر وہ مقابلہ کے واسطے سوار ہوگا  
تو ہم جنگ اباش چون فتنہ ٹھٹھٹ  
تو بھی لڑائی پر آمادہ ہو جب فساد ہو  
چو با سفلہ کوئی بہ لطف و خوشی  
اگر کہینہ سے طاقت اور خوشی سے گفتگو ہوگی  
چو دشمن در آید لعجز از دست  
جب دشمن عاجز ہو کر نرسد و ایچہ حاضر ہو  
چو ز نہار خواہد گرم پیش کن  
اگر بنا دہائے تو بخشش آستین ہار کر  
ز تہ پیر پیر کن بر مکر و  
بڑھ جان کی تہ پیر سے انکار نہ کر  
در آ رہند بنیاد و زمین نیامی  
کاشنہ کی جڑ کو بالکل نکال سکتے ہیں  
بندیش در قلب ہیما مفر  
لڑائی میں جاملنے کی راہ بھی تجویز کرے  
چو بینی کہ لشکر ز ہم دست داد  
جب دیکھ کہ لشکر عاجز ہو کے پریشان ہو گیا  
اگر تیر کنارے بر لٹن بجوش  
اگر کنارے پر ہو تو نکل جا

بزدلیک من صلح بہتر ز جنگ  
مگر میرے نزدیک صلح لڑائی سے بہتر ہے  
حلاست بردن ہمشیر دست  
اوسوقت تلوار با تہ میں اوٹھانا درست ہو  
و گر جنگ جو پستان بر پیچ  
اور اگر مقابلہ کرے تو متنبہ نہ ہو  
ترا قدر و ہیبت شود دیکھنا  
تیری قدر اور ہیبت ایک حصہ سے ہزار حصہ ہو جائیگی  
نخواہد بخشش از تو دا و ر حساب  
خدا تجھے قیامت کے دن خون کا حساب دلیگا  
کہ بر کہینہ و ر عمر بانی خطاست  
کیونکہ فساد ہی بہ مہربانی گناہ ہے  
فزون گردوشش کہ گردوشش  
تو اسکو غور اور سمجھ نہ پا رہ ہوگا  
ہد ر کن نزول کین و شتم از سرت  
دل سے لعین اور سر سے عصا نکال دال  
بہ بخشش و از کرش اندیشہ کن  
بخشش کر اور ادائے کر سے ڈٹنا رہ  
کہ کار آرمودہ بود سا نخورد  
کیونکہ بڑھا تجربہ کار ہوتا ہے  
جو انان ہمشیر و پیران برای  
جو ان تلوار کے زور سے اور پیرے عقل سے  
چہ وانی کر آن کہ باشد ظفر  
کیا معلوم کہ کسکو فتح نصیب ہو  
بہ تنہا مدہ جان شیرین بیاد  
ایکلا تو جان شیرین بر باد کر  
و گر در میان لبس دشمن بپوش  
اور اگر در میان ہیں تو دشمن کا لباس پہنے انہیں لہا

اگر تیری طاقت تھی ہی اور کچھ شمشیر کا سا ہو  
چو دست از ہمہ جلیتی گزشت  
جب با تہ سب ند بیرون سے کو تہا ہو جائے  
اگر صلح خواہد عدو سر پیچ  
اگر دشمن صلح چاہے تو انکار نہ کر  
کہ گروے بہ بند و درکارزار  
کیونکہ اگر وہ لڑائی سے باز آئیگا  
و روپا می جنگ آوے و در رکاب  
اور اگر وہ مقابلہ کے واسطے سوار ہوگا  
تو ہم جنگ اباش چون فتنہ ٹھٹھٹ  
تو بھی لڑائی پر آمادہ ہو جب فساد ہو  
چو با سفلہ کوئی بہ لطف و خوشی  
اگر کہینہ سے طاقت اور خوشی سے گفتگو ہوگی  
چو دشمن در آید لعجز از دست  
جب دشمن عاجز ہو کر نرسد و ایچہ حاضر ہو  
چو ز نہار خواہد گرم پیش کن  
اگر بنا دہائے تو بخشش آستین ہار کر  
ز تہ پیر پیر کن بر مکر و  
بڑھ جان کی تہ پیر سے انکار نہ کر  
در آ رہند بنیاد و زمین نیامی  
کاشنہ کی جڑ کو بالکل نکال سکتے ہیں  
بندیش در قلب ہیما مفر  
لڑائی میں جاملنے کی راہ بھی تجویز کرے  
چو بینی کہ لشکر ز ہم دست داد  
جب دیکھ کہ لشکر عاجز ہو کے پریشان ہو گیا  
اگر تیر کنارے بر لٹن بجوش  
اگر کنارے پر ہو تو نکل جا



وگر خود ہزار می و دشمن دوست  
 اگر تو ہزار جو اور دشمن دو ہون  
 شب تیرہ پنج سوار از کمین  
 اندیری رات میں تھات سے گئے پچاس سوار  
 چو خواہی بریدن بشب را ہما  
 جب رات کو سنبھل چلنا ہو  
 میان دو لشکر چو کپڑہ راند  
 دو لشکر کو جتن جو ایک روز برآمد و تاسہ  
 تو آسودہ بر لشکر ماندہ زن  
 جو آسمان کے ٹکے ٹکے پر چمکے  
 چو دشمن شکستی میفلک شلم  
 جب دشمن کو شکست تو اپنے نشان لکھنے رکھ  
 بسے در قفای ہزیمت مران  
 جہاں گے ہو سو کا پیچھا بہت نہ کر  
 ہوا مینی از گرد پیکر چو نیخ  
 روانی میں دو ایک بار جو بدل کپڑے لگا آتا ہے  
 بد نہال غارت نراند سپاہ  
 واسطے لٹنے کے سپاہ نہ بیچنا چاہیے  
 سپہرائی گھبانی شہر پار  
 سپاہی کو بادشاہ کی نگہ سبانی

چو شب شد در اقلیم دشمن ہست  
 مگر جب رات ہو دشمن کے ملک میں دشمن  
 چو پانصد بشوکت بدروز میں  
 شلہ پانچ سو بیس چوبیس جنگ زمین کا پتی ہے  
 حذر کن نخست از کمینگا ہما  
 پہلے کمینگا ہون سے احتیاط کرنا چاہیے  
 سر پہچمہ زور مندش نماند  
 اس کے پیچہ کا زور باقی نہیں رہتا پچھٹک جاتا ہے  
 کہ نادان ستم کر دہر خوشن  
 کیونکہ نادان اپنے اوپر آپ علم کرتا ہے  
 کہ بازش نیاید جراثیم  
 کیونکہ شاید اس کا زخم پھر بھر جائے  
 نیاید کہ دور افتہ از پاوران  
 کیونکہ ایسا نوک تونے بدگمان ہے چھٹا جے  
 بکیر نہ گردت نہروپین و تیغ  
 وہ توج ہوتی ہے جو دفنہ پڑو و لو اسے بکیر نہ  
 کہ خالی بماند پس پشت شاہ  
 کیونکہ بادشاہ کی پشت خالی ہو جائیگی  
 بہ از جنگ در حلقہ کارزار  
 میدان جنگ میں لڑائی سے مقدم ہے

گفتار اندر نوحہ لشکریان  
 قول لشکر کی برورش کے بیان میں

دلاور کہ بارے کے متور نمود  
 کسی جو انہرو نے اگر یکبار بارہی دکھلائی  
 کہ بارہ در دل مند بر ہلاک  
 کیونکہ دوسری بار جان دشمن کو تیار ہوگا  
 سپاہی در آسوی خوش ہار  
 سپاہی کو اطمینان کے وقت میں خوش رکھ

باید بقدر کشل اندر فرود  
 اس کا مرتب ہونا چاہیے  
 ندارہ ز پیکار یا جوج ہار  
 یا جوج کے مقابلہ سے بھی نہ ڈرے گا  
 کہ در حالت سختی آید ہار  
 تاکہ سختی کی حالت میں کام آئے

نہیں کی شکست  
 ہوا سارے  
 فارغ ہو جائیے  
 کہ پانچوں کو  
 سنبھل چلنا ہو  
 اندیشہ رات  
 کسی علم میں  
 تیرہ سو  
 سپاہی  
 ہوا مینی  
 روانی میں  
 بد نہال  
 واسطے  
 سپاہی  
 گفتار  
 قول  
 دلاور  
 کہ بارہ  
 در دل  
 مند بر  
 ہلاک  
 کیونکہ  
 دوسری  
 بار جان  
 دشمن کو  
 تیار ہوگا  
 سپاہی  
 در آسوی  
 خوش ہار  
 سپاہی  
 کو اطمینان  
 کے وقت میں  
 خوش رکھ

کنون دست مروان جنگی ہوں  
 اسوقت جو اندون کی خاطر  
 سپاہی کہ کارش نباشد بہرگ  
 جس سپاہی کا ساز و سامان درست نہو  
 نواحی ملک از کف بدسگال  
 ملک کے اطراف دشمنوں کے ہاتھوں سے  
 ملک را بود پرعدو دست چہ  
 وہ بادشاہ ہمیشہ دشمن پرغالب رہیگا  
 بہامی سرخویشتن میخورد  
 اپنے سر کی قیمت لیتا ہے  
 چو دارند گنج از سپاہی دریغ  
 جب خزانہ کو سپاہی سے دریغ کریگے  
 چہ مروی کند در صفت کارزار  
 میدان جنگ میں کیا جو اندری کریگا

نہ انگہ کہ دشمن فروگفت کوس  
 نہ کہ جسوقت دشمن ملے لڑائی کیواسطے تقارہ بجا یا  
 چرا دل بند روز میجا بہرگ  
 کیون لڑائی کے دن جان دینے پرستند ہوگا  
 بلشکر نگہد از و لشکر ہمال  
 لشکر کی مدد سے بچا اور لشکر کو مال سے  
 چو لشکر دل آسودہ باشند ویر  
 نہکا لشکر آرام اور آسودگی میں ہوگا  
 نہ انصاف باشند کہ سختی برد  
 پس انصاف نہیں کہ سختی سے بہرگے  
 دریغ آیدش دست بردون بہ تیغ  
 تودہ تلوار اٹھانے میں کوتاہی کریگا  
 چو دستش تہی باشد و کارزار  
 جس سپاہی کا ہاتھ تالی جو اور بچے حال ہو

گفتار  
 قول

بہر پیکار دشمن دلیران فرست  
 دشمن کے مقابلہ پر بہادریوں کو روانہ کر  
 برای جہان دیدگان کارکن  
 تجربہ کاروں کی رائے سے کام کر  
 مترسل از جوانان شمشیر زن  
 لڑنے والے جوانوں سے ڈرنا چاہیے  
 جوانان بیل فلن و شیر گیر  
 جوان زبردست اور بہادر  
 خرومند باشند جہان دیدہ مرو  
 جہان دیدہ آدمی بڑا عقلت ہوتا ہو  
 جوانان شایستہ بہجت و  
 جوان لائق نصیبہ و

ہنربران بناورد شیران فرست  
 شیروں کے مقابلہ میں شیروں کو بھیجا جائیے  
 کہ صید آرمودست گرگ کہن  
 کیونکہ پرانا بھڑا شکار کی خوب تدبیروں جانتا ہو  
 حذر کن ز پیران بسیار فن  
 بلکہ مکار بڑھون سے ڈرنا چاہیے  
 ندانند وستان رو باہر  
 بڑھی لو کہ می کے کر نہیں جانتے  
 کہ بسیار گرم آرمودست و مرد  
 کیونکہ بہت گرم اور کسر و آزمائے رہتا ہو  
 ز گفتار پیران نہ پیچیدہ  
 بڑھون کے قول مان لیتے ہیں

۱۷  
 اس وقت کے زمانے  
 میں فوج  
 میں جانتا تھا  
 اور غلام دار  
 کرنا چاہیے  
 جنگ کے وقت  
 جس قدر طاقت  
 سب جگہ سے  
 نہ فرستنی  
 جہاں جگہ  
 اس وقت کے  
 مقابلہ کرنا چاہیے  
 جس قدر فوج  
 فوج کی ہر اس  
 پہنچے خوب بادشاہ  
 اس فوج کی ایسی  
 سارے فوج میں پیشہ  
 تیار کیا بہتوں کی  
 صلاح کاروائی کام  
 کیونکہ

اگر ملک باید آراسته  
اگر سلطنت تو سر آباد چاہتا ہے  
سپر را مکن پیشیر و جز کسے  
سپر کا سر وار اوس شخص کو کہ ناچاہیے  
متا بد سنگ صید رواز پلنگ  
شکاری کتا چیتے کے مقابلے سے نہیں ہٹتا  
چو پروردہ باشد سپر و رشکار  
جب لڑکے بے رشکار ہی میں پرورش پائی ہو  
بجستی و بختی و آماج و کوکے  
کشتی اور رشکار اور نشانہ اور گیند کیلئے سے  
مگر تا بہ پروردہ و عیش و ناز  
حامی میں چنے انعام اور عیش پرورش پائی ہو  
دو مردوش نشانہ بر پشت زین  
دو مرد جسکو زین پر سوار کریں  
یکم را کہ دیدمی تو در جنگ پشت  
جس شخص کو تونے لڑائی میں بھاگتے ہو دیکھا  
مخت بہ از مرد و شمشیر زن  
بجولڑا اوس سپاہی سے بہتر ہے

مدہ کار معظم ہونا ستہ  
تو عسیدہ کام جو انون کو ندے  
کہ در جنگہا بودہ باشد بے  
جو اکثر لڑائیوں میں رہا ہو  
ز رو بہ مرد شیر نادیدہ جنگ  
شیر کی جتنے بھی لڑائی نہ کی ہو کھڑی سے جگتا ہو  
نترسد چو پیش آیدش کارزار  
تو لڑائی کے میدان میں کبھی ڈوگرگا  
ولاور شود مرد پر خاش جوے  
سپاہی بہادر ہوتا ہے  
برنجہد چو بسند در جنگ باز  
وہ لڑائی دیکھ کے ڈرے گا  
بودش ز ند کو دی ہرز میں  
اوسکو ایک لڑکا دینا مارے گا  
بکش گردو در مصافش نکشت  
تو اسے مار ڈال اگر دشمن نے اسے نہیں مارا  
کہ روز و غا سر بتا بد جو زن  
جو لڑائی کے دن عورتوں کی طرح بھاگ کھڑا ہو

حکایت

نصہ

چہ خوش گفت گر گین بفرزند خویش  
گر گین سے اپنے لڑکے سے کیا اچھی بات کہی  
اگر چون زنان جست خواهی کریز  
اگر عورتوں کی طرح بھاگنے کا ارادہ ہو  
سوار می کہ بنمود در جنگ پشت  
جب سوار نے لڑائی میں پیچھے دکھائی  
توور نیاید مگر زنان و دیار  
بہادری نہیں ہوتی مگر اودن دوستوں نے

چو قربان پرگار رست و کیش  
جب اوسے لڑائی کے واسطے تیر و تیش نکالا  
مرو آب مردان جنگے مرز  
سجاد اور بھادرون کی راہرو نہ مشا  
نہ خود را کہ نام آوران را پشت  
آپ کو نہیں بلکہ سب بھادرون کو ہلاک کیا  
کہ آفتند در حلقہ کارزار  
جو لڑائی کے حلقہ میں ہنس جاتے ہیں

سلطنت کا احکام  
یہ لڑکے جو بچے ہوتے  
پرورش پائے جاتے ہیں  
کشتی اور رشکار  
بجستی اور کشتی  
کشتی اور رشکار اور نشانہ اور گیند کیلئے سے  
مگر تا بہ پروردہ و عیش و ناز  
حامی میں چنے انعام اور عیش پرورش پائی ہو  
دو مردوش نشانہ بر پشت زین  
دو مرد جسکو زین پر سوار کریں  
یکم را کہ دیدمی تو در جنگ پشت  
جس شخص کو تونے لڑائی میں بھاگتے ہو دیکھا  
مخت بہ از مرد و شمشیر زن  
بجولڑا اوس سپاہی سے بہتر ہے







قلندارو آن شوخ در کیسہ در  
 رہ جالاک نیلی کے موتی بچاتا ہے  
 سپاہی کہ مہمی شود در امیر  
 جو سپاہی کسی رگیں کا گنگار ہو  
 نہ انت سالار خود را سپاس  
 اپنے اپنے سردار کی شکر گزاری نہیں کی  
 بسوگند و عہد استوارش مدار  
 ار کے اقرار اور قسم کا رستبار نہ کر  
 نو آموز را ریمان کن دراز  
 نئے پکھنے والے کو مہلت دے  
 چو اقلیم دشمن بچنگ و حصار  
 جب دشمن کا ملک اور قلعہ

کہ بندی چو دندان بخون دربرد  
کہ قیدی چو بخت کی اور خون ملک کھایا  
چو بر کنڈی از دست دشمن درار  
چو دشمن کا ملک فتح کیا تو قبضہ کر  
کہ گر باز کو بد در کارزار  
کیونکہ اگر پھسر مقابلہ کریگا  
وگر شہریان را رسانی گزند  
اور اگر تو غر والوں کو صدمہ پہونچا تا ہے  
مکو دشمن تیغ زن بر در دست  
نکد کہ دشمن مار نیوالاد واز سے برہر  
بتدیر جنگ بداندیش کوش  
دشمن کی روانی کی تدبیر میں مشغول رہ  
منہ در میان راز با ہر کسے  
بصد ہر شخص سے ظاہر نہ کیا کر  
سکندر کہ با شریان حرب و شست  
سکندر جب یورپ والوں کا مقابلہ کرتا تھا

کہ بیسند ہمہ خلق را کیسہ بر  
 جو تمام عالم کو گرہ کاٹ بیچتا ہوں  
 وراثت تو انی بجدست گیر  
 جہان تک ممکن ہو اوسے کوئی خدمت نہ  
 ترا ہم ندانند ز عذرش ہر اس  
 تیری بھی نہ کریگا او کی پیوائی سے ڈرنا  
 نگہبان بہان بر و بر گمار  
 پوشیدہ ایک نگہبان او سپہ مقرر کر  
 نہ بگسل کہ دیگر پیش باز  
 قطع مرث نہ کر ندین تیرے پاس کھڑا بھی ہوگا  
 بگیر می بز دنیا نش سپار  
 لڑائی سے بچ گیا تو روانے کیو نہ کو دے  
 ز خلق قوم بد او گر خون خور و  
 وہ عالم کی شہزاد گردن کا خون چوس لینے  
 رعیت بسا مان ترا زوی مدار  
 اور رعیت کو اوس سے زیادہ آرام سے کہ  
 بر آرندهام از دماغش دبار  
 تو رعیت ہی او اسکا مغز نکال لی  
 در شہر بر روے دشمن بلند  
 تو شہر کا دروازہ دشمن کیواسطہ بند نہ سمجھ  
 کہ ہباز دشمن شہر اندر ست  
 کیونکہ شریک دشمن کا شہر تین موجود ہے  
 مصالح بندیش و نیت پوش  
 مصلحت سوچنا کہ ار اپنی نیت ظاہر نہ کر  
 کہ جاسوس ہم کا سہ دیدم بسے  
 کیونکہ شہر تین جاسوسوں کا معصبت دیکھا ہے  
 در خیمہ کو نید در غرب داشت  
 کہتے ہیں کہ غیبہ کا منہ بچھم کی طرف دکھاتا تھا

[illegible]



جو ہمیں نزلستان خواست شد  
بہ بہ سنے نزلستان بر جز عالی کرنا چاہی  
اگر تیرے تو داند کہ غزم تو چیست  
اگر تیرے سو کوئی تیرا ارادہ جان جاے  
کر مکن نہ پر خاش و کین آوری  
بخشش کر نہ لڑائی اور نساد  
چو کار می بر آید بلطف و خوشی  
جب کوئی کام مر بانی اور خوشی سے ہو جاے  
نخواہی کہ باشد دست درومند  
اگر تو چاہتا ہے کہ مجھے بچ نو  
بلا ز تو توانا باشد سپاہ  
توت سے سپاہ زبردست نہیں ہوتی  
و عاے ضعیفان امیدوار  
صنعت امیدواروں کی دعا  
ہر انکہ استعانت بدرویش برد  
جس شخص نے فقیروں سے مدد طلب کی

چپ آوازہ افگندہ درست شد  
بائیں طرف مشہور کیا اور دہلہ طرے سے گیا  
بران راعی دانش بایدر چیست  
ایسی عقل اور بہتد بہر پر اسوس ہے  
کہ عالم بزم پر نکین آورے  
کیونکہ تمام عالم تیری ملکیت ہے بچے بچے فقیرین ہوگا  
چہ حاجت بہ تند می و گرد و بخشی  
تو غصے اور طرد کی کیا ضرورت ہو  
دل درو مندان بر آور زبند  
تو رنجیدہ دلون کے بچ کو دین کر  
بروہمت از ناتوانان بجواہ  
جا اور نیکو سے ہمت طلب کراؤ تا خیر جاہ  
ز بازوی مرومی بہ آید بکار  
جو مزدور سے زیادہ کام آتی ہو  
اگر بافریدون زوا ز پیش برد  
اگر فریدون سے بھی مقابل کیا غالب ہوا

## باب دوم در احسان

دوسرا باب احسان کے بیان میں

اگر ہو شمنندی مننے گرامی  
اگر عقلمند ہے تو نیک عادت اختیار کر  
کر دانش وجود و تقویٰ نمود  
جس میں عقل و بخشش اور پرہیز گاری میں  
کسی سپدا آسودہ در زیر کل  
دو ٹھوس آرام سسر تبرہ میں سوتا ہے  
غم خویش در زندگی خور کہ خویش  
انہی نگاہی زہریلی ہی میں کرے کیونکہ عزیز  
ز رفعت انون بدہ کانست  
جو کچھ دنیا ہو دے ہے تیرے اختیار میں ہے

کہ معنی ز صورت بماند بجامی  
کہ باطن ظاہر سے قائم ہوتا ہے  
بصورت درش بیع معنی نمود  
اوسکی صورت کے کچھ معنی نہیں ہوئے عقلی نقش و وار کے ہو  
کہ خشنود و مروت آسودہ دل  
جسک باعث سے خلق آرام میں رہی ہو  
بمردہ پیر داند از حرص خویش  
بسیب طبع کے مروت کے کچھ خبر نہیں لینے  
کہ بیدست بیرون ز فرمانست  
بعد مرنے کے تیرے اختیار سے باہر ہوگا

اگر ہو شمنندی مننے گرامی  
اگر عقلمند ہے تو نیک عادت اختیار کر  
کر دانش وجود و تقویٰ نمود  
جس میں عقل و بخشش اور پرہیز گاری میں  
کسی سپدا آسودہ در زیر کل  
دو ٹھوس آرام سسر تبرہ میں سوتا ہے  
غم خویش در زندگی خور کہ خویش  
انہی نگاہی زہریلی ہی میں کرے کیونکہ عزیز  
ز رفعت انون بدہ کانست  
جو کچھ دنیا ہو دے ہے تیرے اختیار میں ہے

نخواہی کہ باشی پرانندہ دل  
 اگر تو چاہتا ہے کہ میں پریشان نہوں  
 پریشان کن امروز گنجینہ حیات  
 آج خزانہ پھرتی سے تقسیم کر  
 تو با خود بچہ توشتہ خوشتر کن  
 اپنا خوشہ تو اپنے ساتھ لے لے  
 کسے گوے دولت ز دنیا برو  
 و غنم دولت دنیا کی بازی جیتا  
 بغنم خوارگی جز سرانگشت من  
 غنم خوارسی سے کوئی اپنی پودوں کے سوا  
 مکن برکت دست نہ بہر جہ ہست  
 بخل نہ کر جو کچھ تیرے پاس ہو ہاتھ پر رکھ دے  
 بیوشیدن ستر درویش کوش  
 فقیروں کی پردہ پوشی میں کوشش کر  
 اگر دان غریب زورت بی نصیب  
 غریب کو اپنے دروازے سے ایسے نہ بھیر  
 بزرگے رسانند بجماع خیر  
 وہ بزرگ محتاجوں کے ساتھ نیکی کر لیا  
 بحال دل خستگان درنگر  
 عاجزون کے مال کی خبر لے  
 فروماندگان زار و زون شاد کن  
 غریبوں کا دل خوش رکھ  
 نخواہی ہندہ بر در دیگران  
 اگر تو کسی کا محتاج نہ بن

پرانندگان راز خاطر مسل  
 تو مصیبت زدوں کو دل سے نہ بھلا  
 کہ فردا کلیدش نہ در دست تست  
 کیونکہ کل اوٹکی کبھی تیرے پاس نہ رہیگی  
 کہ شفقت نیاید ز فرزند و زان  
 کہ فرزند اور عورت کہاں شفقت کرنے ہیں  
 کہ با خود نصیبے بعقبے برو  
 جو اپنا حصہ اپنے ساتھ لے لیا  
 شخارو کسی در جہان پشت من  
 میرے پیچھے تک کھلائے والا نہیں  
 کہ فردا بدنمان برمی پشت و ست  
 ایسا نہ کہ کلامتہ کی چیز دانتوش کا ٹنا پیڑے  
 کہ ستر خدایت بود پردہ پوش  
 تاکہ خدا بر تیری پردہ پوشی کرے  
 مبادا کہ لرزدی بدر پا غریب  
 شاید ایسا نہ کہ کچھ بھی غریب کو کسی در و در کاٹنا پڑے  
 کہ ترسد کہ محتاج گرد و تغییر  
 جو درنگا کہ میں بھی کبھی محتاج نہ ہوں  
 کہ باری دل خستہ باشی مگر  
 کبھی شاید تو بھی دل خستہ ہو  
 ز روز فر و ماندگی یاد کن  
 اپنی غریبی کے دن کو یاد رکھ  
 بشکرانہ خواہندہ از در مران  
 تو خدا کا شکر کر اور کسی محتاج کا سوال نہ کر

گفتار اندر نواختن قیام و رحمت بحالیشان

غبار ریش بیفشان خاکش بکن  
 او کے جسم کی گرد جھاڑ اور تکلیف دفع کر  
 بود تازہ بی بیج ہرگز درخت  
 بھلا کہیں بھڑکے جی درخت ہر اجمار تھار

پد ز مردہ را سایہ بر سر فلک  
 پتھون پر شفقت کیا کر  
 ندانی چہ بودش فروماندہ سخت  
 کیا تو نہیں جانتا کہ اس میں کیسی باہمی ہوتی ہے

بلکہ سلمان  
 سزا زنت  
 تو بیٹا ساتھ  
 سلسلہ دعوت  
 کہ نہ ادا ہو  
 کہ تیری فکر  
 کہ ہولناکی  
 کہ جنت و دہان  
 تو سزا جھوٹا  
 او کا گناہ  
 اور سزا  
 کی کی  
 پتھون  
 بلکہ سلمان  
 سزا زنت  
 تو بیٹا ساتھ  
 سلسلہ دعوت  
 کہ نہ ادا ہو  
 کہ تیری فکر  
 کہ ہولناکی  
 کہ جنت و دہان  
 تو سزا جھوٹا  
 او کا گناہ  
 اور سزا  
 کی کی  
 پتھون

چو بینی قیمی سر افکندہ پیش  
جب کسی قیم بچہ کو سر جھکائے دیکھے تو  
قیم ار بکرید کہ نازش خس خرد  
اگر قیم روئے کو ن او سکو بجلائے  
الائمانگرید کہ عرش عظم  
خبردار روئے نہ پائے کہ عرش مطہ  
بر حمت مہن آبش از دیدہ پاک  
رحم کر کے او سکی آکھ سے آنسو پونحو  
اگر سایہ خود برت از سرش  
اگر او سکی باپ کا سایہ او سکی سر سے اوٹھ گیا  
من انکہ سر جو رو د شتم  
یہ سے سر بر او برت تاج رسا  
اگر بر وجودم شستی مگس  
اگر بر جسمم برمی نیر جانی بینی زرا بھی کلین ہوں  
نہون اگر برندان بر ندم اسیر  
ابا اگر مجھے گرفتار کر کے قید کر دین  
مرا باشد از درد و طفلان بر  
یہ سے دلے کوئی قیم بچوں کا درد دوسرے

مدہ بوسہ برومی فرزند خویش  
تو اپنے لٹکے کے منہ پر بوسہ دے  
وگر خشم گیرد کہ بارش برد  
اگر وہ چلے کن او سکا دو لار کرے  
بلرز دے سے چون بگرید قیم  
قیم کے روئے سے کا پچا ہے  
بہ شفقت بیفشانش از چہرہ خاک  
پیار سے اس کے چہرہ کو گرد جھاڑ دے  
تو در سایہ خویشتن پرورش  
تو اپنی حمایت میں او سکی پرورش کر  
کہ سر در کنار پدر د شتم  
جب میرا سر باپ کی گود میں رسا  
پریشان شد می خاطر چند کس  
تو سارے مگر کادل پریشان ہوتا  
نباشد کس از دو ستانم نصیر  
تو بھی یہ سے دوستوں میں سے کوئی بدو کرے گا  
کہ در کھلے از سر برتسم پدر  
کیونکہ بچپن میں میرا باپ مر گیا

### حکایت درمخبرہ نلوکاری

ذکر نیک اعمال کے عوض میں

کشتی دید در خواب صدر جند  
ایک شخص نے غمخ کے بادشاہ کو خواب میں دیکھا  
ہی گفت در روضہ نامی حمید  
باغ میں پھرتا تھا اور یہ کہتا تھا  
مشو تا توانی ز رحمت بری  
جنگ ہو سکے رحمت پھوڑ  
چو انعام کردی مشو خود پرست  
انعام دیکر مغرور نہونا چاہیے

کہ خاری ز پائے قیمی بکند  
کہاں دے ایک قیم کے پیر کا لٹکا تھا  
کز ان خاری بر من چہ کھا و مید  
کہ اوں کاٹنے سے میرا واسطے کیا کیا چول کھلے  
کہ رحمت برتت چو رحمت بری  
کیونکہ اگر تو رحم کرے گا تو سب مجھ پر رحم کرے گا  
کہ من سرورم و دیگر می زیر دست  
کہ میں سردار ہوں اور لوگ خادم

ان قدر کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجور کھا رہا تھا۔ اس نے اس سے کہا: "تو یہ کھجور کھا رہا ہے؟" اس نے جواب دیا: "جی ہاں، میں کھجور کھا رہا ہوں۔" اس نے کہا: "تو یہ کھجور کھا رہا ہے؟" اس نے جواب دیا: "جی ہاں، میں کھجور کھا رہا ہوں۔" اس نے کہا: "تو یہ کھجور کھا رہا ہے؟" اس نے جواب دیا: "جی ہاں، میں کھجور کھا رہا ہوں۔"

اگر تیغ دورانش انداخت  
اگر چہ زمانہ کی تلوار سے آہستہ مار گرایا  
چو بینی دعا گوئی دولت ہزار  
جب دولت کے دماغ کو بہت ہون  
کہ چشم از تو دارند مردم بسی  
کہ تیرے امیدوار اور لوگ ہیں  
کرم خواندہ ام سیرت سروران  
بخشش کی مادہ تیرے بادشاہوں کی

نہ شمشیر دوران ہنوز آفت  
کیا تیرے واسطے زمانہ کی تلوار نہیں کھینچی ہوئی  
خداوند ارشاد شکر نعمت گزار  
تو خدا کی نعمت کا شکر کرنا چاہیے  
نہ تو چشم داری بدست کسی  
تو کہ کما محتاج نہیں  
غلط گفتہ اخلاق پیغمبران  
جوٹ کا پتہ بلکہ پیغمبر کی جہان نہیں ہیں

### حکایت در اخلاق پیغمبران

ذکر پیغمبروں کے اخلاق

تفہیم کہ ایک ہفتہ ابن اسبیل  
مین نے سنا ہے کہ ایک ہفتہ ایک مسافر  
ز فرخندہ خوبی بخوردی پکا  
سبارک حادث کہ سب سے بیکوین کھاتے تھے  
بیرون رفت ہر جانبی بگرہ  
ہر طرف دیکھتے ہوئے باہر نکل گئے  
پہنہا کیے در بیابان چو بید  
جنگل میں ایک شخص اکیلا یکیلج کا پتہ ہوا  
بدلہ ارشاد مر جہاں کی گفت  
بڑی دلداری کی اور دعا دے کے  
کہ امی چشمہا می مرام و مک  
کہ اسے میری آنکھوں کی پتلی  
نغمہ گفت و جہت و برداشت گام  
اچھا اکا اور خوش ہوا اور قدم بڑھایا  
رقیبان ہما سرای غلیل  
خلیل اللہ علیہ السلام کے گلیاؤں لنگر خانہ نے  
بفرمود و ترتیب کردند خوان  
حکم دیتے ہی دست خوان بھمایا

نیا مدبہا نرا سی خلیل  
حضرت خلیل علیہ السلام کے لنگر خانہ میں نہ آیا  
مکر بینوا کے در آید نہ راہ  
کہ شاید کوئی محتاج مسافر آجائے  
بر اطراف واوی نگرہ کرد و وید  
جنگل میں ہر طرف نگہ کی تو کیا دیکھا  
سر و مولیش از برف پیری سفید  
سر اور بال بڑھانے کی برمن سے سفید  
برسم کہ یہاں صلامی جفت  
کہ ہوں ایکیلج دعوت کا ریوتا دیا  
یکی مرومی کن بنان و نام  
ایک بار مدت سے نان و نمک سے اہول کر  
کہ دشت خلقتش علیہ السلام  
اس واسطے کہ ان کی عہدہ عادی بن جائیگا اور چلا  
بعزت نشانہ ند پیر ذلیل  
عزت کے ساتھ اوس ذلیل بڑھے کو چھایا  
نشتند بر ہر طرف ہلکان  
ہر طرف بول

مستند  
خلیل اللہ علیہ السلام  
ساتھ ہزار  
کوئی رو دنگ  
نہا جو دنگ  
دعوت کی  
بہرین ہوسکا  
مکان کی تلاش میں  
جنگل کو نکل گیا  
اس کی خوشامد  
اور اس کے  
تفہیم کہ ایک  
مین نے سنا ہے کہ  
ز فرخندہ خوبی  
سبارک حادث کہ  
بیرون رفت ہر  
ہر طرف دیکھتے  
پہنہا کیے در  
جنگل میں ایک  
بدلہ ارشاد مر  
بڑی دلداری کی  
کہ امی چشمہا  
کہ اسے میری  
نغمہ گفت و  
اچھا اکا اور  
رقیبان ہما  
خلیل اللہ علیہ  
بفرمود و  
حکم دیتے ہی

چو بسند احمد آغاز کردند جمع  
 بربری نے اندک نام لکھنا شروع کیا  
 چنین گفت اسی پیر پرینہ روز  
 عزت خلیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر بڑے نصیحت  
 نہ شریعت و فقیہ روزی خوری  
 رفہ نہیں ہے کہ کھانا کھائے وقت  
 بکفتا کی طرح طریقت بدست  
 کہا میں تیرا طریقہ اختیار نہیں کرتا  
 ہر انتہت پیغمبر نیک فال  
 پیغمبر نیک فال سمجھ گئے  
 بخوارسی بر اندیش چچ بیگانہ دید  
 بیگانہ پاکے او سے ذلت سے نکال دیا  
 شورش آمد از گردگار جلیل  
 حضرت چرخ علیہ السلام خداوندگار پیغام لائے  
 فاش دودہ صد سالہ روزی و جان  
 میں نے اس کو سو برس روزی اور جان دی  
 گراو میر و پیش آتش سجود  
 اگر وہ آگ کو سجود کرتا ہے

نیا مد ز پیشش حدیثی بسمع  
 جیسے سے کچھ اس کا ذکر دستا  
 چو پیران نمی بنیت صدق و سوز  
 بڑھون کی طرح میں بھین نرمی اور استی نہیں  
 کہ نام خداوند روزی برمی  
 رزق دینے والے کا نام نہ لے  
 کہ نشیدم از پیر آفر برست  
 اس سبب سے کہ میں نے پیر آفر پرست نہیں  
 کہ گبرست پیر تہہ بودہ حال  
 کہ پیر شان حال بڑھا گبر ہے  
 کہ منکر بود پیشش پاکان پلید  
 اس واسطے کہ پاکو نہیں نا پاک چھانین معلوم ہوتا  
 بہیبت طاعت کنان کا خیال  
 فہ لستے اور ملاحت کرتے ہو سے کہ ای خلیل  
 ترانفت آمد از دیک زمان  
 اور تجھ کو دم بھر میں اس سے نفرت ہو گئی  
 تو با پس حرامی برمی دست جود  
 تو تم کوین پیشش کا ہاتھ کوتاہ کرتا ہی

گفتارہ اندر احسان بامروم نیک و بد

احسان نیک اور بد آدمیوں کے بیان میں

گرہ بر سر بندہ احسان مزن  
 اس ہاتھ سے احسان کی نیلی پر ہزن  
 زبان میکت مرو تفسیر دان  
 تفسیر دان آدمی برا کرتے ہیں  
 کما عقل باشع شع قنوی و ہد  
 عقل کم شعاع کے ساتھ بھی کم نہیں دنیا  
 ولیکن تو بستان کہ صاحب خرد  
 کرتو مول سے کیونکہ عقل مند

کہ این رقی و شیدستان مکر و فن  
 کہ یہ سکار اور جیلہ گی اور دہ فریب اور دھوکا باز  
 کہ علم و ادب میفر و شد بنان  
 جو علم و ادب روٹی پر جھنڈاتے ہیں  
 کہ مرو خسرو دین بد نیادہد  
 کہ عقل مند دین کو دنیا کے عوض کھوئے  
 ازار زبان فروشان مرغبت خرد  
 سستی بچینی والوں سے خوشی سے بیخود

۱۔ یہ ساری باتیں احسان کے خلاف ہیں  
 ۲۔ یہ ساری باتیں احسان کے خلاف ہیں  
 ۳۔ یہ ساری باتیں احسان کے خلاف ہیں  
 ۴۔ یہ ساری باتیں احسان کے خلاف ہیں  
 ۵۔ یہ ساری باتیں احسان کے خلاف ہیں  
 ۶۔ یہ ساری باتیں احسان کے خلاف ہیں  
 ۷۔ یہ ساری باتیں احسان کے خلاف ہیں  
 ۸۔ یہ ساری باتیں احسان کے خلاف ہیں  
 ۹۔ یہ ساری باتیں احسان کے خلاف ہیں  
 ۱۰۔ یہ ساری باتیں احسان کے خلاف ہیں



اگر راست بود آنچه پنداشتم  
جو کچھ معلوم ہوا اگر سچ کتا تھا  
اگر شوخ چشمی و سالوس کرد  
اگر جالائی اور مکر کی  
کہ خود را نگہداشتم آبروی  
اس واسطے کہ میں نے اپنی آبرائی  
بدونیک را بذل کن سیم و زر  
نیک تر و دلون کو چاندی سونا تقسیم کر  
خاک آنکہ در صحبت عافیت لایان  
اجاودہ غرض جو قتلندون کی صحبت میں  
گرت عقل و رایت و تدبیر و ہوش  
اگر تھے عقل و شعور اور تدبیر اور ہوش ہو  
کہ اغلب درین شیوہ دار و مقال  
کہ اکثر ایسے ہی طریقہ پر گفتگو کرتا ہوں

ز خلق آبرویش نگہداشتم  
تو گو یا خلق میں نے اوسکی آبرو سہا ل کر  
اللاتا نہ پنداری افسوس کرد  
تو بھی افسوس نہ کرنا چاہیے  
ز دست چنان کر نیز یادہ گوی  
ایسے بیہودہ مسکارتے ہاتھ سے  
کہ این کسب خیرت و آن دفع شر  
کہ اس سے ثواب ہوتا ہے اور اس سے بلا تعلق ہو  
بیا موز و اخلاق صاحب بدلان  
صاحب بدلون کی کما دت سے بیکے  
بغزت کنی پس سعدی بگوش  
دل سے سعدی کی نصیحت سن  
نہ چشم و زلف و بنا گوش و خال  
نہ آنکہ اور زلف اور لہو و زلف کی تعریف میں

حکایت پیر مسک و فرزند جو احمد و

باب پنجم اور سنی بیٹے کا ذکر

یکی رفت و دنیا از ویادگار  
ایک شخص مرا اور دنیا یادگار چھوڑی  
نہ چون مسکان دست بر زر گرفت  
بخیلون کی طرح رو پیہ شمی میں نہیں دبا یا  
ز درویش جارا نامندی برش  
فقیروں سے کبھی اوسکا دروازہ خالی نہ رہتا  
دل خویش و بیگانہ خور سند کرد  
اپنے اور غریبوں کا دل خوش کیا  
علامت کنی نقش امی باد دست  
ایک علامت کہ نو لیسے اوسکا کہ اسے غفلت نہ  
بسالی توان خسرو من ندوتن  
سال بھر میں کمر باند جمع ہوتا ہے

خلعت بود صاحب دل ہوشیار  
اوسکا اوکا صاحب دل اور ہوشیار تھا  
چو آزادگان دست از بر گرفت  
بلکہ ۱۵۲ دون کی طرح ہاتھ لہو لدا  
مسافر بہمان ساری اندر ش  
مسافر اوسکے لنگر خانہ میں رہتے  
نہ بچون پیر سیم و زر ر بند کرد  
اپنے باپ کی طرح چاندی کا سونے کی نقاشی کیا  
بیکرہ پریشان سخن ہر صیت  
جو کچھ ہے کیبارگی بر باد کر  
بیک و مضموعی بود سوختن  
اسکو ایک دم میں جلادینا جو غریبی نہیں

اگر راست ہوتا تو کچھ معلوم ہوتا اگر سچ کتا تھا اگر شوخ چشمی و سالوس کرتا اگر جالائی اور مکر کی کہ خود را نگہداشتم آبروی اس واسطے کہ میں نے اپنی آبرائی بدونیک را بذل کن سیم و زر نیک تر و دلون کو چاندی سونا تقسیم کر خاک آنکہ در صحبت عافیت لایان اجاودہ غرض جو قتلندون کی صحبت میں گرت عقل و رایت و تدبیر و ہوش اگر تھے عقل و شعور اور تدبیر اور ہوش ہو کہ اغلب درین شیوہ دار و مقال کہ اکثر ایسے ہی طریقہ پر گفتگو کرتا ہوں







نہا ماس  
علیت کا  
ہر شخص کا  
کہ اسطرح  
مگر سے چلا  
مردم پر  
دور کت نماز  
اداکر متدارہ  
میں شیطاں  
سناؤ سناؤ  
دیکھو دیکھو  
کرنی کا بیٹھو  
وہ کچھ نہیں  
وہ نہایت  
وقت نہ پو  
دیکھو دیکھو  
میں کر دی  
کہ نہ جھوٹ  
چو نہ نہ  
دلاہ یہ نماز  
نہایت  
نہایت  
نہایت

بجٹاے کا نام کہ مروتی اند  
بجٹش کر کہ جو مرد خدا بین  
جو اندر اگر راست خواہی ولایت  
صاحب مروت در حقیقت ولی ہے

خریدار دکان بے روفی اند  
وہ دکان بے روفی سے مول لیتے ہیں  
کرم پیشہ شاہ مردان علیست  
سلاوت پیشہ حضرت علی شاہ مردان کا ہے

### حکایت

شہیدم کہ مردی براہ حجاز  
میں نے سنا ہے کہ ایک مرد حجاز کی راہ میں  
چنان کریم رو در طریق خداے  
راہ خدا میں اہل تیر و رشتہ  
با خرز و سواس خاطر پریش  
پریشان دل کے اندیشے سے آخر کو  
پہلے بیس اہل پس در چاہ رفت  
شیطان کے فریب کو نہیں گرا ای تباہ ہوا  
گرش حجت حق نہ در یافتی  
اگر خدا کی رحمت اوسکی مدد نہ کرتی  
کی ہاتھ از غیب آواز داد  
ایک پکا بندہ والے نے غیب سے آوازی  
منہندار اگر طاعتے کر دے  
اپنی عبادت پر گھمنڈ نہ کر  
باحسانی آسودہ گردن ولی  
احسان سے ایک دلو آرام ہو جائنا

بہر خطوہ کر دی دور کت نماز  
ہر قدم پر دور کت نماز پڑھتا تھا  
کہ خار مغیلاں نکندی ز پاے  
کہ بول کا کاٹنا بھی پر سے نہ نکالتا  
پسند آمدش در نظر کار خویش  
اوسے اپنا کام اچھا معلوم ہوا  
کہ نتوان ازین خوبتر راہ رفت  
کیونکہ وہ سمجھا کہ اسکی بہتر کوئی طریقہ نہیں  
غور و شش سر از جاوہر تافتی  
غور و شش سر از جاوہر تافتی  
کہ اسی پنجخت مبارک نہاد  
کہ اسے پنجخت مبارک ذات  
کہ منزلی بدین حضرت آور دے  
کہ اوسکی نگاہ کے لائق کوئی تحفہ لیکر حاضر ہوا کہ  
بہ از الف رکعت بہر منزلی  
ہر منزل پر ہزار رکعت نماز پڑھنے سے بہتر نہ

### حکایت

بہر ہنگ سلطان چنین گفت زن  
بادشاہی سپاہی سے اوکی بی بی نے یہ بان کہی  
بر و تاز خوانت نصیبی دہند  
جاتا کہ دسترخوان سے مجھے بھی حصہ دین

کہ خیز اسی مبارک در رزق زن  
کہ اسے بخواد راو ٹھکے روزی نکاش کر  
کہ فرزند گانت بستے در اند  
کہ تیرے لڑکے بھوکے ہیں











نہ دنیا کا دوش سپہ دل نہ دانگ  
اوس سپہ دل نے دنیا کا رنگ کچھ نہ دیا  
دل سائل از جو را و خون گرفت  
سائل کا دل و سکے سپہ خون ہو گیا  
تو اگر تر شروی باری چراست  
تو اگر تر شروی باری چراست  
بفرمود کو تہ نظر ترا غلام  
افس بھل سچ غلام کو حکم دیا  
بنارکون شکر پروردگار  
بنارکون شکر پروردگار  
بزرگیش سرور تباہی نہاد  
اوسکی تباہی ہو گئی  
شقاوت برہنہ نشاندش چو سیر  
کھینٹی نے بسن کی طرح دنگ  
نشاندش قضا بر سر از فاقہ خاک  
حکم نہاد کے فاقہ کی خاک ڈالنے پر غور کرے لگا  
سرپای مالش و گرگو نہ گشت  
بالکل حال اوسکا بدل گیا  
غلامش بدست کریمی قتا و  
اوسکا غلام ایک انداز کے ساتھ بکا  
بدیدار سکین آشفته حال  
رہ بریشان غریب کی صورت دیکھتے  
شبانگہ سچی بردش قمہ حبت  
راست کو اسکے دروازہ پر ایک شخص نے سوال کیا  
بفرمود صاحب نظر بندہ را  
اوس شخص اس نے اپنے غلام کو حکم دیا  
چونزدیک بروش زخوان بہرہ  
جب دسترخوان سے اوسکے واسطے صحن لیا



نگہ کرد مورے در ان غلہ دید  
غور کر کے ایک چینی کو اوس غلہ میں دیکھا  
ز رحمت بر و شب نیارست خفت  
رسم سے رات بھر نیند نہ آئی  
مروت نباشد کہ این مور ریش  
مروت نہیں کہ اس چینی پریشان کو  
درون پر انگدگان جمع وار  
پریشانوں کی دلیلی کرتا رہا  
چہ خوش گفت فردوسی پاک زاد  
فردوسی پاک ذات نے سر کیا بھی بات کہی ہو  
میا زار موری کہ دانہ شست  
دانہ اوتھا نیوالی چینی کو پریشانوں کو  
سیاہ اندرون باشد و سنگدل  
وہ شخص بر جسم اور سنگدل ہے  
مزن بر سر ناتوان ست زور  
مزدوروں کے سر پر زور سے ہاتھ نہ مار  
نہ بخشید بر حال پروانہ شمع  
شعین نے پروانہ کے حال پر رحم نہ کیا  
گرفتہ ز تو ناتوان تر بسی ست  
بے ناکا کا تجھے زیادہ کمزور بہت بہن

کہ سر گشتہ از ہر طرف میدوید  
کہ ہر شان ہر طرف دوڑتی تھی  
بما و اسی خود باز شل آورد و گفت  
اوس کے گھر پھر لاکے رکھا  
پراگندہ گرداغم از جای خویش  
اپنی جگہ سے اپریشان کر دیں  
کہ جمعیت ہشد از روزگار  
بلکہ تجھ کو زمانہ سے دلجمی حاصل ہو  
کہ رحمت بران تربت پاک باد  
خدا کی رحمت اوس کی پاک قسم پر ہو  
کہ جان بجز اردو جان شیرین شست  
اگر جان رکتی ہے اور جاق پر پاری ہوئی ہو  
کہ خواہد کہ موری شود و سنگدل  
جو ایک چینی کی پریشانی بھی چاہتا ہے  
کہ روزی بیالیش درافتی چو مور  
ایسا نہ کہ شاید تو بھی چینی کی طرح اوس کے پر کے پیچھے ہے  
نگہ کن کہ چون سوخت در پیش جمع  
دیکھو کہ مجمع میں کیونکر جلی  
توانا ترا ز تو ہم آخر کسی ست  
آخر تجھے کوئی از بدست بھی ہے

### گفتار اندر جو اندر می و مرقہ آن

قول جو اندر می اور اوس کے حوض میں

بخشای پس کرد می زاد و صید  
بخشش اور رحم کر کہ آدمی احسان سے تابع  
عدورا بالطف کردن بہ بند  
دشمن کی گردن خاطر داری سے جھکا دے  
چو دشمن کرم بیند و لطف وجود  
جب دشمن خاطر داری دیکھتا ہو

با احسان توان کرد و حشی بقید  
اور وحشی قید سے ہوتے ہیں  
کہ توان بریدن بہ تیغ این کند  
کیونکہ یہ کند تلوار سے بھی نہیں کٹ سکتی  
نیاید و گر خبث از و در وجود  
پھر یہی اوس سے ظاہر نہیں ہوتی

۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰



کلی روح بھی دید بدست و پامی  
ایک شخص نے ایک لوکری لہجی دیجی  
کہ چون زندگانی بسر میبرد  
کہ یکون کر زندگی بسر کرتی ہوگی  
مدین بود و ریش شوریدہ رنگ  
وہ عجیب اسی حیرت میں تھا  
شغال بچوں بخت را شیر خورو  
اوس گھنڈ بدبخت کو شیر لگایا  
وگر روز باز اتفاقے قناد  
دوسرے دن پھر ایسا ہی ہوا  
یقین مرد را دید سب زندہ کرد  
جب مرد نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تو یقین ہو گیا  
کہ زمین پس سب کچھ نشینم جو مرد  
کہ اب ایک گوشہ میں چپٹی کی طرح سے بیٹھا ہوں  
ز نخلان فرو بردہ چند ہی عجیب  
تھوڑے دن تک سر جھکائے گوشہ نشین رہا  
نہ بیگانہ تیار خورش نہ دوست  
نہ غصہ نے اوس پر رحم کیا نہ دوست نے  
جو صبرش نہ انداز ضعیفی و ہوش  
جب کمزوری کے سبب سے مبرا در ہوش نہا  
بروشیر درندہ باش امی و غل  
اسے دعا پڑھا تو شیر شکاری بن  
چنان سعی کن کرد تو ماند چو شیر  
ایسی گوشہ نشین کر کہ کبھی مجھے بھی نہ رہے  
چو شیران کر اگر دن فرہ است  
چونکہ شیر و ان کی طرح گردن سوتی ہو  
بچنگ آرو با دیگران نوش کن  
میت کر کے کما اور غریبوں کو دیکے کما

فرماند در صحن و لطف خداے  
اوس کو خدا کی رحمت اور صنعت پر حیرت ہوئی  
بدین دست و پا از کجا میخورد  
ان ہاتھ پر دینر کمان سے کمانی رہی ہوگی  
کہ شیریں در آمد شغالی بہ جنگ  
ناگاہ ایک شیر ایک گداز جنگل میں ناگہان ہوا  
بماند آپر و باہ از وسیر خورد  
چونچ رہا وہ لوکری نے آسودہ ہوئے لکھایا  
کہ روز می سان قوت و زش بداد  
کہ رزق دینے والے نے اوس کو روزی مقرب سے پہنچایا  
شد و تکیہ بر آفرینہ زندہ کرد  
پس وہاں سے چلا گیا اور خدا پر ہجو دسر کے بیٹھا  
کہ روز می بخورد و ند پیلان بزور  
کیونکہ ہاتھوں کی طاقت سے روزی نہیں ملتی  
کہ بخشنده روزی فرستد ز عیب  
کہ چھٹنے والا روزی عیب سے بچنے  
جو چنگش رگ و استخوان ماند و پوست  
چنگ کی طرح سے اوس کی کھینک دیکھ کر جان بڑھا گیا  
زدیوار محرابش آمد بگوش  
تو محراب کی دیوار سے اوس کو سنائی دیا  
میند از خود را چو روباه شل  
آگیا اپناچ لوکری کی طرح نہ بنا  
چو روبہ چہ باشی بوا ماند کسیر  
تو لوکری کی طرح پہنچ رہے تھے کیا آسودہ نہ بنا پاتا ہو  
گراقتد چو روبہ سہل زوی بہت  
اگر وہ لوکری کی طرح عاجز نہ ہوتا تو اوس سے کتا اچھا ہو  
نہ بغیر سہل دیگران گوش کن  
نہ اوروں کے جھوٹے ہر نظر لگا

اس کا بیان ہے کہ ایک شخص نے ایک لوکری لہجی دیجی کہ چون زندگانی بسر میبرد کہ یکون کر زندگی بسر کرتی ہوگی مدین بود و ریش شوریدہ رنگ وہ عجیب اسی حیرت میں تھا شغال بچوں بخت را شیر خورو اوس گھنڈ بدبخت کو شیر لگایا وگر روز باز اتفاقے قناد دوسرے دن پھر ایسا ہی ہوا یقین مرد را دید سب زندہ کرد جب مرد نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تو یقین ہو گیا کہ زمین پس سب کچھ نشینم جو مرد کہ اب ایک گوشہ میں چپٹی کی طرح سے بیٹھا ہوں ز نخلان فرو بردہ چند ہی عجیب تھوڑے دن تک سر جھکائے گوشہ نشین رہا نہ بیگانہ تیار خورش نہ دوست نہ غصہ نے اوس پر رحم کیا نہ دوست نے جو صبرش نہ انداز ضعیفی و ہوش جب کمزوری کے سبب سے مبرا در ہوش نہا بروشیر درندہ باش امی و غل اسے دعا پڑھا تو شیر شکاری بن چنان سعی کن کرد تو ماند چو شیر ایسی گوشہ نشین کر کہ کبھی مجھے بھی نہ رہے چو شیران کر اگر دن فرہ است چونکہ شیر و ان کی طرح گردن سوتی ہو بچنگ آرو با دیگران نوش کن میت کر کے کما اور غریبوں کو دیکے کما









بنوعی دگر رو سے وراہم نبود  
 اور کوئی فکر اور تدبیر بھی نہ بن پڑی  
 مروت ندیدم در آئین خویش  
 میں نے اپنے نامہ اور مروت کے ظلمات پایا  
 مرا نام باید در اقلیم فاش  
 مجھے دنیا میں نام کی شہرت درکار ہے  
 کسان آدم وادو و شریف و سب  
 آدمیوں کو رو بہ حکومت اور گھوڑا دیکر رخصت کیا  
 خبر شد بروم از جواہر و طی  
 جواہر ملے لینے جاہ کے امثال کی روم میں پھر ہوئی  
 ز حاتم بدین نکتہ راضی مشو  
 حاتم سے اس نکتہ اسباب پر خوشش ہو

جز این بسپ در بار گاہم نبود  
 اس گھوڑے کے سوا میری ڈیوڑھی پر اور نہ تھا  
 کہ همان بخسب دل ز فاقہ ریش  
 کہ وہاں فاقہ سے رنجیدہ سو رہے  
 و گر مرکب نامور کو مباحش  
 بھد نامور گھوڑا چاہے ہو  
 طبعی ست خلاق نیکو کسب  
 نیک عادت پیدا پیشی ہوتی ہے نیکے سے نہیں آتی  
 ہزار آفرین کرد بر طبع وی  
 ہے اس کی طبیعت پر ہزاروں آفرین کی  
 ازین نغز ترا جرای شنو  
 اس سے بڑھکے اور ایک حال شنو

حکایت درازم و در بادشاہین حاتم رابا زاد مری

نہ ائم کہ گفت ای حکایت بہن  
 مجھے آئینہ رکھنے مجھے یہ ذکر کیا  
 ز نام آوران کوی دولت بود  
 نامور دولت سے دولت میں بڑھ رہا  
 تو ان گفت اور اسما سب کرم  
 اسکو سخاوت کی بدلی کہنا چاہیہ  
 کسی نام حاتم ہیروی شرس  
 کوئی حاتم کا نام اسکو سنا ہے دیتا  
 کہ چند از مقالات آن بادہ سخن  
 کہ کما نیک اوس مفلس کی باتیں  
 شنیدم کہ جشن ملوکا نہ سناست  
 میں نے سنا ہوا کہ ایک بادشاہ نے جشن کیا  
 و رفکر حاتم کے باز کرد  
 کسی نے حاتم کا ذکر شروع کیا

کہ بود ست فرماند ہی درمین  
 کہ ایک حکم میں میں تھا  
 کہ در گنج بخشی نظیر شنو  
 خزانہ میں کوئی اور کے مثل نہ تھا  
 کہ و تمش چو باران فشانندی دم  
 کہ چونکہ اسکا ہاتھ مینہ کی طرح سے دم بہا رہا تھا  
 کہ سودا اثری از و در سرش  
 کہ اس سے غصہ اس کے سر پر نہ پڑی ہو  
 کہ نہ ملک وار و نہ فرمان بخش  
 کہ جسکے پاس نہ ملک نہ حکومت نہ خزانہ ہے  
 چو چنگ نذران بزم خلقی نواخت  
 چنگ کی طرح سے و شہر خلق کو نوازا یعنی اسکا ہاتھ کی دلی  
 و گر کس ثنا گفتن آغاز کرد  
 دوسرے نے تعریف کرنا شروع کی

علاوہ کتب  
 تہذیب و تمدن  
 کا ایک ایسا طبقہ  
 جس نے اس طبقہ  
 پر خاصی شہرت حاصل  
 کی ہے اس کی عظمت  
 کا ذکر میری عظمت  
 کے ساتھ ہے  
 یہاں اس سبب  
 سے اس کی عظمت  
 کا ذکر کیا گیا ہے

در بار مین کی کسالت  
 مہمانی فریفتنی اور سراسر  
 شادمانی اور خوشی کی  
 جو مہمان کی کائنات  
 جہان ملک و مہمان کی  
 میری سخاوت کا شہرہ  
 دنیا میں ہونا ایک  
 پہاڑ کی کھم کا شہرہ  
 اس طرح کے شہرہ کو  
 دیکھ کر اس کی  
 عظمت کا احساس







بہ بخشید شریک تو م دیگر عطا  
اس تمام قوم بخشش کی اولیٰ اور بھی محکم

کہ ہرگز نکر و اسل و گو ہر خطا  
کہ شریفین اور اس سے خطا نہیں ہوتی

حکایت درازا مردی حاتم و ذکر بادشاہ اسلام  
ذکر جہان مردی حاتم اور بادشاہ اسلام کا

زہنگاہ حاتم یکے پیر مرد  
حاتم کی دوزخی پرکے ایک بڑے نے  
زراوی چنیں یاد وارم خیر  
نقل کرنے والے نے مجھے بیان کیا  
زن از خیمہ گفت این چه تدبیر بود  
اوسکی عورت نے خیمہ سے کہا یہ کیا عقل تھی  
شہید این سخن نام بردار طی  
جب نامور قبیلے نے یہ بات سنی  
گراو در خور حاجت خویش خست  
اگرچہ اوسے اپنی ضرورت کے موافق طلب کیا  
چو حاتم با واز مردے وکر  
حاتم بیکر حاتم غریب کو کئی دوسرا  
ابوکر سعد آن کہ دست نوال  
ابوکر سعد اباسے جسکی بخشش کا پتہ  
رعیت پناہا دلت شاد باد  
اسے رعیت کے پناہ نرا دل خوش رہے  
سرافراز دین خاک فرخندہ بوم  
اس مبارک سرزمین کی خاک  
چو حاتم کہ گزشتی فروی  
جیسے نام اگر اگر وہ زمین پامردی نوق  
شنا اندازان نامور در کتاب  
اس نامور کی قوم کتابوں میں تریف باقی ہو  
کہ حاتم بیان نام و آوازہ خواست  
کیونکہ حاتم نے اوس مخلوق سے نام اور شہرت چاہی

طلب وہ درم سنگ فایند کرد  
دس درم وزن امین شکر  
کہ پیشش فرستاد تنگ شکر  
کہ اوسکے پاس گون ہر شکر بخیر  
ہمان وہ درم حاجت پیر بود  
کیونکہ من سر دین کی اوس نے جو ضرورت تھی  
بخندید و رفت ای دلا رام حی  
ہنگے کہا اے دل آ رام تیرا کسے  
چو ان مردی آل حاتم کیاست  
اوس حاتم کی سخاوت کیب انکارا کر گئی  
ز دوران کیتی نیسا مدکر  
ز ماند بین بنین ہوا  
نہند ہمتش بر دہان سوال  
اوسکی ہمت سوال کے منہ پر گشتی ہم پینے دیا گئے پاتھار  
بسعت سلمانی آباد باد  
اوسیری کو بخشش سے دین اسلام آباد رہے  
و عدلت براقلیم یونان و روم  
تیرا عدل کے سبب یونان و روم پر فخر کرتی ہے  
عبروی کس اندر جہان نام طی  
کوئی دنیا میں طے کا نام نہ لیست  
ترا ہم شنا ماند و ہم ثواب  
تیری تریف اور ثواب دونوں باقی آ رہیں گے  
ترا سعی و جہد از برای خدمت  
تیری کو شمش مرت خدا کے واسطے ہے

۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

تکلف بر مرد درویش نیست

مرد درویش تکلف نہیں کر سکتے  
کہ چند انگہ جدت ہو و خیر کن

کہ ہمارے ہر حکم پر بخشش کر

## حکایت در علم بادشاہان

نور بادشاہ جون کے سہرا

وصیت ہمیں یک سخن پیش نیست

اس باب بات کے سوا اور کوئی عمدہ وصیت نہیں  
ز تو خیر ماند ز سعدی سخن

ماتریخی بخشش اور سعدی کا کلام باقی رہے

ز سودا اش خون در دل افتادہ بود

غصہ سے اس کا دل خون ہو رہا تھا

فروہشتہ ظلمت بر آفاق ذیل

تاریکی کا پردہ جہان پر لٹکا ہوا

سقط گفت و نقرین و دشنام داد

واہیات اور گالیاں بکنا اور لعنت کرنا اس کا

نہ سلطان کہ آن بوم و بزران است

نہ بادشاہ جو اس سرزمین کا حاکم تھا

بخیر کہ بد بچو گان و گوے

شکار گاہ اور چوگان اور گیندیں مشغول تھا

نہ صبر شنیدن نہ رومی جواب

نہ صبر کی قوت دیکھ کر نہ جواب دینے کا موقع

کہ بر پشتہ ماجرا می شنید

کہ ایک چٹیل پر سے یہ سب حال سننا تھا

کہ سودا می این بر سر زہر حسیٹ

کہ یہ بھرے ادھر کیون غصہ ہوتا ہے

کہ نگذشت کس را نہ دختر نہ زن

کہ اس نے جو رو اور مینی کسی کی بچھڑی

خودش در بلا وید و خرد و وصل

اوس کو بلا میں اور گدے کو بچھڑ میں گرفتار پایا

فرو خور و خرم سخنامی سرو

بہودہ با نون کے آغصہ وضبط کیا

یہ کی را خرسے در گل فتاد و دیوے

ایک شخص کا گدھا کیچڑ میں پھنس گیا تھا

بیابان و باران و سرا و سبل

جنگل میں بھڑکی تھی جوں ہی پتھر اور سیلاب

ہمہ شب درین غصہ تابا مدا

رات بھر وہ اس غصہ میں تھیمک

نہ دین بہت از زبانش نہ دوست

اوس کے ہاتھ سے نہ دشمن نہ چھوٹا نہ دوست

قضا شاہ کشور سے کے ناجوی

افتادہ زبان کا بادشاہ جو ایک نامہ شخص تھا

شنید آن سخنامی و راز صواب

اوس نے یہ سب باتیں بہودہ سنیں

نگم کرد سالار امتیلم و دید

حاکم نے سر او بٹھل گئے دیکھا

ملک شرمین در شرم نگریت

بادشاہ نے شرم سے ہو کے ساجہ بگڑ گیا

یکی گفت شاہا بعیش بزین

کوئی بلا کہ اسے بادشاہ اس کی گردن مانا گا ہی

نگم کرد سلطان عالی محل

جب بادشاہ بلند مرتبہ نے غور سے دیکھا

بخشید بر حال سکین مرد

اوس غریب مرد پر رحم کیا

ایک روز کا دوسرا  
جنگل کی بھڑکی تھی جوں ہی پتھر اور سیلاب  
ماتریخی بخشش اور سعدی کا کلام باقی رہے  
نور بادشاہ جون کے سہرا  
یہ کی را خرسے در گل فتاد و دیوے  
ایک شخص کا گدھا کیچڑ میں پھنس گیا تھا  
بیابان و باران و سرا و سبل  
جنگل میں بھڑکی تھی جوں ہی پتھر اور سیلاب  
ہمہ شب درین غصہ تابا مدا  
رات بھر وہ اس غصہ میں تھیمک  
نہ دین بہت از زبانش نہ دوست  
اوس کے ہاتھ سے نہ دشمن نہ چھوٹا نہ دوست  
قضا شاہ کشور سے کے ناجوی  
افتادہ زبان کا بادشاہ جو ایک نامہ شخص تھا  
شنید آن سخنامی و راز صواب  
اوس نے یہ سب باتیں بہودہ سنیں  
نگم کرد سالار امتیلم و دید  
حاکم نے سر او بٹھل گئے دیکھا  
ملک شرمین در شرم نگریت  
بادشاہ نے شرم سے ہو کے ساجہ بگڑ گیا  
یکی گفت شاہا بعیش بزین  
کوئی بلا کہ اسے بادشاہ اس کی گردن مانا گا ہی  
نگم کرد سلطان عالی محل  
جب بادشاہ بلند مرتبہ نے غور سے دیکھا  
بخشید بر حال سکین مرد  
اوس غریب مرد پر رحم کیا



زرش داد و اسب و قبا و تین  
راوسکو رو باد گھوڑا اور تین کی قبا عطا کی  
کی گفتش امی پیر بھیل و ہوش  
ایک شخص نے اس کے کہا ای جیسے نادان بھوت  
اگر من بنا لیدم از در و خویش  
اگر میں رو یا تو اپنے دوا کے مارے  
بدی را بدی سہل ہش جزا  
بدی کا عوض بدی تو بہت آسان ہے

چنیس کو بود و ہر وقت کین  
بان غصہ کے وقت رحم کیا عہد ہے  
عجزیستی از قتل انقا خموش  
تعب بکر تو نکل سے جگلیا اوسنے کہا یہ رہ  
ومی انعام فرمود در خور و خویش  
اگر اوسنے انعام دیا تو اپنی لیاقت سے  
اگر مروی حسن الے من اس  
اگر مروی ہے تو اس کے ساتھ نیک کر جو بدی کرے

حکایت توانگر سفار و ریش صاحب دل

ذکر مالدار کیسہ اور فقیر صاحب دل کا

شنیدم کہ مغروری از کبرست  
میرزا شاہ کو ایک مغرور نے جو اپنے غرور پرست تھا  
کہ بھی فروماندہ بنست مرد  
مرو عاجز ہو کے ایک کمار سے بیٹھ گیا  
شنیدش کی مرو پوشیدہ چشم  
اوسکی آواز ایک اندھے نے سنی  
فرو گفت و بگریست بر خاک کوی  
میں نے حال بیان کیا اور آئینہ زمین پر ٹیک پڑا  
بگفت ای فلان ترک آزار کن  
کہا اسے فلان شخص اس بات کو طال نہ کر  
بخلق و فریش گویان کشید  
مرا بائی اور خوشاد سے گریان پڑے کھینچا  
بر آسود و ریش روشن نہاد  
فقیر پر روشندل جب آسودہ ہوا  
شمال ز زرخش قطرہ چندی چکید  
رات کو اوسکی آنکھ سے چند قطرہ ٹپکے  
حکایت بشیر اندر افتاد و ہوش  
یہ ذکر غصہ میں مشہور ہوا اور چہا ہوا

در خانہ بر روی سائل سبست  
ایک فقیر کو کچھ ندیا اور دروازہ بند کر لیا  
جگر گرم واہ از تفت سینہ مرو  
غصہ سے کھل جانکا تھا اور کہہ رہا تھا ہوتی بیٹھ گیا تھا  
بگفتا چہ در تابت اور دو شرم  
بوجھا کیوں اسقدر گرم اور غصہ ہے  
جفا می کزان شخصش آمد بڑی  
اوس شخص سے جو ظلم ظاہر ہوا تھا  
یک امشب بنزد من افطار کن  
ایک رات شکر ویر سے بیان ظفار کرنے کا تھا  
بمنزل در آوردش و خوان کشید  
اپنے گھر پر لاکے دسترخوان بچھایا  
بگفت ایندوت رو شنائی دہاو  
کہا خدا تیری آنکھ میں روشنی دے  
سحر ویدہ بر کر و و دنیا بدید  
صبح کو جب آنکھ کھلی دنیا کو دیکھنے لگا  
کہ بی دیدہ و دیدہ بر کر و ووش  
کرات کو ایک اندھے کی آنکھیں ہو گئیں

غلام صاحب کا  
تو بہت کبھی غور  
و از تو متفکر بن  
کو اس کے اخلاقیات  
عالمیاد اور مروت  
مکہ کا نیکر لیا و فوج  
جو کہ کد رسا کب  
کو شین شکار جا  
رو چھا اور کد رسا  
کی آواز کد رسا  
ملنے سے وہ بھولتی  
حیثیت سے انقباض

ز رہی رسو کا  
اور کہ وہاں دیکھا  
تو بہت کبھی غور  
و از تو متفکر بن  
کو اس کے اخلاقیات  
عالمیاد اور مروت  
مکہ کا نیکر لیا و فوج  
جو کہ کد رسا کب  
کو شین شکار جا  
رو چھا اور کد رسا  
کی آواز کد رسا  
ملنے سے وہ بھولتی  
حیثیت سے انقباض

شنید این سخن خوب نہ گدل

جب اوس مالدار سنگدل بنیہ بات سنی  
بگفتا حکایت کن ای بیخجست  
کہا اے بیخجست بیان کر  
کہ بر کردت این شمع گیتی فروز  
کنے یہ شمع دنیا کا دجال اپنے آئینہ میں  
تو کو تہ نظر بودی و سست رای  
تیری اوچی نظر اور عقل سست تھی  
بروی من این در کسے کرد باز  
میرے واسطے اوس شخص نے دروازہ کھولا  
اگر بوسہ بر خاک مردان زنی  
اگر تو مردان خدا کی ترسبت پر بوسہ دیگا  
کسانیکہ پوشیدہ چشم دل اندر  
جن لوگوں کے دل کی آنکھ بند ہے  
چو برشتہ دولت ملامت شنید  
جب اوس بد نصیب نے یہ ملامت سنی  
کہ شہباز من صید دام تو شد  
کہ میرا باز تیرے جال میں جا بھنسا  
کسی چون بدست آور و جرہ باز  
اوس شخص کے ہاتھ کیونکر جرہ باز آئیگا

اوس سنگدل نے  
اوس فقیر کو ہندوستان  
سدا کے گلا لیا تھا  
وہ اس اندھے کیل  
دھڑا ہوا اور گدا  
جری ہو گیا اور گدا  
سے پناہ لی کہ گدا  
نے پناہ لی کہ گدا  
نے پناہ لی کہ گدا  
چو لیا گیا اسی گدا  
از بندہ اسی گدا  
جس کو تو نے گدا  
تھکا لایا تھا جس کو تو  
پناہ دینا چاہتا  
دعوت نکالتا ہے  
اور کیا سبب ہے  
حال میں چاہیے  
اور تیرے جی  
جس کو تو نے  
کے افسانے  
کہاں ہے جو  
میں میں دانت  
کا بیٹھا ہوا ہے

کہ برشت درویش از تو گدل  
جسکے دروازے سے فقیر لہول پھر گیا تھا  
کہ چون ہل شد بر تو این کار سخت  
کہ کیونکر یہ شکل تجھ پر آسان ہوئی  
بگفت اسی ستمگار آشفتم روز  
کہا اے غلام پریشان زمانہ  
کہ مشغول گشتی بچھا از جاے  
کیونکہ تو نے ہمارے چھوڑنے کو پسند کیا  
کہ کر دی تو بروے او در فراز  
جسکے واسطے تو نے دروازہ بخشش کھینچا تھا  
بمردی کہ پیش آیدت روشنی  
تسہی جو اندری کی کہ تجھے بھی روشنی ملی  
ہمانا گزین تو تیرا غافل اند  
در حقیقت وہ یہ سر رہنم جا رہے تھے  
سر انشت حیرت بدندان لڑید  
افسوس اور حیرت دو انگلیوں کی پوچھتا تو نے کاش  
مرا بود دولت بنام تو شد  
اور میری دولت تیرے نام نہ ہوئی یہ غصہ کی  
فرو بردہ چون خوش و غلن باز  
جو جو ہے کی حرص میں دانت لگائے ہو

گفتار اندر ولداری خلقی تا بر بند باہل ولی

قول یہ خلق کی کہ جوئی کر شاید کسی اہل دل سے ملاقات ہو جائے

الا گر طلبگار اہل ولی

خبردار اگر اہل دل کا طالب ہے  
خوشن و بدراج و لبک و حمام  
بیترا اور حکو اور کو تر کو دانہ دیا کر  
چو ہر گوشہ تیر نیاز فکری  
جب ہر طرف عاجزی کا چہر چہینتا رہیگا

ز خدمت کن یک زمان غافل

تو خدمت سے دم بھر غافل نہو  
کہ یک روزت اقتد ہمای بدام  
کہ شاید ایک دن ہمارے بھی یہ حال میں شخص ہوگا  
امید بست نا کہ کہ صیدی نمی  
امید ہے کہ شاید کوئی شکار ہو جائے



کسی را کہ بادوستی سرخوش است  
جو کوئی کسی دوست سے محبت کرتا ہے  
بدر و چو گل جامہ از دست خار  
مطلب کی طرح لباس کاٹوٹے بھلا تا ہے  
غم جملہ خور و رہو اس کے یکے  
سبکی انھیں برداشت کر ایک شخص کو واسطے  
گرت خاکیا یاں شوریدہ  
اگر خاک پر پریشان حال تیری نگاہ میں  
تو ہرگز زمین شان بچشم پسند  
اگر کوئی اون کی کس حالت کو پسند کرے  
کسی کہ نزدیک خلقت بدوست  
کوئی شخص اگر تیرے گمان میں برا ہو  
وہ معرفت برکسانی ست بار  
معرفت کا دروازہ اون کے واسطے کشادہ ہے  
بسا تلخ عیشاں تلخ چیشاں  
بہت تلخ طعنی اور برداشت کرنے والے  
بہو سی گرت عقل و تدبیر ست  
اگر تجھ میں عقل اور تدبیر ہو  
اکہ روزی شرح یا بداز شہر بند  
کہ جس روز اس قید خانہ سے رہا ہوگا  
مستوزان درخت گل اندر خریف  
مطلب کا درخت خزان میں نہ جھلا

نکاحی کیلئے  
دینا میں سے کون سے  
پہلے سے کون سے  
غالب سے کون سے  
دو سالہ میں کون سے  
مستحق کون سے  
بندوں کے کون سے  
آئینہ کون سے  
آئی لارہ کون سے  
کیا اسطرح کون سے  
دروازہ کون سے  
نکاحی کیلئے  
بہت سے کون سے  
جان کون سے  
رامن کون سے  
ادبی تحلیف  
کاروان کون سے  
قلم کون سے  
دن کون سے  
نکاحی کیلئے

نہ بینی کہ چون بار دشمن کش است  
نہیں دیکھا کہ دشمنوں نے کیسی تحلیف اوتھاتا ہے  
کہ خون درول قتا و خند و چونا  
بلکہ جگر میں خون رہتا ہے اور انار کی طرح ہنستا ہے  
مرعات صدکن براے یکے  
سیکڑوں پر رعایت کر ایک کے واسطے  
حقیر و فقیر اندر نظر  
ذیل اور محتاج معلوم ہوں  
اکہ ایشان پسندیدہ چو کبند  
ایک کو کچھ واسطے خدا کی دعا قبول ہونا کافی ہے  
چہ والی کہ صاحب ولایت خود است  
تجھے کیا معلوم اگر وہی قسب ہو  
کہ درہات بر روی ایشان فراز  
جگہ واسطے اور دروازے بند ہیں  
کہ آئندہ حسلہ دہن کشاں  
جو کہ علامہ ہشتی بنو چو اور دامن کوٹھے جو آئینے  
ملک را نو اور نو خانہ دست  
تو بادشاہ کہ اتھ بڑی زبان میں بڑی زبان میں نکال کر  
بلندیت بخشد جو کرد و بلند  
اگر اسے رتبہ ملیگا تو تجھے بھی رتبہ دیگا  
کہ در نو بہارت نماید ظریف  
کیونکہ مبارک میں تجھ کو بھلا معلوم ہوگا

حکایت پدر بخیل و فرزند لا ابا

زرش بود و یارای خور و نشت  
مالدار تھا مگر کہا نہیں بکتا تھا  
ندامی کہ فروجا را بدش  
نہ اور دیکھ دیکھا قیامت میں کام آتا

یکی زہرہ خنج کردن نداشت  
ایک زہرہ کو خنج کر دیکھا جو صلہ نہ تھا  
خوروی کہ خاطر بیاسا بدش  
نہ آپ کھانا کہ دل خوش ہوتا

شبِ روز در بندِ زربود و سیم  
 رات دن سونا چاندی چیم کونک کون سر بہت  
 بدانتست روزنی سپر در مین  
 ایک روز او سکے لڑکے نے دیکھ لیا  
 ز خاکش بر آورد و بر باد داد  
 زمین سے او سکھو دکھلا اور لٹا دیا  
 جو انحر در از بقاے نکر د  
 جو انحر کو روپہ کافی نوا  
 کرین کم ز نے بودنا پاک رو  
 کہ کنگہ فنونچ اور بدوش حب  
 نہادہ پدر چنگ در نامی خوش  
 باپ نے اپنے ملن پر چنگ رکھا  
 پدر زار و کرمان ہمہ شب سخت  
 باپ کو بچ اور غم سے رات بھر نیند نہ آئی  
 زہر از ہر خورون بودای پدر  
 اسے باپ روپہ کھانے کے واسطے ہے  
 زہر از سنگ خار ابرون آورد  
 سونا سخت پتھر سے نکالتے ہیں  
 زہر از کف مرو دنیا پرست  
 دنیا دار کے ہاتھ میں سونا  
 چو روزند گانی بدی با عیال  
 اگر تو زندگی میں لوگوں سے بڑا ہے  
 چو چشمہ را و نگہ خورند از چشم  
 ترنیل چنار کے سر سے لوست آسودہ ہو کے کھائینگے  
 بنجیل تو انکر بند نیار و سیم  
 جو بنجیل اختری روپہ سے مالدار ہے  
 از ان سالہاے بماند زرش  
 اس سبب سے او سکھ روپہ بیرون رہتا ہے

زرو سیم و رب و ولیم  
 او سن بنجیل نے گویا چاندی کو تید کیا تھا  
 کہ مسک کجا کر زور و ز زمین  
 جہان بنجیل نے روپہ کا ڈاٹھا  
 شنیدم کہ سنگی در انجا نہاد  
 میں نے سنا کہ ایک پتھر وہاں رکھ دیا  
 بیکدش آند بدیکر بخورد  
 ایک ہاتھ سے آیا اور دوسرے ہاتھ سے کھایا پھر اڑا دیا  
 کلاشس بازار و میر زرو  
 جسکی روٹی اور مرزائی بازار میں رہن تھی  
 پس چنگی و نائی آورد پیش  
 لڑکے نے خوب چنگ اور سنا  
 پس با دادان بنجید و گفت  
 لڑکے نے صبح کو سنے کے کہ  
 زہر نہادون چہ سنگ و چہ زہر  
 رکھنے کے واسطے چپے روپہ دیے پتھر برابر ہے  
 کہ بخشند و پوشند و آسان خورند  
 اوسط کے کشین اور پندیا ہر آسانی سے صر کرین  
 ہنوز امی برادر سنگ اندرست  
 اسے بھائی جیسے ابھی تک پتھر میں ہے  
 گرت مرگ خواہند از ایشان مثال  
 اگر تیری موت جاہل تو شکایت نہ کر  
 کہ از بام خم بر زانے بنیر  
 جب کو پاس لڑا اپنے کوٹھے پر غر لگائے رہا کہ بعد  
 طلسمی ست بالاسی بجے مقیم  
 گویا وہ طلسم کھچ ہے جو خاندان پر قائم ہو  
 کہ لرزد و طلسم چنیں بر سر  
 گویا یہاں طلسم او سکے سر پہ کا پتھر ہوتا ہے

۱۱۷  
 پہلے اپنے بھائی کو  
 دیکھ کر کہیں تک  
 اور نہ کہیں تک  
 میں نے سنا کہ ایک  
 پتھر وہاں رکھ دیا  
 بیکدش آند بدیکر  
 بخورد ایک ہاتھ سے  
 آیا اور دوسرے ہاتھ  
 سے کھایا پھر اڑا دیا  
 کلاشس بازار و میر  
 زرو جسکی روٹی اور  
 مرزائی بازار میں رہن  
 تھی پس چنگی و نائی  
 آورد پیش لڑکے نے  
 خوب چنگ اور سنا  
 پس با دادان بنجید و  
 گفت لڑکے نے صبح کو  
 سنے کے کہ زہر نہادون  
 چہ سنگ و چہ زہر رکھنے  
 کے واسطے چپے روپہ  
 دیے پتھر برابر ہے کہ  
 بخشند و پوشند و آسان  
 خورند اوسط کے کشین  
 اور پندیا ہر آسانی سے  
 صر کرین ہنوز امی  
 برادر سنگ اندرست اسے  
 بھائی جیسے ابھی تک  
 پتھر میں ہے گرت مرگ  
 خواہند از ایشان مثال  
 اگر تیری موت جاہل تو  
 شکایت نہ کر کہ از بام  
 خم بر زانے بنیر جب کو  
 پاس لڑا اپنے کوٹھے پر  
 غر لگائے رہا کہ بعد  
 طلسمی ست بالاسی بجے  
 مقیم گویا وہ طلسم  
 کھچ ہے جو خاندان پر  
 قائم ہو کہ لرزد و  
 طلسم چنیں بر سر گویا  
 یہاں طلسم او سکے سر  
 پہ کا پتھر ہوتا ہے

بہنگ اہل ناگمان بشکند  
سوت کے پتھر سے جب دھند اوسکو توڑ دلتے ہیں  
پس زبردون و گرد و گردن جو دور  
چینی کی طرح لیجائے اور جمع کرے  
ستھامی سعدی ستا گشت پند  
سعدی کی باتیں اکبشال اور نصیحت ہیں  
درغیست ازین روی تاشن  
افسوس ہے جو اُنکو ناسے

با سود کی گنج قسمت کنند  
نو آرام ہے اس خزانہ کو بانٹ لیتے ہیں  
بخور پیش از انکت خور کرم کو  
پلے کھالے اس سے کہ بخور کے کڑے کھائیں  
بکار ایک ت گر شوی کار بند  
اگر اوس پر عمل کرے گا تو میرے کام آئے گی  
کرین روی دولت توان یافتن  
کیونکہ اُنکے سبب دولت ملنا ممکن ہے

### حکایت احسان نیک و شردان بی نہایت

اور پھل ادسکا بہت

ذکر تھوڑا احسان

جوانی بدانے کرم کردہ بود  
ایک جوان نے ایک نیک خیرات کیا تھا  
بجری گرفت آسمان ناگش  
دھنک کسی جرم میں آسمان تو اسے پھنسا دیا  
تاشا گمان بر دور کو سے وہام  
تاشا دیکھنے والے دروازہ پر لگی ہیں کوئی پر جمع تھے  
جو دید اندر آشوب رویش پیر  
جب جہوم میں اس پر پڑے فقیر نے  
دش بر جوانمرد سکین غیبت  
جوانمرد غریب پر اوسکو ترس آیا  
بر آورداری کہ سلطان ببرد  
اوسے ایک چم ماری کہ بادشاہ مر گیا  
بہم بر بھی سود دست دروغ  
اوسکس کا ہاتھ پیہم ملتا تھا  
بضر یاد از ایشان برآمد خوش  
وہ بھی چلا کے روئے گئے  
پیادہ سر تا در بار گاہ  
پا سے کٹر محل ہی بخود ہو کر بارگاہ کو دروازہ تک

نہامی سری بر آوردہ بود  
ایک منیف مقام کمال دیا تھا  
فرستاد سلطان بکشتن گمش  
بادشاہ نے اسے قتل گاہ میں بھیجا  
تگا پوی ترکان و جوش عوام  
سپاہیوں کی دھڑ دھوپ اور خیل کا جوش  
جوان را بدست خلائی اسیر  
اوس جو اُنکو ظن کے ہاتھوں میں گرفتار کیا  
کہ باری دل آوردہ بودش بدست  
کیونکہ ایک بار اوسے ترس کھایا تھا  
جہان ماند و خمی پسندیدہ برد  
جہان چھوڑا اور وہ عمدہ خواہنے ساتھ لے گیا  
شتیدند ترکان آہختہ تیغ  
جو سپاہی تلوار کھینچے ہوئے تھے اور ہتھیار  
تیا خچہ زمان بر سودی و دوش  
اپنا سر اور منہ اور کندھا پیچھے تھے  
دویدند و بر تخت ویدند شاہ  
دوڑے اور بادشاہ کو تخت پر پایا

حکایت احسان نیک و شردان بی نہایت  
ایک منیف مقام کمال دیا تھا  
فرستاد سلطان بکشتن گمش  
بادشاہ نے اسے قتل گاہ میں بھیجا  
تگا پوی ترکان و جوش عوام  
سپاہیوں کی دھڑ دھوپ اور خیل کا جوش  
جوان را بدست خلائی اسیر  
اوس جو اُنکو ظن کے ہاتھوں میں گرفتار کیا  
کہ باری دل آوردہ بودش بدست  
کیونکہ ایک بار اوسے ترس کھایا تھا  
جہان ماند و خمی پسندیدہ برد  
جہان چھوڑا اور وہ عمدہ خواہنے ساتھ لے گیا  
شتیدند ترکان آہختہ تیغ  
جو سپاہی تلوار کھینچے ہوئے تھے اور ہتھیار  
تیا خچہ زمان بر سودی و دوش  
اپنا سر اور منہ اور کندھا پیچھے تھے  
دویدند و بر تخت ویدند شاہ  
دوڑے اور بادشاہ کو تخت پر پایا







کس از کس بدور تو باری نہد  
تیرے زمانہ میں کسی کو کسی سے رنج نہوا  
توئی سایہ لطف حق بر زمین  
جبری ذات زمین پر سایہ خدا ہے  
ترا تدرگر کس اندر غم  
اگر کوئی تیری نذر نہ خائے کیا غم ہے

کلی در چمن جو رخارے نہد  
کسی گل کو چمن میں صدمہ کانٹے کا نہ پہنچا  
پیمبر صفت رحمتہ عالمین  
جو پیمبر کی طرح تمام عالم کو اسلے رحمت ہو  
شب قدر رومی نذر غم  
لوگ شب قدر کو بھی نہیں جانتے ہن

حکایت در معنی مرقہ نیکوکاری  
ذکر نیک کام کے عوض کا

کسی دید صحرائی محشر بخواب  
کسی نے قیامت کا جنگل خواب میں دیکھا  
ہمی بر فلک شد ز مردم خروش  
آدمیوں کی فریاد آسمان تک بلند تھی  
یکی شخص ازین حلقہ در سایہ  
اون سہ میں سے ایک شخص سایہ میں تھا  
پسید گامی مجلس آرای مرد  
پوچھا کہ اے شخص اس مجلس پر کی زینت  
رزمی و اشتم برد رخا نہ گفت  
کیا میرے دروازہ پر ایک انگور کا درخت تھا  
در نیوقت نومیدی کن مرد دست  
اس نا امید کے وقت میں اوس نیکو دے  
کہ یارب برین بندہ بخشایشی  
اے خدا اس بندہ پر رحم کر  
چہ گفتم جو حل کروم این راز را  
ابھاگوں نا جب مجھے ایہ ہمید معلوم ہوا  
کہ آفاق در سایہ بخشش  
کیونکہ زمانہ اوسکی رحمت بلند کے سایہ میں  
در حقیقت مرد کو کم بار دار  
مردی مثل ایک پھلے ہوئے درخت کے ہو

مس فتنہ روی زمین آفتاب  
کہ زمین آفتاب کی گرمی سے شعلہ ماننے لگے گرم تھی  
دماغ از تپش ہے بر آمد بخوش  
بیجا گرمی سے پکنا تھا  
بگردن براز حنہ پیرایہ  
جکے گلے میں بہشت کا لباس تھا  
کہ بود اندرین مجلس پای مرد  
کیا اس مجلس میں تیرے اوس بندہ ہے  
بسایہ درخش نیکو دی بخت  
جکے سایہ میں ایک نیکو سورا  
گناہم زداوار داو اور بخواست  
میرے جفاکانوں کو اسلے خدا سے دعا کی  
کز و دیدہ ام وقتی استیشی  
کہ اس کے سبب میں ایک بوقت آرام پا لیا  
بشارت خداوند شیراز را  
بہن شیراز کے حاکم کو بشارت ہو  
مقیم اند بر سفرہ منتش  
اوسکے راستہ رخوان منت پر جمع ہیں  
وز و بلذری بہنرم کو ہمار  
اوس پر جماعت نہیں مثال یک پلوں کی طرح لڑی گئی ہو

حکایت در معنی مرقہ نیکوکاری  
ذکر نیک کام کے عوض کا  
کسی نے قیامت کا جنگل خواب میں دیکھا  
آدمیوں کی فریاد آسمان تک بلند تھی  
ایک شخص ازین حلقہ در سایہ  
اون سہ میں سے ایک شخص سایہ میں تھا  
پسید گامی مجلس آرای مرد  
پوچھا کہ اے شخص اس مجلس پر کی زینت  
رزمی و اشتم برد رخا نہ گفت  
کیا میرے دروازہ پر ایک انگور کا درخت تھا  
در نیوقت نومیدی کن مرد دست  
اس نا امید کے وقت میں اوس نیکو دے  
کہ یارب برین بندہ بخشایشی  
اے خدا اس بندہ پر رحم کر  
چہ گفتم جو حل کروم این راز را  
ابھاگوں نا جب مجھے ایہ ہمید معلوم ہوا  
کہ آفاق در سایہ بخشش  
کیونکہ زمانہ اوسکی رحمت بلند کے سایہ میں  
در حقیقت مرد کو کم بار دار  
مردی مثل ایک پھلے ہوئے درخت کے ہو

حطب را اگر تیشہ بر پی زنی  
خشب درخت کو چستہ کا ستے ہیں  
بسی پائدار امی درخت ہنر  
اسے ہنر کہ درخت تو ہیشہ قائم رہ

درختی بر موند را کی زنی  
پھیلے ہوئے درخت کو کہیں نہیں کاٹے  
کہ ہم میوہ داری وہم سایہ ور  
کیونکہ کچھ نہیں میوہ اور سایہ آدھون ہیں

گفتار اندر حمیت ملوک سیاست ملک

قول بادشاہوں کی حمیت اور انتظام مملکت کے بیان میں

بگفتیم در باب احسان بسے  
میں نے احسان کے بارے میں بہت کچھ بیان کیا  
بخور مردم آزار را خون مال  
جو آدمی کو تلوار سے مارے اور مال اور جان لوٹے  
کسی را کہ با خواجہ تست جنگ  
جو شخص تیر سے لڑے اسے خواجہ تست جنگ  
بر اندازستے کہ خار آورد  
جس طرح بن کاٹنے لگیں اوستے نکال ڈال  
کے را بدہ پایہ ہستران  
اوس شخص کو سرداری کی عزت سے  
مبختای بر ہر کجا ظالمست  
جو ظالم ہو اس پر ہر مہم جو  
جہان سوز را کشتہ بہتر چراغ  
ظالم کا چیراغ کھل بہتر ہے  
ہر آنکہ کہ بر دزد رحمت کنے  
اگر تو چور دہر رحمت کرے گا  
جفا پیشگان را بدہ سرباد  
ظالموں کا سر کاٹ

ولیکن نہ شریعت باہر کسی  
مگر ہر شخص کے ساتھ شریعت نہیں ہے  
کہ از مرغ بد کندہ بہ پیر و بال  
کہ پیر زندہ باز اور پیراد کھڑے ہوئے چھ ہیں  
بدنش حرامید ہی چو بے سنگ  
اوسے لکھتے ہیں پھر اور لکھی نہیں ہا ہے  
درختے بہر در کہ بار آورد  
جو درخت پہلے اوس کی پرورش کرے  
کہ بر کمران سر ندر و گران  
جو غریبوں کو نہ سستا ہو  
کہ رحمت بر وجود بر عالمست  
کیونکہ اس پر رحمت ظن پر ظلم ہے  
یکی بد و آتش کہ خلقے بدائع  
ایک شخص کا جلا دیا بہتر ہے تمام خلق کا دغا  
ببازوی خود کاروان میرنی  
گو یا اپنے ہاتھ سے فائدہ لٹوانے کا  
ستم بر عدم پیشہ عدست و داد  
کیونکہ ظالموں پر ظلم ہی انصاف ہے

گفتار در معنی احسان با کسی کہ نرا و اربا شد

قول جو لائق احسان کے عنوان اور پھر احسان کے بیان میں

شنیدم کہ مردی غم خانہ خود  
بیچ نہ سناہو کہ ایک شخص نے ٹھکر کا ٹکر کر

کہ زنبور در سقف اولانہ کرد  
جب بھرون نے اوس کی چھت میں چھت لگایا

۱۲۱  
بہار احسان  
بوستان شریعہ  
درختی بر موند را کی زنی  
پھیلے ہوئے درخت کو کہیں نہیں کاٹے  
کہ ہم میوہ داری وہم سایہ ور  
کیونکہ کچھ نہیں میوہ اور سایہ آدھون ہیں  
گفتار اندر حمیت ملوک سیاست ملک  
قول بادشاہوں کی حمیت اور انتظام مملکت کے بیان میں  
بگفتیم در باب احسان بسے  
میں نے احسان کے بارے میں بہت کچھ بیان کیا  
بخور مردم آزار را خون مال  
جو آدمی کو تلوار سے مارے اور مال اور جان لوٹے  
کسی را کہ با خواجہ تست جنگ  
جو شخص تیر سے لڑے اسے خواجہ تست جنگ  
بر اندازستے کہ خار آورد  
جس طرح بن کاٹنے لگیں اوستے نکال ڈال  
کے را بدہ پایہ ہستران  
اوس شخص کو سرداری کی عزت سے  
مبختای بر ہر کجا ظالمست  
جو ظالم ہو اس پر ہر مہم جو  
جہان سوز را کشتہ بہتر چراغ  
ظالم کا چیراغ کھل بہتر ہے  
ہر آنکہ کہ بر دزد رحمت کنے  
اگر تو چور دہر رحمت کرے گا  
جفا پیشگان را بدہ سرباد  
ظالموں کا سر کاٹ  
گفتار در معنی احسان با کسی کہ نرا و اربا شد  
قول جو لائق احسان کے عنوان اور پھر احسان کے بیان میں  
شنیدم کہ مردی غم خانہ خود  
بیچ نہ سناہو کہ ایک شخص نے ٹھکر کا ٹکر کر  
کہ زنبور در سقف اولانہ کرد  
جب بھرون نے اوس کی چھت میں چھت لگایا

















ز دلہماے شوریدہ پیرانش  
بہت سے غافل اور بے گرد تھے  
پراگندہ خاطر شد و دشمنانک  
پریشان دل اور غصہ ہوا  
ترا آتش بدست دہن بسوخت  
اسے دست آگ نے مرن تیرا سن جلایا  
اگر یار می از خوشیتن دم مزن  
اگر محبت ہے تو خودی چھوڑ دے

گرفت آتش شمع در دوش  
ناگاہ شمع کی آگ اس کے دامن میں لر گئی  
یکی گفتش از دوستداران چہ پاک  
ایک شخص نے اس کے دوستوں سے کہا کیا ڈر ہے  
مرا خود بیکبار از من بسوخت  
مجھ کو بالکل جلا دیا  
کہ شگست بایار و باخوشتن  
کے معشوق کے ساتھ خودی کفر ہے

### حکایت و معنی اشتغال اہل محبت

قصہ - اہل محبت کے اشتغال میں

چنین دارم از پیر دست دہاؤ  
مجھے یاد ہو کہ پیر سے عقلمندی میں ایسا سا ہو  
پدر و فرافش بخور و مخموت  
اور کھانا پانی میں نہ پیر نہ سویا  
از انکہ کہ یارم کس خویش خواند  
بیسے مجھے دوست لے انہا دست سمجھا  
بخوش کہ تاحق جمال نمود  
تسخر کی وجہ سے مد لے مجھے جمال دکھایا  
نشہ کم کہ روز خلافت تباقت  
جنر خلق لے شہ پیر لیا وہ بھولا نہیں  
پیرا کند گانند زیر فلک  
دنیا میں تو وہ دیوانے ہیں  
زیاد ملک چون ملک نارمند  
غدا کی یاد میں رشتوں کی طرح دم نہیں لیتے  
قوی بازوانند کو تاهوت  
باعتبار کرامت کے ہونکہ باز قوی اور دنیا سے  
کہ آسودہ در گوشہ خرقہ روز  
کبھی آرام سے ایک گوشہ میں خرقہ سبز ہیں

کہ شوریدہ سر بصر انہاؤ  
کہ ایک مست جنگل میں نکل گیا  
پسر را ملا مت بگرد و گفت  
اپنے کو ملا مت کی تو اس نے جواب دیا  
و گر با سہم شنائی نامند  
مجھے اور کسی کی محبت نہیں باقی رہی  
و گر ہر چہ ویدم خیال نمود  
تین نے اور جو کچھ دیکھا خیال سلوم ہوا  
کہ کم کردہ خویش را باز یافت  
بلکہ وہ اپنے بھولے ہوئے کو پا گیا  
کہ ہم دو توان خواند شان ہم ملک  
کہ باعتبار ذہن اکو در نہا باعتبار صفت اون کو  
شب روز چون دوزخ دم مند  
رات دن و شبوں کی طرح آسودے جاتے ہیں  
خرومند شیدا و ہوشیار مست  
عشق خدا میں ہوشیار محبت دنیا سے بجز  
کہ شہت و در مجلس خرقہ روز  
کبھی دیوانہ ہو کر کسی مصل میں خرقہ جلا دیتے ہیں

یہ ہے ایک  
انہ کا عشق دنیا کا  
بہت بڑا ہے  
جنگل میں نکل گیا  
مست ہو گیا  
اپنے کو ملا مت  
تو اس نے جواب دیا  
و گر با سہم  
شنائی نامند  
مجھے اور کسی  
کی محبت نہیں  
باقی رہی  
و گر ہر چہ  
ویدم خیال نمود  
تین نے اور  
جو کچھ دیکھا  
خیال سلوم ہوا  
کہ کم کردہ  
خویش را باز  
یافت  
بلکہ وہ اپنے  
بھولے ہوئے کو  
پا گیا  
کہ ہم دو توان  
خواند شان ہم  
ملک  
کہ باعتبار  
ذہن اکو در نہا  
باعتبار صفت  
اون کو  
شب روز چون  
دوزخ دم مند  
رات دن و شبوں  
کی طرح آسودے  
جاتے ہیں  
خرومند شیدا  
و ہوشیار مست  
عشق خدا میں  
ہوشیار محبت  
دنیا سے بجز  
کہ شہت و در  
مجلس خرقہ روز  
کبھی دیوانہ  
ہو کر کسی مصل  
میں خرقہ جلا  
دیتے ہیں

۱۲  
یہ ہے ایک  
انہ کا عشق  
دنیا کا  
بہت بڑا ہے  
جنگل میں  
نکل گیا  
مست ہو گیا  
اپنے کو  
ملا مت  
تو اس نے  
جواب دیا  
و گر با  
سہم  
شنائی  
نامند  
مجھے اور  
کسی کی  
محبت نہیں  
باقی رہی  
و گر ہر  
چہ ویدم  
خیال نمود  
تین نے اور  
جو کچھ  
دیکھا  
خیال سلوم  
ہوا  
کہ کم کردہ  
خویش را  
باز یافت  
بلکہ وہ  
اپنے بھولے  
ہوئے کو  
پا گیا  
کہ ہم دو  
توان خواند  
شان ہم ملک  
کہ باعتبار  
ذہن اکو در  
نہا باعتبار  
صفت اون کو  
شب روز  
چون دوزخ  
دم مند  
رات دن و  
شبوں کی  
طرح آسودے  
جاتے ہیں  
خرومند  
شیدا و  
ہوشیار  
مست  
عشق خدا  
میں ہوشیار  
محبت دنیا  
سے بجز  
کہ شہت و  
در مجلس  
خرقہ روز  
کبھی  
دیوانہ ہو  
کر کسی مصل  
میں خرقہ  
جلا دیتے  
ہیں











طلبگار باید بصورت چو ملول

چاہنے والے کو صبر اور قرار چاہئے  
چہ زور با سخاک سپرد کند  
بت سونا خاک میں ملا ہے  
زور از ہر چیز می خریدن بخوست  
زور کو پول لینے کی واسطے خوب ہے بے کام آہ ہے  
گرا ز دلبری دل بہ تنگ آیدت  
اگر کسی عشقوں سے دل کو گرفت ہو جائے  
مبتغی عینے ز روی ترش  
ہر نوع کے ساتھ عیش مخ نہ کر  
ولے گر بخوبے نثار و نظیر  
مگر جسکا حسن میں شغل خفت نہ ہو  
توان از کسے دل بہر دین  
اوس شخص سے دل پھیر سکتے ہیں

کہ نشیندہ ام کیسا گر ملول

کہ بیچ کیسا گر کو ملول نہیں سنا  
کہ باشد کہ روزی مسی زور کند  
اس امید پر کہ ایک روز اپنے کا سوا بنائے گا  
نخواہی خریدن بہ از ناز دوست  
اگر خریدے تو عشقوں کا زور نہ تھمے اور کوئی نہ تیر  
وگر نگساری بچنگ آیدت  
نوکلی اور دوست چاہئے گا  
بآبی و گر آتش شورش  
دوسری پانی سے دھکیں گا کچھ دوسری سے تھمے نہ دے  
بانگ دل آزار تر کش گیر  
تھوڑے سے بچ میں اوسکو نہ چھوڑنا چاہئے  
کہ دانی کہ بی او توان ساختن  
جسکو جانتے ہیں کہ بڑا دے کے بسر ہو جائیگی

حکایت معنی آنکہ طالب صداق بیخفا بزم گرو

قصہ اس بیان میں کہ عاشق مسوق غلام بھی عشق سے ہائیں آئے

تجربہ نامحرم صاحبی زندہ دشت

ایک شخصیت صاحب ایک رات کو بیچ ملک جاگتا تھا  
کی ہاتھ نہ خست و گوش پیر  
ایک ہفت چیب لے اوس پیر کے کاٹھن کما  
برین درد حامی تو مقبول نیست  
اس بار گلا میں تیری دعا قبول نہو گی  
شبی دیگر از نو کرو طاعت خفت  
دوسری رات کو بھی ذکر اور عبادت میں جاگتا رہا  
چو دیدی از ان روی لبست در  
جب تجھے معلوم ہو گیا کہ او دہر کا دروازہ بند ہے  
بدینا جہ بر اشک یا قوت فام  
سرنگے کے ساتھ اوس کے خزانہ پر خون کے آئسو

سحر و سہامی دعا بر فرشت

صبح کو دعا کیوا سطلے اچھے اور شالہ  
کہ بیجا صلی رو سر خوش گیر  
کہ بیفادہ ہے جا اپنی راہ لے  
بخواری برو یا زاری بالیست  
ذلت کے ساتھ چلا جا اگلے  
مریدی ز حالش خبر دت گفت  
ایک مرید اوس کے حال سے واقف نہاؤسنے کما  
بہ بیجا صلی سعی چندین مہر  
تو اس قدر روکشش بیگار ہے  
بحسرت ببارید و رفت امی غلام  
اور کہا کہ اسے روٹے

اس حکایت کا یہ ہے  
ایک صاحب صاحب ایک رات کو بیچ ملک جاگتا تھا  
کی ہاتھ نہ خست و گوش پیر  
ایک ہفت چیب لے اوس پیر کے کاٹھن کما  
برین درد حامی تو مقبول نیست  
اس بار گلا میں تیری دعا قبول نہو گی  
شبی دیگر از نو کرو طاعت خفت  
دوسری رات کو بھی ذکر اور عبادت میں جاگتا رہا  
چو دیدی از ان روی لبست در  
جب تجھے معلوم ہو گیا کہ او دہر کا دروازہ بند ہے  
بدینا جہ بر اشک یا قوت فام  
سرنگے کے ساتھ اوس کے خزانہ پر خون کے آئسو

پندار اگر وی عنان شکست  
 اگر چه ارسنے بال پیر  
 بنوئید می آنکہ بگردیدی  
 مایوسی سے مین  
 چو خواہند محروم گشت از دوری  
 اگر سائل را یک دروازہ سے  
 شنیدم کہ را ہم درین کوی نیست  
 مین سننا ہے کہ اس کو چہ مین مجھے  
 درین بود سر بر زمین فدی  
 اسی حالت مین سر سجدہ مین رکھے تھا  
 قبول گشت کہ چہ نہر نیستش  
 قبول ہے اگر چہ او سستین لیا تحت زمین

کہ من باز دارم ز فتراک پست  
 کہ مین اور سکا غکار بند  
 ازین رہ کہ را م و گردیدے  
 جب اس دروازہ سے ہٹا اور کوئی دروازہ پانا  
 چہ غم کرشنا سدا در ویکری  
 وکیا غم آجب اور دروازہ معلوم ہے  
 ولی بیج را ہی و گردوی نیست  
 مگر اور طرقت بھی ہے واسطے کوئی راہ مین ہو  
 کہ گفتند و رکوش جانیش ندی  
 کہ او کے گوش دل مین آواز آئی  
 کہ جس زمانہ پناہی و گرفتیش  
 کیون کہ میرے سوا اور کو مین اور پناہی نہیں

### حکایت

یکی درشا پوروانی چہ گفت  
 کچھ معلوم ہے کہ ایک شخص نے  
 توقع مدار امی پس گر گئے  
 کہ عقل ہے تو اسے لڑکے اس بات کچھ بھی توقع نہ کرنا  
 سمیلاں جو برگیر دست دم  
 جو جو کاٹنے سے بچانے وہ ہمیشہ سر بر زمین رہتا  
 طمع دار سود و بترسل ز زبان  
 نامہ سے طمع رکھے اور نقصان سے بترسے

چو فرزندش از فرض خفتن بخت  
 جب اس کا لڑکا صفائی ناز سے چلے سو گیا  
 کہ بی سے ہرگز بجائے ہی  
 کہ بیک گوشش کے نزل پر پہنچ جائیگا  
 وجودیت بی منفعت چون غلام  
 ہستی بقائدہ و بیکار شل نوٹنے کے ہے  
 کہ بی بہرہ باشند فارغ زبان  
 کہ بے فکر بد نصیب رہتے ہیں

### حکایت در صبر بر جفائی آنکہ از صبر نتوان کرد

شکایت کند نو غروس جوان  
 ایک دو لہن جوان نے  
 کہ پسند چندین کہ با این پس  
 کہ بات کو امانہ کر کہ اس لڑکے کے ساتھ

بہ پیرے ز دانا و نامہرمان  
 اپنے باپ سے اس کے داماد نامہرمان کی شکایت کی  
 بتلخی رو در روزگار مبر  
 میری عمر بد مزگی سے ابر ہوگی

یہ ایک حکایت ہے جس میں ایک جوان نے اپنے دو لہنوں کو اپنے دوستوں کے ساتھ لے جانا چاہا۔ انہوں نے اسے روک دیا اور کہا کہ یہ لہنیں تو تمہاری بہنیں ہیں، ان کے ساتھ ایسا نہ کرو۔ جوان نے ان کی بات نہ سنی اور انہیں لے کر گیا۔ آخر کار انہیں لوٹنے پر مجبور کر دیا گیا۔



حکایت کند در دمنوی غریب  
ایک بیمار سانسہ بیان کرتا ہے  
میں خواستم تندرستی خویش  
مینا اپنی صحت میں چاہتا تھا  
بہ عقل زور آور چر دست  
بہت سے عقل کے زبردست زور آور  
چوسو و آخر دلجا لید گوش  
جب عیش کے سودے نے عقل کو کانٹھے

کینوش بود چندی سرم با طبیب  
 زمین چند ناسو خالی بین اس طبیب کسان خوش نهاد  
 و دیگر نیاید طبیب به مجلس  
 اسطو اسطی که طبیب بر خواسم در اینجا  
 که سودای عشقش گذریر دست  
 که او با کوشش کاس و دگر کرد تیا به  
 نیار و دگر سر بر آورد و هوش  
 بجز ترش ساری است سر نشسته انا شکسته

حکایت در معنی استیلائی عشق بر عقل

نفس۔ عقل پر غلبہ عشق کے بان میں

لی بچہ آہنیں راست کرد  
 ایک شخص نے لوہے کا بچہ بنوایا  
 جو شیریں لب و سر بچہ و درخود کشید  
 شیریں لب و سر بچہ و درخود کشید  
 لی نقش آخر چہ چسپی جو زان  
 ایک شخص کو اس کے کما کا خور و نون کا طرح کیوں کر  
 شنید کہ مسکین دران زیر گرفت  
 شنید کہ اس غریب نے شکر کے بچہ سے جواب  
 چو عقل و انا شود عشق چہر  
 جب عقل کی عقل پر عشق غالب ہوا تا ہے  
 تو در بچہ شیر مرد او زنی  
 جب بچہ سے شیر مرد کو گرا دینا ہے  
 چو عشق ابد از عقل دیگر بگوسی  
 جب عشق ہوا تو عقل کا کیا ذکر ہے

کہ بائیں زور اور سی خواست کرد  
 کیونکہ غیر سے زور کرنے کا قصد کیا تھا  
 ولرز و درخچہ خود ندید  
 بھراو سننے اپنے پنجہ میں کچھ زور نہ پایا  
 سرخچہ آئینیش بزن  
 اب لوہنے کے پنجہ سے اسکو مار  
 نشاید بدین پنجہ بائیں گرفت  
 اس پنجہ سے شیر کا مقابلہ نہیں ہو سکتا  
 ہماں پنجہ آئینیش ست و شیر  
 تباہی لوہے کا پنجہ اور شیر کی مثال صادق آتی ہو  
 حہ سودت کند پنجہ آئینیش  
 تو جنگجو لوہے کا پنجہ کیانامہ کرے گا  
 کہ در دست چوگان اسیرت لگی  
 کیونکہ چوگان کے اختیار میں ہوتا ہے

حکایت در معنی عزت محبوب نظر محب

نصہ۔ عاشق کی نظروں میں معشوق کی عزت کے سارے ہیں

میان دو عجم زاده وصلت قنار	دو خورشید سیامی و مہتر نثار
دو چار زاد دن امین شادی ہرئی	دو لون آفتاب چہرہ اور رئیس زادے

۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰





ماہِ صفر ۱۲۰۹  
 لکھنؤ  
 باب ۱۲  
 باب ۱۳  
 باب ۱۴  
 باب ۱۵  
 باب ۱۶  
 باب ۱۷  
 باب ۱۸  
 باب ۱۹  
 باب ۲۰  
 باب ۲۱  
 باب ۲۲  
 باب ۲۳  
 باب ۲۴  
 باب ۲۵  
 باب ۲۶  
 باب ۲۷  
 باب ۲۸  
 باب ۲۹  
 باب ۳۰  
 باب ۳۱  
 باب ۳۲  
 باب ۳۳  
 باب ۳۴  
 باب ۳۵  
 باب ۳۶  
 باب ۳۷  
 باب ۳۸  
 باب ۳۹  
 باب ۴۰  
 باب ۴۱  
 باب ۴۲  
 باب ۴۳  
 باب ۴۴  
 باب ۴۵  
 باب ۴۶  
 باب ۴۷  
 باب ۴۸  
 باب ۴۹  
 باب ۵۰  
 باب ۵۱  
 باب ۵۲  
 باب ۵۳  
 باب ۵۴  
 باب ۵۵  
 باب ۵۶  
 باب ۵۷  
 باب ۵۸  
 باب ۵۹  
 باب ۶۰  
 باب ۶۱  
 باب ۶۲  
 باب ۶۳  
 باب ۶۴  
 باب ۶۵  
 باب ۶۶  
 باب ۶۷  
 باب ۶۸  
 باب ۶۹  
 باب ۷۰  
 باب ۷۱  
 باب ۷۲  
 باب ۷۳  
 باب ۷۴  
 باب ۷۵  
 باب ۷۶  
 باب ۷۷  
 باب ۷۸  
 باب ۷۹  
 باب ۸۰  
 باب ۸۱  
 باب ۸۲  
 باب ۸۳  
 باب ۸۴  
 باب ۸۵  
 باب ۸۶  
 باب ۸۷  
 باب ۸۸  
 باب ۸۹  
 باب ۹۰  
 باب ۹۱  
 باب ۹۲  
 باب ۹۳  
 باب ۹۴  
 باب ۹۵  
 باب ۹۶  
 باب ۹۷  
 باب ۹۸  
 باب ۹۹  
 باب ۱۰۰

نمائند از و شاقان گردن فرار  
 حجت دار تا جواردن میں سے کوئی  
 نگرہ دکاے دلبر بیج بیج  
 بادشاہ نے دیکھ کر کہا کہ او خوشن گویا دلا دلاے  
 من اندر قفاے قومی تا ختم  
 میں تیرے پیچھے دوڑتا ہوں  
 گرت قریبی ہست در بار گاہ  
 اگر تجھ کو بارگاہ میں قربت حاصل ہو  
 خلاف طریقت بلو کا و لیا  
 طریقت کے خلاف ہے اگر اولیا  
 گرازدوست چشت بر حسان است  
 اگر دوست سے تو احسان کا ایسا ہے  
 ترا تا وہیں باشد از حرص باز  
 جب تک تیرا نہ حرص سے کھلا رہیگا  
 حقیقت سراپست آراستہ  
 حقیقت کا کھسکا یا آراستہ ہے  
 نہ بینی کہ جامی کہ برخواست گرد  
 نہیں دیکھا کہ جب غبار اٹھتا ہو

کسی در قفاے ملک جز ایاز  
 ایاز کے سوا بادشاہ کو مہم بھیج نہ تھا  
 نہ لیا چہ آوردہ گفت ایچ  
 تو کیا لوٹ کے لایا اور نے جواب دیا کہ نہیں  
 نہ خدمت بہ نعمت نہیں و احتم  
 تیری خدمت کے آگے بننے لوٹ کی کو حقیقت نہیں  
 نہ خدمت مشغول غافل از بادشاہ  
 غفلت ہانے یہی بادشاہ کی خدمت سے غافل نہ  
 تمنا کند از خدا جز خدا  
 خدا سے سولے خدا ملنے کے اور کچھ مانگے  
 تو در بند خویشی نہ در بند دوست  
 تو اپنی بندگی میں ہے نہ دوست کی اطاعت میں  
 نیاید بکوشش دل ز غیب راز  
 جب تک غیب سے راز کی بات تو نہ کان میں نہ آئیگی  
 ہو او ہو پس گرد بر خاستہ  
 ہو اور مجھ کے پاس نہیں اسے چھو نہیں گئی  
 نہ بیند نظر در چہ بیناست مرد  
 دیکھنے والوں کو بھی سمجھائی نہیں دیتا

اور کھنڈار لیا راز میں ہوگا

حکایت در معنی قدم در دست مردان

نغمہ - مردوں کی ثابت قدمی کے بیان میں

قضا راسن و پیری از فراباب  
 اتفاقاً میں در ایک بیضا قضا فراباب سے  
 مرا یک درم بود و بدواشتند  
 میرے پاس ایک درم تھا مجھے کتنی پر سواریا  
 سیاہان برانند گشتی خود و  
 سیاہ دون کے چینی دھوین کی طرح دوڑا  
 مرا گریہ آمد ز تمار جفت  
 ساجھی کے غم سے میرے آنسو ٹپک پڑے

رسیدیم در خاک مغرب باب  
 ایک قریب میں دریا کے کنارے پہنچا  
 بکشتی و درویش بگذاشتند  
 اور اس بقیہ کو چھوڑ دیا  
 کہ آن نا خدا نا خدا ترس بود  
 کیونکہ اس کشتی کا نا خدا بہر مہم تھا  
 بران گریہ تمقہ بخند و گفت  
 میرے رونے پر اس نے تمقہ مار کے کہا

اور اس کے کسی اور کوئی بہت ہی بگیا





پسندیدہ پر سیدی امی ہوشمند  
اسے غفلت نہ کیے کیا اچھا سوال کیا ہے  
کہ ہامون و دریا و تودہ و فلک  
کونیکل اور دریا بساڑ اور آسمان  
ہمہ ہرچہ ہستند از ان کتر اند  
یہ سب جو کہ ہیں اس میں لائق حسین  
عظیمست پیش تو دریا بھوج  
سرت جے دریا کی مہج بڑی معلوم ہوتی ہے  
وے اہل صورت کجا پی بر بند  
گر اہل دنیا کا سرخ کمان پاسکتے ہیں  
کہ اگر آفتابست یکدہ نہ نیست  
کیونکہ اگر آفتاب ہو تودہ ایک ذرہ سے کم ہے  
چو سلطان عزت علم پر کشد  
جب عزت داسے بادشاہ کا نشان بلند ہوگا

بلویم گر آیت جوابت پسند  
میں تجھے جواب دیتا ہوں اگر پسند ہو  
پری وادی زاد و دیو و ملک  
پری اور انسان دلو اور فرشتے  
کہ باہستیش نام ہستی بر بند  
کا اکیستی کے مقابل انکی ہستی کسی ثابین ہو  
بلندست کردون گردان باج  
آسمان گردش کر نیوا لایند و کھائی و تناسف  
کہ اگر باب معنی سمجھئے ورنہ  
کیونکہ اہل حقیقت کسی اور ہی ملک میں ہیں  
وگر ہفت و ریاست یک قطر ہست  
اور سالون سمندر ایک قطرہ کہ برابر ہی نہیں  
جہان سنجب عدم و رکشد  
جہان مٹی کے گریبان میں سرخسٹا کا اونا ہوا گیا

### حکایت و ہقان و رشکر سلطان

نعت۔ ایک کنوارا کاجر باو شاہی رشکر میں نکلا

ریلیس دے باپ در دہی  
کسی گانوں کا ایک ریل پر دیکھے کہ ساتھ جانا تھا  
پسر چا و شان وید و تیغ و تبر  
لو کے لئے دھوم دھم کا توار اور تبر  
یلان کماند ارخمہ زن  
نکاری سلطان حسان ہند سے  
مٹی و برشش پر نیانی قباہ  
ایک شخص کے گئے ہیں افسس کی بنا  
پسر کان ہمہ شوکت و بایہ وید  
لو کے لئے جب وہ سامان را در عزت دیکھی  
کھالاش بکروید و رنگش برخت  
کیونکہ ناگاہ حال اسکا بدلا اور رنگ اور رنگ

گذشتند بر قباب شاہنہشتی  
کسی بادشاہ کے بیچ لشکر سے نکلا  
قباہامی اطلس ٹھہرے کے زر  
اطلس کی قباہیں نہسہری کر بند دیکھے  
غلامان ترکش کش تیز زن  
چہ انداز غلام ترکش لگا گئے ہے  
مٹی بر سرش خسروانی کلاہ  
ایک کے سہر پر بادشاہی تاج  
پدر را بغایت فرومایہ وید  
تو اپنے باپ کو نہایت ہی کم حقیقت سمجھا  
زہلیت بہ پیغولہ در رکخت  
ڈر کے مارے ایک گوشہ میں دیکھتا رہا

غلامی جلالت  
کایہ کی ایک دیندار  
پسندیدہ پر سیدی امی ہوشمند  
اسے غفلت نہ کیے کیا اچھا سوال کیا ہے  
کہ ہامون و دریا و تودہ و فلک  
کونیکل اور دریا بساڑ اور آسمان  
ہمہ ہرچہ ہستند از ان کتر اند  
یہ سب جو کہ ہیں اس میں لائق حسین  
عظیمست پیش تو دریا بھوج  
سرت جے دریا کی مہج بڑی معلوم ہوتی ہے  
وے اہل صورت کجا پی بر بند  
گر اہل دنیا کا سرخ کمان پاسکتے ہیں  
کہ اگر آفتابست یکدہ نہ نیست  
کیونکہ اگر آفتاب ہو تودہ ایک ذرہ سے کم ہے  
چو سلطان عزت علم پر کشد  
جب عزت داسے بادشاہ کا نشان بلند ہوگا  
نعت۔ ایک کنوارا کاجر باو شاہی رشکر میں نکلا  
ریلیس دے باپ در دہی  
کسی گانوں کا ایک ریل پر دیکھے کہ ساتھ جانا تھا  
پسر چا و شان وید و تیغ و تبر  
لو کے لئے دھوم دھم کا توار اور تبر  
یلان کماند ارخمہ زن  
نکاری سلطان حسان ہند سے  
مٹی و برشش پر نیانی قباہ  
ایک شخص کے گئے ہیں افسس کی بنا  
پسر کان ہمہ شوکت و بایہ وید  
لو کے لئے جب وہ سامان را در عزت دیکھی  
کھالاش بکروید و رنگش برخت  
کیونکہ ناگاہ حال اسکا بدلا اور رنگ اور رنگ  
گذشتند بر قباب شاہنہشتی  
کسی بادشاہ کے بیچ لشکر سے نکلا  
قباہامی اطلس ٹھہرے کے زر  
اطلس کی قباہیں نہسہری کر بند دیکھے  
غلامان ترکش کش تیز زن  
چہ انداز غلام ترکش لگا گئے ہے  
مٹی بر سرش خسروانی کلاہ  
ایک کے سہر پر بادشاہی تاج  
پدر را بغایت فرومایہ وید  
تو اپنے باپ کو نہایت ہی کم حقیقت سمجھا  
زہلیت بہ پیغولہ در رکخت  
ڈر کے مارے ایک گوشہ میں دیکھتا رہا

پس گفتش آخر بزرگ دہی  
لڑکے نے پوچھا اوس کو آخر تو ہی کا نون کا کیس ہے  
چہ بودت کہ میریدی از جان امید  
نہی کجا ہو گیا کہ جان سے نا امید ہو گیا  
ہلی گفت سالار و فرماندہ ہم  
اوس نے جواب دیا ہاں میں داردار کا کہ ہوں  
بزرگان از ان دہشت آلودہ  
بزرگ اس سبب سے ڈرتے رہتے ہیں  
تو ای بخیر بھیمان و رد ہے  
تو ای نادان تو ابھی اسی طرح گانوں میں ہے  
مگھنہ حریف نے زبان آوران  
شام و ن نے کوئی ایسی بات نہیں کہی

بسر داری از سر بزرگان می  
حکومت میں بڑے بڑے سرداروں کا سردار ہوں  
بلرزیدی از بادشاہی چو مید  
ایک بادشاہ سے تو بید کی طرح کانپنے لگا  
وے عزتم ہست تا دور دہم  
مگر گانوں کے اندر ہی میری عزت ہے  
کہ دربار گاہ ملک بودہ اند  
کہ بارگاہ خدایں رہتے ہیں  
کہ برخواستن منصبی نمی  
جو آپ کو عزت والا جانتا ہے  
کہ سعدی ناگہ پشائے بران  
جس سعدی نے ایک مثال دی ہو

### حکایت گرم شب تاب

نفس جگنو کا

مگر دیدہ باشی کہ در باغ و راغ  
نار تو نے باغ و دیکن میں دیکھ کر ہو گا  
یہ گفتش ای مرغک شب فروز  
ایک شخص نے اس سے پوچھا کہ اور پھر کونسا ہو  
بہرین کا تیشین کرنگ خاک راو  
خیال کرتا تھا کہ اس کیڑے کوئی سو بیا ہوا تھا  
کہ من روز و شب جہ لبصحرانیم  
کہ میں رات دن جنگل میں رہتا ہوں

بتابد لبش کر کے چون چراغ  
ایک کپڑا رات کو چراغ کی طرح جگتا ہو یعنی جگنو  
چہ بودت کہ بیرون نیائی بروز  
مگر کیا وجہ ہے کہ دن کو نہیں دھائی دیتا  
جواب از سر روشنائی چہ داو  
غفلندی سے کیا خوب جواب دیا  
وے پیش خورشید سدا نیم  
مگر سورج کے ہم سامنے معلوم نہیں ہوتا

### حکایت دانشمند با تا یک سجدین زنگی غفلت

نفس ایک غفلت مند اور ایک سجدین زنگی کا اللہ اوسے بخشنے

شنا گفت بر سعد زنگی سے  
کسی نے سعد زنگی کی تعریف کی  
درم داد و تشریف و نبواختش  
اوس کو درم اور خلعت دیا اور غلطی کی

کہ بر تریش باد رحمت ہے  
کہ اوس کی قسم پر ہمیشہ رحمت ہو  
بمقدار خود منزلت ساختش  
اپنے حوصلہ کے موافق خوب عزت دی

عجب کجی  
تجربہ  
محبوب  
ریاضت  
سیر  
رات  
درخت  
جنگل  
دن  
جلد  
محبوب  
طوبی  
میں  
لوگوں  
کی  
سلا  
پل  
کی  
کی  
معلوم  
۱۲  
۱۳



# حکایت صاحب نظر پارا

قصہ فقیر عاشق کا

میری راجہ من دل بہت کسی  
میری طرح سے ایک شخص کا دل بیکے بہترین  
پس از ہوشمند سے و فرزانی  
عقلندی اور ہوشیاری کے بند  
قفا خورومی از دست یاران خویش  
اپنے یاروں کے ہاتھ کی دھولین کھا  
خیالش چنان بر سر آشوب کرو  
اوس مشفق کے خیال سے اور کا دل پریشان کر دیا  
ز و من جفا برومی از بہر دوست  
دوست کے واسطے دشمنوں کا نظم بہت  
نبودش ز تشنیع یاران خبر  
دوستوں کو ملامت کی اور سے پردہ انہیں  
کرایامی خاطر بر آید بسنگ  
جسکے دل پر ہر عشق کا پتھر گرنا ہے  
شبی دیو خود را پتھر ہر ساخت  
ایک رات کو شیطان اوس مشوق پر پتھر کی صورت بنے  
سمجھ کہ مجال نمازش نبود  
صبح کو اوسے نماز کی طاقت نہ رہی  
آبی فرورفت نزدیک بام  
پتھر کے دھڑ ایسے پانی میں غنایا  
نصیحت کر کے لومش آغاز کرو  
ایک نصیحت کر فوالا اوسے ملامت کہنے لگا  
ز بر نامی نصف برآمد خروش  
جو ان الفاظ پسند نہ پکار کے کہا  
مرانچہ وز این پسند فریفت  
اس لڑکے نے تھوڑے دنوں میں دل بدل دیا کیا

گر و بودومی برد خواری بسی  
گرفتار تھا اور بہت ذلت اٹھاتا تھا  
ہفت ہرزدندش زد دیوانگی  
اوسکی دیوانگی مشہور ہو گئی  
چو سمار پیشانی آورده پیش  
سچ کی طرح سے تھکا دینا  
کہ بام و ماغش لکد کوب کرد  
کراوسکی کھوپڑی پامال ہو گئی  
کہ تریاک اکبر بود ز ہر دوست  
بلکہ دوست کے ہاتھ کا زہر بھی تریاک اکبر ہے  
کہ غرقہ مدار و ز باران بر  
کیونکہ ڈوبنے والا بارش کے پانی کی پردہ نہیں کرتا  
نہندیشد از شیشہ نام و ننگ  
اور سے نرم و حیا کے شیشہ ٹوٹنے کا اندیشہ نہیں ہوتا  
در آغوش آن مرد برمی باخت  
اوس کے گھر گنا اور اوسکے ہوش حواس چلے رہے  
زیاران کس کہ ز رازش نبود  
یاروں میں سے کوئی اوسکا بھید نہیں جانتا تھا  
بروبستہ سہا درمی از زخام  
کہ برن سے وہ مثل سنگ مرمر کے جلیا تھا  
کہ خود را بجشتی درین آب سرد  
کہ تو نے اس ٹھنڈے پانی میں اپنے کو ڈال کیا  
کہ ز ہمار ازین حرف منکر خموش  
کہ خبر دار ایسی بری بات ہر زبان پر نہ لانا  
ز مہر ش چنانم کہ توان گسفت  
جسکی محبت میں ایسا زور دینا ہون کہ صبر نہیں ہو سکتا

عاشق کا دل بہت کسی  
میری طرح سے ایک شخص کا دل بیکے بہترین  
پس از ہوشمند سے و فرزانی  
عقلندی اور ہوشیاری کے بند  
قفا خورومی از دست یاران خویش  
اپنے یاروں کے ہاتھ کی دھولین کھا  
خیالش چنان بر سر آشوب کرو  
اوس مشفق کے خیال سے اور کا دل پریشان کر دیا  
ز و من جفا برومی از بہر دوست  
دوست کے واسطے دشمنوں کا نظم بہت  
نبودش ز تشنیع یاران خبر  
دوستوں کو ملامت کی اور سے پردہ انہیں  
کرایامی خاطر بر آید بسنگ  
جسکے دل پر ہر عشق کا پتھر گرنا ہے  
شبی دیو خود را پتھر ہر ساخت  
ایک رات کو شیطان اوس مشوق پر پتھر کی صورت بنے  
سمجھ کہ مجال نمازش نبود  
صبح کو اوسے نماز کی طاقت نہ رہی  
آبی فرورفت نزدیک بام  
پتھر کے دھڑ ایسے پانی میں غنایا  
نصیحت کر کے لومش آغاز کرو  
ایک نصیحت کر فوالا اوسے ملامت کہنے لگا  
ز بر نامی نصف برآمد خروش  
جو ان الفاظ پسند نہ پکار کے کہا  
مرانچہ وز این پسند فریفت  
اس لڑکے نے تھوڑے دنوں میں دل بدل دیا کیا











ترا کس نگو ید نکو میکنے  
 کبھی کوئی محکو نکمگا کہ تو اچھا کرتا ہے  
 گدائی کہ از یاد شہ خواست وخت  
 جس فقیر نے بادشاہ کی لڑکی مانگی  
 کجا در حساب آورد چو نتو دوست  
 او کو تیری دوستی کا کب خیال آئیگا  
 چند ار کو در چنان مجلس  
 کبھی نہ بھجنا چاہیے کہ وہ ایسی مجلس میں  
 و گر با ہمہ خلق نرمے کند  
 اگرچہ تمام خلق کے ساتھ نرمی سے رہتی لیگی  
 نگہ کن کہ پروانہ سوزناک  
 خیال کرنا چاہیے کہ پروانہ دل جلا دے نہ کیا  
 مرا چون خلیل انشی در دلست  
 خلیل اللہ کی طرح جب میر دل میں آگ لگی ہے  
 نہ دل واسن وستان میشد  
 میرا دل معشوق کا واسن نہیں پکڑتا  
 نہ خود را با آتش بنجو و میزخم  
 میں خود آگ کی طرح نہیں جاتا  
 مرا همچنان دور بودم کہ سوخت  
 جب میں دور محتاج ہی محکوم اور اسے جلا دیا  
 نہ آن میکند یار در شاہدے  
 یار معشوقانہ ادا سے ایسا نہیں رکھتا  
 کہ عیسم کند بر تو لای دوست  
 یار کی محبت میں مجھ کو کون طعن ماریگا  
 مرا بر تلف حرص الی چیست  
 تو جانتا ہے کہ محکوم اپنے منافع کو کیوں حرص ہے  
 بسوزم کہ یار پندیدہ اوست  
 جیسے یار اپنے پنداری کو جان بولنے کو بلا تاہون

کہ جان در سرو کار او میکنی  
 جب تو اس کے خیال میں جان برباد کرتا ہو  
 قفا خور و سودای پیوودہ بخت  
 دھولین کھائیں اور پیوودہ خیال کیا  
 کہ روی ملوک سلاطین دوست  
 کیوں بادشاہ اور سلاطین و کیطون مخاطب ہیں  
 مدارا کنند با تو چون مفلس  
 تیرے سے مفلس کی خاطر سر کرے گی  
 تو بیچارہ بر تو کرے کند  
 تو غیب ہی تجھ پر رگری اسے سختی کرے گی  
 چہ گفت امی عجب گرسوزم چہ پاک  
 کہا اگر میں جلاؤں تو کب سے انجمن ہیں  
 کہ پندار می بین شعلہ بر من گاست  
 تو اس آگ کو میرے واسطے گلزار بھجنا چاہیے  
 کہ مہش گریبان جان میشد  
 بلکہ اس کی محبت خود بیان کا گریبان پکڑتی ہے  
 کہ زنجیر شوقست در گردنم  
 بلکہ شوق کی زنجیر جو میرے گلے میں بڑی بکھینچتی ہے  
 نہ ایندم کہ آتش بمن در فروخت  
 نہ جوقت کر کہ مجھے آگ کا خصلہ ادا تھا  
 کہ با او توان گفتن از زاہدے  
 جسکے ساتھ تقویٰ اور پرہیزگار کی دم مار کے  
 کہ من را چشم کشتہ در یامی دوست  
 جیکے میں خود اس کے قدموں پر ظاہر ہو مجھ پر امن ہوں  
 چواہست اگر من بیاہم دوست  
 اس کی ہستی کے ساتھ میرا منوا بہتر ہے  
 کہ در روی سرایت کند سوز دوست  
 کہ شاید میرا سوز ادا کے دلبین کچھ اثر کرے

۲۱  
 عشق  
 جلاؤں تو کب سے انجمن ہیں  
 کہ پندار می بین شعلہ بر من گاست  
 تو اس آگ کو میرے واسطے گلزار بھجنا چاہیے  
 کہ مہش گریبان جان میشد  
 بلکہ اس کی محبت خود بیان کا گریبان پکڑتی ہے  
 کہ زنجیر شوقست در گردنم  
 بلکہ شوق کی زنجیر جو میرے گلے میں بڑی بکھینچتی ہے  
 نہ ایندم کہ آتش بمن در فروخت  
 نہ جوقت کر کہ مجھے آگ کا خصلہ ادا تھا  
 کہ با او توان گفتن از زاہدے  
 جسکے ساتھ تقویٰ اور پرہیزگار کی دم مار کے  
 کہ من را چشم کشتہ در یامی دوست  
 جیکے میں خود اس کے قدموں پر ظاہر ہو مجھ پر امن ہوں  
 چواہست اگر من بیاہم دوست  
 اس کی ہستی کے ساتھ میرا منوا بہتر ہے  
 کہ در روی سرایت کند سوز دوست  
 کہ شاید میرا سوز ادا کے دلبین کچھ اثر کرے

مرا چند گوئی کہ در خور و خویش  
محلک تو کمانک سمجھایا کہ اپنے لائق  
بدان ماند اندر ز شوریدہ حال  
ماشتو کو سمجھانا اسطرح ہے  
کسی را صیحت گامی شکفت  
اسے نادان اوس شخص کو کبھی نصیحت نہ کر  
و کف رفتہ جیبار دُرا لگام  
جس بقاو کے ساتھ سے لگام چھوٹ گئی ہو  
چہ نعر آدین نکتہ در سندان  
کہا پسند بادین کیا عمدہ یہ نکتہ لکھا ہے  
ببا و آتش سزیر تر شود  
ہوا سے آگ اور بزرگ دشمنی رہے  
چونیکت بدیدم بدمی یکنی  
جب بین تجھ کو نیک بجاؤ کو کون سی جہانے بدی کرتا ہو  
ز خود بہتری جوئی و فرصت کار  
لے سے بہتر تلاش کر کمزرت بے زندگی کو قیمت کچھ  
پنی چون خود آن خود پرستان وند  
اپنے ایسے لوگوں کے پیچھے بہت ہمت چلتے ہیں  
من اول کہ این کار سر و شتم  
ہے پہلے ہی جب یہ کام شروع کیا  
سر انداز و عاشقی صدا و قست  
عشق کی راہ میں سر دینے والا بھی عاشق  
اجل ناکے در سب نہ کشد  
موت ننھے دفنہ دھوکے میں ہلاک کر دیگی  
چویشک نبشت ست برس ہلاک  
جب مرنا تقیر ہی میں لکھا ہے  
نہ روزی بہ پیار کی جان دی  
آخر بے بس ہو کے ایک دن جان جاگیں

# مخاطبہ شمع و پروانہ

پروانہ اور شمع کی باتیں

شب بے یار دارم کہ چشم غفلت  
بچہ یاد ہو کہ ایک رات کو میری آنکھ نہ لگی یعنی آفتاب کی  
کہ من عاشقم کہ بسوزم دوست  
کہ میں عاشق ہوئے جلون توں درست ہو  
بگفت ای ہی ہوا در سکین من  
کہا لے میرے غیب دوست  
چو شیرینی از من بدر میرود  
چرب شیرینی مجھے چھوٹ جاتی ہے  
ہمیکفت وہ ہر خطہ سیلاب در در  
یہی بات کہتی تھی اور ہر وقت در و کا سیلاب  
کہ امی مدعی عشق کار تو نیست  
کہ امی مدعی عشق کار تو نیست  
تو بکر زیمی از پیش یک شعلہ خام  
اے بچے تو ایک شعلہ سے بھی بھاگتا ہے  
ترا آتش عشق اگر پر بسوخت  
عشق کی آگ تیرے صرٹ پر جلا دیتی ہے  
زرقہ ز شرب بچیان بصرہ  
ہنوز تھوڑی رات بھی نہیں گزاری تھی  
ہمیکفت و میرفت در دوش بسیر  
وہ یہی بات کہتی تھی اور ہوا لالہ کی سر سے لٹکتا تھا  
اگر عاشقی خواہی آموستن  
اگر عاشقی سیکھنا چاہتا ہے  
مکن گر یہ بر گور مقبول دوست  
جسکو باری نے نکل کیا ہوا کی قبر سرد ناخواب  
اگر عاشقی سر مشوی از مرض  
اگر عاشق ہے تو کہو عشق کی بیماری سے

شب بیدم کہ پروانہ باشم گفت  
میں نے سنا کہ پروانہ نے شمع سے کہا  
ترا اگر یہ وسوز باری چلاست  
تو کس واسطے رہ جاتی اور روتی ہے  
برفت انگبین بار شیرین من  
مجھے شہد میرا بار شیرین چھوٹ گیا  
چو فریادم آتش بسیر میرود  
فریاد کی طرح آگ میرے سر سے نکلتی ہے  
فریاد ویدش خسار زرد  
اوسکے زرد در خسار دیر جاری تھا  
کہ نہ صبر داری نہ یار ای سیت  
کیونکہ تجھ کو صبر اور غمراہ نہیں  
من ستادہ ام تا بسوزم تمام  
اور میں لکڑے کھڑے ہوں بالکل جلاتی ہوں  
مرا میں کہ از پامی تا سر بسوخت  
دیکھ مجھے سر سے پر یک جلاتی ہے  
کہ ناگہ بکشتن تیرے کچھ  
کہ دفعہ اوسکو ایک مسکونے نے خاموش کیا  
ہمیں بود یا پان عشق امی پسیر  
اے روئے آنتاے عشق ہی ہے  
بکشتن سرج یابی از سوختن  
تو میرے پر جلتے سے نجات ہو گی  
بر و خرمی کن کہ مقبول دوست  
اوپر خوش ہونا چاہیے کہ وہ اوسکا مقبول ہو  
چو سعدی فرو شوی بہت از غم  
سعدی کی طرح سے اپنی غم سے با تھو دو

عشق کا یہ حال ہے کہ  
میں نے سنا کہ پروانہ نے شمع سے کہا  
ترا اگر یہ وسوز باری چلاست  
تو کس واسطے رہ جاتی اور روتی ہے  
برفت انگبین بار شیرین من  
مجھے شہد میرا بار شیرین چھوٹ گیا  
چو فریادم آتش بسیر میرود  
فریاد کی طرح آگ میرے سر سے نکلتی ہے  
فریاد ویدش خسار زرد  
اوسکے زرد در خسار دیر جاری تھا  
کہ نہ صبر داری نہ یار ای سیت  
کیونکہ تجھ کو صبر اور غمراہ نہیں  
من ستادہ ام تا بسوزم تمام  
اور میں لکڑے کھڑے ہوں بالکل جلاتی ہوں  
مرا میں کہ از پامی تا سر بسوخت  
دیکھ مجھے سر سے پر یک جلاتی ہے  
کہ ناگہ بکشتن تیرے کچھ  
کہ دفعہ اوسکو ایک مسکونے نے خاموش کیا  
ہمیں بود یا پان عشق امی پسیر  
اے روئے آنتاے عشق ہی ہے  
بکشتن سرج یابی از سوختن  
تو میرے پر جلتے سے نجات ہو گی  
بر و خرمی کن کہ مقبول دوست  
اوپر خوش ہونا چاہیے کہ وہ اوسکا مقبول ہو  
چو سعدی فرو شوی بہت از غم  
سعدی کی طرح سے اپنی غم سے با تھو دو



جوانی خسرو مند پاکیزہ بوم  
 ایک جوان عقلمند پاک سرشت  
 در و فضل دیدند و فقر و تمیز  
 او بہن زندگی اور فقر اور تمیز دیکھتے  
 ہر صاحبان گفت روز کے بعد  
 بگفتو کے سردار اپنے امام نے ایک دوا دے دیا  
 ہمارے کاین سخن مرد ہر ہوشمند  
 جسم او میں سفر نے یہ بات سنی  
 بران حمل کر دیا ران و پیر  
 امام اور اسکے دوستوں نے یہ گمان کیا  
 و گر روز خادم گرفتار نہ رہا  
 و کھڑا ایک کچھ خادم اپنے اسکا ہاتھ راہ میں پلوا  
 نہ انستی لے کے کو دک خود پسند  
 اسے خود پسند لڑکے تو نے نہیں سنا ہے  
 گرسٹن گرفتار نہ صدق و سوز  
 وہ شخص راہ صفائی اور سوز قلب سے روخ لگا  
 نہ گرو اندران بقعہ دیدم نہ خاک  
 تین ہفتا اس گھر میں گرد و غبار آئین پایا  
 گرفتہ قدم لاجرم باز پس  
 مجبور ہو کر باہر چلا گیا  
 طریقت خیرین نیست در ویش را  
 فقیر کے واسطے اس سے بڑھ کے کوئی طریقہ نہیں  
 بلندیت باید تو اضع گزین  
 اگر تو بلند ہی جانتا ہے تو عاجزی اختیار کر

زور یا برآمد بدربار روم  
 دریا سے در بند روم میں آیا  
 نہادند رختش بجای عسریہ  
 اسکا اسباب ایک سجدہ میں رکھا لیجے وہاں اوتارا  
 کہ خاشاک مسجد پیشان و گرد  
 کہ مسجد کا گڑا اور گرد چھا دے  
 برون رفت و بازش کس آنجا ندید  
 وہاں سے چلا گیا اور پھر کہنے اوستہ زبان پایا  
 کہ پروا می خدمت نذر و فقیر  
 کہ فقیر کو خدمت کی پروا نہیں  
 کہ ناخوب کردی برائے تباہ  
 کہ تو نے اپنی بد عقلی سے بُرا کیا  
 کہ مردان ز خدمت بجای رسد  
 کہ مردوں کو خدمت سے غفلت ملتی ہے  
 کہ امی یا رجان پرورد و نفروز  
 کہ اسے یار باعث آرام جان درویشی قلب  
 من آلودہ بودم دران جامی پاک  
 اوس پاک گھبر میں لیکن یہاں گڑا آلودہ ہو گیا  
 کہ پاکیزہ مسجد بہ از خاک و سس  
 کہ مسجد کا خاک اور کوڑے سے صاف رہنا چاہیے  
 کہ افکنده وار دین خویش را  
 کہ آپ کو حاجت سمجھتا ہے  
 کہ این بام رانیست سلم جزین  
 کہ اس کو چھ کا زینہ اس سے بڑھ کر نہیں

حکایت سلطان بایزید بظامی قدس اللہ سرہ و روض  
 قصہ سلطان بایزید بظامی کا پاک انداز اور ان کا عاجزی کے بیان میں  
 شہنشاہ کے کو قلعی سحر کا عید  
 میں شہنشاہ کے کو قلعی سحر کا عید

یہ در تواسخ  
 یونان سرزم  
 ۱۵۳  
 جوانی خسرو مند پاکیزہ بوم  
 ایک جوان عقلمند پاک سرشت  
 در و فضل دیدند و فقر و تمیز  
 او بہن زندگی اور فقر اور تمیز دیکھتے  
 ہر صاحبان گفت روز کے بعد  
 بگفتو کے سردار اپنے امام نے ایک دوا دے دیا  
 ہمارے کاین سخن مرد ہر ہوشمند  
 جسم او میں سفر نے یہ بات سنی  
 بران حمل کر دیا ران و پیر  
 امام اور اسکے دوستوں نے یہ گمان کیا  
 و گر روز خادم گرفتار نہ رہا  
 و کھڑا ایک کچھ خادم اپنے اسکا ہاتھ راہ میں پلوا  
 نہ انستی لے کے کو دک خود پسند  
 اسے خود پسند لڑکے تو نے نہیں سنا ہے  
 گرسٹن گرفتار نہ صدق و سوز  
 وہ شخص راہ صفائی اور سوز قلب سے روخ لگا  
 نہ گرو اندران بقعہ دیدم نہ خاک  
 تین ہفتا اس گھر میں گرد و غبار آئین پایا  
 گرفتہ قدم لاجرم باز پس  
 مجبور ہو کر باہر چلا گیا  
 طریقت خیرین نیست در ویش را  
 فقیر کے واسطے اس سے بڑھ کے کوئی طریقہ نہیں  
 بلندیت باید تو اضع گزین  
 اگر تو بلند ہی جانتا ہے تو عاجزی اختیار کر









نہ پاسے جو ہیندگان راست  
 قدم میں نظر کی طرح آستی پر بین  
 چو سال بد از وی خلاقی نفور  
 نقد واسے سال کی طرح خلق اس سے نفرت کرنی  
 ہوا وہو کس خرمش سوختہ  
 حرص اور طمع نے اسکا گھر بان جلا دیا  
 سیہ نامہ چند ان بتعم براند  
 گنگار نے اسقدر شہوت پرستی آگ  
 گنگار و خود راسی و شہوت پرست  
 گنگار خواہش نفس کا صلح اور شہوت پرست  
 شنیدم کہ عیسیٰ در آمد زوشت  
 میچ سنا جو کہ ایک روز حضرت عیسیٰ جنگل سے آئے  
 بزیر آمد از غروف خلوت نشین  
 وہ خلوت نشین باہر اپنے بالا خانہ سے بچے اوترا  
 گنگار بر کشتہ اختر زوور  
 گنگار بد نصیب دور سے  
 تامل بحسرت گنان شرمسار  
 افسوس اور ندامت کے ساتھ غور سے دیکھتا  
 جمل زیر لب عذر خواہان بسوز  
 سوز دل اور ندامت سے آہستہ آہستہ لڑکھاتا  
 شریک غم از دیدہ باران جو میخ  
 غم کی جوئی آنکھوں نے برس رہی تھی  
 براند احتسّم نقد عمر عزیز  
 میں نے عمر عزیز کو نقد بھیج دیا  
 چو من زندہ ہرگز مبادا کہے  
 میری طرح کوئی جاندار نہو  
 برست آنکہ در عمد طفلے ببرد  
 جو لو کہیں میں مر گیا وہ خوب بچا

یہ ایک شعر ہے جس میں گنگار نے اپنے غم و اندوہ کو ظاہر کیا ہے۔ اس میں گنگار نے اپنے غم کو عیسیٰ کی طرح بیان کیا ہے جو خلوت نشین تھا۔ گنگار نے اپنے غم کو شریک غم سے بیان کیا ہے جو باران کی طرح غم کی جوئی ہے۔ گنگار نے اپنے غم کو عمر عزیز سے بیان کیا ہے جو نقد میں لے گیا۔ گنگار نے اپنے غم کو چو من سے بیان کیا ہے جو زندہ ہرگز مبادا کہے۔ گنگار نے اپنے غم کو میری طرح سے بیان کیا ہے جو کوئی جاندار نہو۔ گنگار نے اپنے غم کو برست سے بیان کیا ہے جو طفلے ببرد۔ گنگار نے اپنے غم کو جو لو کہیں سے بیان کیا ہے جو میں مر گیا وہ خوب بچا۔

نہ گوشی چو مردم نصیحت شنو  
 کان ز جوانان کی طرح انصیحت نہیں سنتے  
 نمایان بہم چون مہ نوز وور  
 غم کی جانہ کی طرح دور لے اور سپرد لگیاں اور شہن  
 جوی نیکنامی نیند وخت  
 جو بھر نیکنامی نہ حاصل کی  
 کہ در نامہ جامی نبشتن نمائند  
 کہ نامہ حال میں لکھے کہ گنگار باقی زہی بچہ سیاہ ہو گیا  
 بغفلت شب و روز مخمور و مست  
 غفلت میں رات دن مست اور مدہوش  
 بمقصود عابدی برگزشت  
 اور عابد کے چہرہ کے سچے سے سکے  
 بیابیش در افتاد و سر بر زمین  
 اون کے قدموں پر لگا اور زمین پر سر جھکا دیا  
 چو پروانہ حیران در ایشان زوور  
 اون کے زور پر پروانہ کی طرح حیران تھا  
 چو در ویش دروست سرنایہ وار  
 جیسے کوئی نغمہ کسی مالدار کو مکتا ہے  
 ز شبہامی در غفلت آوردہ روز  
 اون راتوں سے جو غفلت میں بسر کرتین  
 کہ عمرم بغفلت گذشت اسی دریغ  
 کہ افسوس میری کہ نام عمر غفلت میں بسر ہوئی  
 بدست از نیکوئی نیاوردہ چیز  
 کوئی عمدہ چیز نہ آئی  
 کہ مرگش بہ از زندگانی بسے  
 کہ جسک موت زندگی سے بہت بہتر ہے  
 کہ پیرانہ سرش سار ساری ببرد  
 کہ نصیحتی میں اسے ندامت نہ اٹھانا پڑی

یہ ایک شعر ہے جس میں گنگار نے اپنے غم و اندوہ کو ظاہر کیا ہے۔ اس میں گنگار نے اپنے غم کو عیسیٰ کی طرح بیان کیا ہے جو خلوت نشین تھا۔ گنگار نے اپنے غم کو شریک غم سے بیان کیا ہے جو باران کی طرح غم کی جوئی ہے۔ گنگار نے اپنے غم کو عمر عزیز سے بیان کیا ہے جو نقد میں لے گیا۔ گنگار نے اپنے غم کو چو من سے بیان کیا ہے جو زندہ ہرگز مبادا کہے۔ گنگار نے اپنے غم کو میری طرح سے بیان کیا ہے جو کوئی جاندار نہو۔ گنگار نے اپنے غم کو برست سے بیان کیا ہے جو طفلے ببرد۔ گنگار نے اپنے غم کو جو لو کہیں سے بیان کیا ہے جو میں مر گیا وہ خوب بچا۔



عفو کردم زومی علمهای زشت  
 میں نے او سے اعمال بد معاف کیے  
 وگر عار دار و عبادت پرست  
 اور اگر یہ عابد ہو گا اپنی عبادت پر ناز ہے  
 بگوئی تنگ از و در قیامت مدار  
 کوئی بات نہیں اوس سے نہ شرماؤں  
 کہ آنرا جگر خون شد از سوز و درد  
 اوس کا دل سوز اور درد سے خون ہو گیا  
 ندانست در بار گاہ غنہ  
 نہیں جانتا کہ میری بے پروا بارگاہ میں  
 کہ را جامہ پاکست و سیرت پلید  
 جس کا لباس پاک اور دل سنا پاک ہے  
 برین آستان عجز و مسکینیت  
 اس چوکھٹ پر تیری طرفی اور لا چاری  
 چو خود را ز نیکان شمرد می بدی  
 اگر آپ کو تو نیک جانتا ہوں تو یہ ہے  
 اگر مردی از مردی خود کموی  
 اگر تو جواہر ہے اس پر گھنٹہ نہ کر  
 پیاز آمد آن بی ہنر جملہ پوست  
 وہ بے ہنر پیاز کی طرح پوست پر پوست لگا  
 ازین نوع طاعت نباید بکار  
 اس طرح کی عبادت کام نہیں آتی  
 نخور و از عبادت بر آن بیخو  
 اوس جو تو نے عبادت کا پھل نہ پایا  
 سخن ماند از عاقلان یا دگار  
 عقلمندوں کی بات یادگار رہتی ہے  
 گنہگار اندیشہ ناک از خدا می  
 گنہگار جو خدا سے ڈرتا ہو

یہاں لڑکی کا تھا  
 کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 نازل ہوئے تھے اس  
 جگہ میں سے گزرا  
 اور عوام و زن کی دعا  
 قبول فرمائی میں نے اپنے  
 دل سے اس کی دعا  
 فرمادی تھی مگر ان کو  
 نہ لگا اس کے کہہ دیا  
 میں نے سنا ہے کہ  
 عیسیٰ علیہ السلام  
 اپنے فضل سے لوگوں  
 کی غایت سے بکلیت  
 فراموش فرمائی اور  
 فراموش فرمائی کہ آپ  
 کی دعا قبول فرمائی  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 کا ایک دفعہ میں  
 نے لکھا تھا کہ میں  
 نے اپنے بندوں  
 کی دعا قبول فرمائی  
 میں نے سنا ہے کہ  
 عیسیٰ علیہ السلام  
 اپنے فضل سے لوگوں  
 کی غایت سے بکلیت  
 فراموش فرمائی اور  
 فراموش فرمائی کہ آپ  
 کی دعا قبول فرمائی

در آرم بفضل خودش در بہشت  
 اپنے فضل سے اوس کو بہشت میں داخل کروں گا  
 کہ در خلد باومی بود ہم شست  
 بہشت میں اوس کی صحبت سے شرا ماتا ہے  
 کہ آنرا بخت بر نداین بنار  
 کہ اوس کو نہت میں اور اوس کو دوزخ میں لپیٹا رہے  
 گر این تکیہ بر طاعت خویش کرد  
 اگر اس نے اپنی عبادت پر بھروسہ کیا  
 کہ بچپار کی بہ ز کبر و تنہ  
 عاجزی غرور اور گھنٹہ سے زیادہ ہنر ہے  
 در و وز خوش را نباید کلب  
 دوزخ کو دوزیک کی اوس کو کیا دیکھ کر یہ کہہ دیا  
 بہ از طاعت و خوشنیت  
 عبادت اور خود پسندی کو دخل نہیں  
 نمی نچند اندر خدائی خودی  
 در گاہ خدا میں خود پسندی کو دخل نہیں  
 نہ ہر شہسوار می بدر برد و کومی  
 شہسوار کے ہاتھ نہیں گیند لگتا ہے اپنے بازی  
 کہ پنداشت چون بستہ مغری دست  
 جس کو پہنہ کی طرح پرمغز سمجھتے تھے یہ جسے آپ کو  
 برو عذر تقصیر طاعت بکار  
 اس سے روگردان اور تقصیر عبادت کا عذر کر  
 کہ با حق نکو بود و با خلق بد  
 جو خدا کے ساتھ اچھا اور خلق سے بُرا تھا  
 ز سعدی ہمین یک سخن یادوار  
 سعدی کی یہی ایک بات یاد رکھ  
 بہ از پار ساسی عبادت نامی  
 وہ اوس پار ساسی اچھا ہے جو کھائے کو

یہاں لڑکی کا تھا  
 کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 نازل ہوئے تھے اس  
 جگہ میں سے گزرا  
 اور عوام و زن کی دعا  
 قبول فرمائی میں نے اپنے  
 دل سے اس کی دعا  
 فرمادی تھی مگر ان کو  
 نہ لگا اس کے کہہ دیا  
 میں نے سنا ہے کہ  
 عیسیٰ علیہ السلام  
 اپنے فضل سے لوگوں  
 کی غایت سے بکلیت  
 فراموش فرمائی اور  
 فراموش فرمائی کہ آپ  
 کی دعا قبول فرمائی

# حکایت دانشمند در ویش و قاضی متکبر

تقدیم۔ ایک عقلمند فقیر اور قاضی مغرور کا

فقیر ہی کہن بامہ تنگ دست  
 ایک شخص علم فقہ جانتا تھا جس کے لیے پرانے قہر اور غلغلے تھا  
 نگہ کر د قاضی برویش نیز تیز  
 قاضی نے اسے غور غور کے دیکھا  
 ندانی کہ برتر مقام تو نیست  
 تجھے نہیں معلوم کہ اول صفیری کا سرگاہ نہیں  
 بجای بزرگان و لیری ملن  
 بزرگوں کے سامنے گستاخی نہ کر  
 نہ بہر کس سزاوار باشت و بصدر  
 ہر شخص مسند کے لائق نہیں ہوتا  
 وکر رہ چہ حاجت بہ بند کست  
 پھر تنگبو کیجئے سمجھائے کی حاجت ہنوگی  
 بغزت ہر آنکو فرو تر نشست  
 باوجود عزت کے ہر شخص سے نیچے بیٹھے گا  
 چو آتش بر آرد در ویش و دو  
 فقیر کے دلے آگ کی طرح دھواں نکلا بیٹے آہ کی  
 فقیہان طریق جہل ساختند  
 نقد خانے والوں نے بحث خرق کی  
 کشاوند در ہم درفت نہ باز  
 باہم بحث کا دروازہ کھولا نہ تھا  
 تو گفتی خروسان شاطر جنگ  
 گویا اپنے دلے دھواں کی طرح معرکہ میں  
 ملی پیچود از خشمناکی چوست  
 ایک حصہ سے ستون کی طرح بے اختیار تھا  
 فتاوند در عفت کہ پیچ پیچ  
 گر پیچ پیچ میں گرفتار تھے جیسے مگس

در ایوان قاضی نصف نشست  
 قاضی کے محل میں اول صبح میں بیٹھا  
 معرفت گرفت استینش کہ خیر  
 چو ہار بنے او کی آستین پڑی کہ اوتھ  
 فرو تر نشین یا برویا با یست  
 نیچے بیٹھ یا جلا جا یا کھڑا سر رہ  
 چو سر پنچہ ات نیست شیر می ملن  
 جب پیچے میں طاقت نہ تو جواز دی نہ تھا  
 کرامت بجا ہست و منزل بقدر  
 عزت رتبہ کو ملتی اور دہ بیافت ہر وقت ہو  
 ہمیں شرمساری عقوبت بسست  
 یہی ندامت تیرے واسطے سزا کا فی ہے  
 بخوار می نیفتد ز بالا ہست  
 ذلت کے ساتھ آگے سے پیچے نہ ٹھار جا بیٹھا  
 فرو تر نشست از مقامیکہ بود  
 جہاں بیٹھا تھا وہاں سے پیچے نیچے بیٹھا  
 لم ولا سلم در انداختند  
 لم والا سلم میں پڑی تھیں ٹھکانا تھا کیوں نہ  
 بلا و شرم کہ وہ گردن فراز  
 خیر اور ہاں میں گردن دھانچو پڑی تھیں ان کی  
 فتاوند باہم ہمنقا رو چنک  
 چو پیچ اور پیچوں اسے خوب تھے ہوتے تھے  
 ملی بر زمین میزند ہر دوست  
 کوئی زمین پر نہ ٹھوہرے مارتا تھا  
 کہ در حل آن رہ نہ روند پیچ  
 کہ اس کو حل کرنے میں سیکھنا بھی راہ نہ تھی

حکایت متکبر قاضی  
 ایک شخص علم فقہ جانتا تھا جس کے لیے پرانے قہر اور غلغلے تھا  
 نگہ کر د قاضی برویش نیز تیز  
 قاضی نے اسے غور غور کے دیکھا  
 ندانی کہ برتر مقام تو نیست  
 تجھے نہیں معلوم کہ اول صفیری کا سرگاہ نہیں  
 بجای بزرگان و لیری ملن  
 بزرگوں کے سامنے گستاخی نہ کر  
 نہ بہر کس سزاوار باشت و بصدر  
 ہر شخص مسند کے لائق نہیں ہوتا  
 وکر رہ چہ حاجت بہ بند کست  
 پھر تنگبو کیجئے سمجھائے کی حاجت ہنوگی  
 بغزت ہر آنکو فرو تر نشست  
 باوجود عزت کے ہر شخص سے نیچے بیٹھے گا  
 چو آتش بر آرد در ویش و دو  
 فقیر کے دلے آگ کی طرح دھواں نکلا بیٹے آہ کی  
 فقیہان طریق جہل ساختند  
 نقد خانے والوں نے بحث خرق کی  
 کشاوند در ہم درفت نہ باز  
 باہم بحث کا دروازہ کھولا نہ تھا  
 تو گفتی خروسان شاطر جنگ  
 گویا اپنے دلے دھواں کی طرح معرکہ میں  
 ملی پیچود از خشمناکی چوست  
 ایک حصہ سے ستون کی طرح بے اختیار تھا  
 فتاوند در عفت کہ پیچ پیچ  
 گر پیچ پیچ میں گرفتار تھے جیسے مگس









چنان ماند قاضی بجزر شل سیر  
قاضی اکس سخی بنی اسطرح ہمنسا  
پرنده ان گزید از تعجب دیدین  
تعب سے دوڑان ہاتھوں کو چٹا تھا  
و زانجا جوان وی ہمت تافت  
اور دہانے جوان نے ہمت کا نہ پہلے نقد کیا  
غیر از بزرگان مجلس نجاست  
مجلس کے بزرگوں نے شور مچایا  
لقیب از پیش رفت و ہر سودوید  
لقیب اس کے پیچھے دوڑا اور تماشائیں کرتا رہا  
یکی گفت از این نوع شیرین نفس  
ایک شخص نے کہا کہ اس طرح کا شیرین کام  
بران صد ہزار آفرین گاہین محفت  
اوسہ ہزار آفرین رہے جس نے یہ کہا تھا

کہ گفت اِنَّ ہَذَا لَیَوْمٌ عَسِی  
 کہ کتنا عجب آج کا دن بڑا سخت ہے  
 بماندش درویدہ چون فرقدین  
 ز فتنہ کیلجہ ادکلے پیر شنگلی گونگی  
 برون فت بازش نشان کس نہایت  
 باہر گیا اور پھر کہنے ادکلے تباہی نہایا  
 کہ کوئی چنین شیخ چشمہ کیجاست  
 کہ دریافت کرنا چاہیہ کہ کیا نیز آگاہے آیا تھا  
 کہ مروی بدین نعمت و صورت کہ دید  
 کہ کہنے اس صفت اور صورت کا آدمی دیکھا ہے  
 درین شہر سعدی شناسیم و بس  
 اس شہرین تو فقط سعدی کو جانتا ہوں  
 حق تلخ بین تاجہ شیرین گفت  
 دیکھ چہ بات کڑی ہوئی ہے مگر دوست کس

تحکایت در تو به کردن پادشاه را و گنج

قصہ۔ بادشاہ نژادہ گنج بہ کار اور توبہ کرنا اور سکا

یکی پادشا ہزارو گنچہ بود  
 ایک بادشا ہزارو گنچہ بین تھا  
 ہمسیر و راہدرا یان دست  
 مسجد کے اندر لگانا ہوا مسیت آیا  
 بمقتورہ و دربار سائے مقیم  
 مسجد کے عہد بین ایک پار سا رہتا تھا  
 تنی چند بر گرفت او مجتمع  
 تھوڑے آدمی جمع ہو کے اس کے وعظ سن رہے تھے  
 جو بیعتنی پیشہ کرد آن حرون  
 بلکہ سرکار نے بیعتی کا یہ اختیار کیا بیعتی کرنے لگا  
 چونکہ بود پادشا ہرا قدم  
 جب بادشاہ کے قدم بدراہ پر ہوں

کہ نا اہل و ناپاک و سر پنچہ بود  
کہ نادان اور ناپاک اور ظالم تھا  
می اندر سر و ساقی گھنے پست  
سرین شراب کا نشہ اور ہاتھین شراب کا پیالہ  
زبان و لا ویزت بسی لیم  
شیرین زبان سر اور صاف دل  
چو عالم نہاشی سر از مستمع  
اگر تجھ کو علم نہا تو سننے والے سے کہ نہ ناپا پیچہ  
شدند آن نغمہ نذران خراب اندرون  
اون دوستوں کے دل پریشان ہوئے  
کہ یار و زوازا امر معروف و ہم  
تو کون امر معروف یعنی احکام شرع پر عمل کرتا ہے

[illegible]

ترجمہ

سے علماء کرام اور علما کو ملنا چاہیے

تھکے کھنڈ سیر بر بوسے گل  
 اس کی پرگاہ پر غالب ہو جاتی ہے  
 گرت نہی منکر بر آید ز دست  
 اگر ہاتھ کی قوت تو نہ ہو کئی کیو بازرگہر سکتا ہے  
 و گردست قوت نزاری بجوی  
 اور اگر تیرے ہاتھ میں قوت نہ تو نصیحت کر  
 چو دست و زبان را نماند مجال  
 جب ہاتھ اور زبان میں قدرت نہ ہے بے خطا قتل  
 کی پیش منامی خلوت نشین  
 ایک شخص نے اس عقلمند تنہا رہنے والے کے پاس  
 کہ یکبارگی آخر برین ہندوست  
 کہ آخر کیا بار اس رندست کے واسطے بھی  
 دم سوزناک اندولان خبر  
 روشن دل کی ٹھنڈی ۵۲  
 بر آورد و در جہان دیدہ دست  
 ہر جہان دیدہ نے ہاتھ اور ہاتھ کے  
 خوشست این پیر قشتل از روزگار  
 یہ بڑا کامیاب اور اسکا وقت اور حکومت اچھی ہو  
 کسی قشتل امی قد وہ راستی  
 کہنے اوس سے پوچھا اور اسٹون کے پیشوا  
 چہ بد محمد را نیک خواہی ز بہر  
 کیونکہ ملائق کے واسطے نیکی چاہنا  
 چنین گفت بیندہ تیز ہوش  
 اوس پرورد و شہد عقلمند نے جواب دیا  
 بطامات مجلس بیارستم  
 بلنہر باتوں نے میں عقل کو رونق دی ہے جو کچھ  
 کہ ہر کہ کہ باز آید ز خوبی رشت  
 کہ جب بد خوئی سے باز آجیگا

یہی ہے علامت

اس کا جواب آواز سے ملے گا

فرماند آواز چنگ از دہل  
 چنگ کی آواز ڈھول کی آواز سے دھاتی ہے  
 نشاید جو بدست و پایاں است  
 تو بالکل ہو کر خاموش نہ رہنا چاہیے کیونکہ خوشی  
 کہ پاکیزہ گرد و باند ز خوبی  
 کیونکہ نصیحت سے عادت نیک ہوتی ہے  
 بہمت نماند مروی جال  
 تو آدمی بہت لینے دے جواز مروی دکھائے ہیں  
 بنا لید و بگریست سر بر زمین  
 سر دھڑکی اور سر زمین بکھریا یعنی آداب بکھلاوا  
 دعا کن کہ مابی ز باقیم دوست  
 دعا کر کیونکہ ہلوگ بے زبان اور اے قابو ہیں  
 قوی تر کہ ہفتاد تیغ و تبر  
 ستر تلوار اور تبر سے بھی زیادہ پڑتا ہے  
 چہ گفت ایچدا و ندبالا ویت  
 کیا کہا اے آسمان اور زمین کے انگ  
 خدا یا ہمہ وقت او خوش بدار  
 اے خدا تو اوسے ہمیشہ خوش رکھ  
 بدین جہر انیکو لی خواستی  
 اس بد کے واسطے تو نے کیوں نیک دعا کی  
 چہ بد خواستن بر سر خلق شہر  
 شہر والوں کے واسطے ہزار ہے  
 چو بر سخن در نیابی مجلس  
 کہ اگر کسی بات کا راز مخفی نہ معلوم ہو تو انھوں نے کہا کہ  
 ز دا و آفرین تو پیش خواستم  
 داد دینے والے سے پہلے اس کی توجہ برائے دعا کی ہے  
 بعیشی رسد جا و اوج بہشت  
 بہشت میں داخل ہو کر ہمیشہ عیش میں رہیگا

اس کی علامت ہے  
 کسی نے نہ کہ  
 بات کی توجہ بارگاہ  
 کے لئے نہ کہ  
 کو قوت کی علامت ہے  
 یہی علامت ہے کہ  
 کی توجہ نہ کہ  
 اور کیا ہو سکتا ہے  
 اللہ سے جو سکتا ہے دعا  
 جانتے ہو کہ شہر  
 میں جہر و شہر  
 بادشاہی زمانہ افکار  
 بادشاہ کے قیام میں  
 دعا کی اسے اللہ  
 اس بادشاہ کی عیش  
 کہ توجہ اس شخص سے  
 یہاں کہ اسان صاحب  
 ایسا عطف میں ہوا  
 کہ توجہ سے عیش  
 دے نہ نیک کیون  
 دیا در پیش کیون  
 محراب و کار میں سے





۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰

خیال و غور و شن بران شتی  
 غور بر سر اور خیال او سکو اسپر آما ده کرنا  
 سپر نکلند شیر غران ز جنگ  
 مست شیر بر آئی سے مجبور نہیں ہوتا  
 بنرمی ز تو من توان کرد دوست  
 علامت سے دشمن دوست ہو سکتا ہے  
 چو سندان کسی سخت روی نکر دو  
 نہائی کی طرح کسی سے سختی ظاہر نہونی  
 بجگفتن دشتی مکن با ایسر  
 گفتگو میں کسی امیر سے سختی نہ کرنا چاہیے  
 با خلاق باہر کہ بینی بساز  
 بر شخص سے اخلاق کے ساتھ سر پیش آنا چاہیے  
 کہ این گردن از ناز کی بر شد  
 کہ چون کہ باہی نازک مزاجی سے گردن نہ بھیرے بخیر  
 بشیرین زبانی توان بردلوی  
 بشیرین زبانی سے بازی جیت سکتے ہیں  
 تو شیرین زبانی ز سعدی بکیر  
 تو شیرین زبانی سے سعدی بکیر

کہ درویش رازندہ نگذاشتی  
 کہ درویش کو نہ چھوڑنا  
 بیندیشد از تیغ بران جنگ  
 ان زبردست جنگ اور تیغ بران سے ڈرتا ہے  
 چو بادوست سختی کنی دشمن اوست  
 اگر دوست سے سختی کرے تو وہ بھی دشمن ہو جاتا ہے  
 کہ خایسک تا دیب بر سر بخورد  
 بیکے سر بادوب کا تھوڑا سا کھا جو  
 چو بینی کہ سختی کند دست گیر  
 جب تو دیکھے کہ وہ سخت ہو تو نرمی اختیار کر  
 اگر زبردست ست و کر سرفراز  
 جب تو دیکھے کہ وہ سخت ہو یا زبردست  
 بجفتا رخوش وان سراند کشد  
 اور اچھی باتوں سے وہ سر ہلکا کر لینے مطیع ہو گا  
 کہ پیوستہ نمی بردند خوی  
 کیونکہ تڑپنا خوی بردند خوی  
 ترش روی را گو تلخی بمیر  
 تند روی سے کو سختی میں مرے

### حکایت طواف غسل

شکر خندہ انجبین می فروخت  
 ایک شیرین دہن شکر چھنا تھا  
 بتانی میان بستہ چون بشکر  
 انصورت گئی طرح کے مانند ہے اور کے ساتھ  
 گراوزہر بردشتی فی مثل  
 درخشند اگر وہ زہری اور شکر کے دیتا  
 گراوے نظر کرد و کار او  
 ایک بد بخت اور کے کام کو دیکھا

کہ ولہا از شیرینیش می بسوخت  
 کہ اور کسی شیرین اور پر بہت لوگوں کے دل جلتے تھے  
 بروشتی از کسب شستہ  
 خریدار کہیوں سے زیادہ اور کے ہمراہ  
 بخوردند از دست او چون غسل  
 تو لوگ شکر کی طرح اور کے ہاتھ سے کھا لیتے  
 حسد بردہر روز بازار او  
 اور کی رونق پر او سے رشک آیا

بیت بنی نواد کی کہیا



















فر و گفت ازین شیوہ ناویدہ گوی  
 اسی مرتبہ سے وہ جھوٹا کہتا رہا  
 یکی کردہ بے آبرو کے کسی  
 ایک شخص نے خوب خوں بہت زلت اور قہقہہ کی جو  
 مزید می پیشخ این سخن نقل کرد  
 ایک مرتبہ نے شیخ سے بات کر کے بیان کی  
 بدی و قفا عیب من گفت و  
 کسی ہوا کی چیز تھیں میرا عیب بیان کیا اور سوہنا  
 کی تیرے افکنند و در رہ قناد  
 ایک شخص نے تیرے لئے مارا مگر راہ میں گر گیا  
 تو بردستی والدی سوی من  
 تو بڑا کے میرے پاس لے آیا  
 بخندید صاحب دل نیک خوی  
 اوس صاحب دل نیک خوشے سر ہنسنے چاہدا  
 ہنوز انچہ گفت از بدم اندکیت  
 بیان ملک کو عیاد نے بھیجے بد سمجھا و غور تھا  
 ز روی گمان برین انہا کہ است  
 اوسے میں باتوں کا میری نسبت گمان کیا  
 و می سال پیوست با ما وصال  
 اوس سے اور مجھے تو ابھی میں ملاقات ہوئی  
 جاز من کس ندر جهان عیب من  
 جہان میں مجھے نہادہ کوئی میرا عیب نہیں جانتا  
 ندیدم چنین نیک بندار کس  
 میں نے ایسا نہیں گمان آہری کوئی نہیں دیکھا  
 بمحشر گواہ گناہم کراوست  
 قامت میں اگر میرے گناہوں کا وہ گواہ ہے  
 گرم عیب گوید بد اندیش من  
 اگر دشمن میرا عیب بیان کرنا چاہتا ہو

اگر عیب من بقصد  
 جو کہ تاہم نہ اندک  
 ایک مرتبہ نے شیخ سے  
 عیب بیان کیا کہ گمان  
 بدی و قفا عیب من گفت و  
 کسی ہوا کی چیز تھیں میرا عیب بیان کیا اور سوہنا  
 کی تیرے افکنند و در رہ قناد  
 ایک شخص نے تیرے لئے مارا مگر راہ میں گر گیا  
 تو بردستی والدی سوی من  
 تو بڑا کے میرے پاس لے آیا  
 بخندید صاحب دل نیک خوی  
 اوس صاحب دل نیک خوشے سر ہنسنے چاہدا  
 ہنوز انچہ گفت از بدم اندکیت  
 بیان ملک کو عیاد نے بھیجے بد سمجھا و غور تھا  
 ز روی گمان برین انہا کہ است  
 اوسے میں باتوں کا میری نسبت گمان کیا  
 و می سال پیوست با ما وصال  
 اوس سے اور مجھے تو ابھی میں ملاقات ہوئی  
 جاز من کس ندر جهان عیب من  
 جہان میں مجھے نہادہ کوئی میرا عیب نہیں جانتا  
 ندیدم چنین نیک بندار کس  
 میں نے ایسا نہیں گمان آہری کوئی نہیں دیکھا  
 بمحشر گواہ گناہم کراوست  
 قامت میں اگر میرے گناہوں کا وہ گواہ ہے  
 گرم عیب گوید بد اندیش من  
 اگر دشمن میرا عیب بیان کرنا چاہتا ہو

نہ بیند ہر ویدہ عیب جوی  
 کیونکہ عیب جی آنچہ ہر نہیں بچھنی ہر و عیب ہوا  
 چہ غم دارد از آبرو کے کسی  
 وہ کسی زلت کی کیا پروا کرے  
 اگر رست پر سے نہ از عقل کرد  
 اگر سچ پوچھو تو کچھ عقلندی رہ نہیں کی  
 بتر نہ و قریبی کہ آورد و گفت  
 اوس سے بدتر وہ دوست ہے جو مجھے اگر بیان کرے  
 وجودم نیاز د و در جسم نداد  
 نہ مجھے اوس سے امداد پوچھا نہ تکلف بدلائی  
 بھی در سپوزی پہلوئی من  
 اور اوسے میرے پہلو میں بار بار رہ چھپتا ہے  
 کہ سہلست ازین بیشتر کو بلوی  
 کیا بات تو آسان ہے کو اس سے سبھی سخت کے  
 از انہا کہ من و انہ از حدیث  
 جن باتوں کو میں جانتا ہوں انہیں کو ہر منہ کی کسی بھی نہیں  
 من ز خود یقین متناہم کہ است  
 مجھے خود یقین ہوا اور جانتا ہوں انہیں موجود نہیں  
 کہا و اندم عیب ہفتاد سال  
 میری ستر برس کا عیب اسے گمان سے معلوم ہوئے  
 نداند بجز عالم الغیب من  
 سوائے خدا کے کہ وہ عیب کی باتیں جانتا ہے  
 کہ نہ است عیب من نیست بس  
 کہ وہ میرے عیب صرف اسفند سمجھا  
 نہ و وزخ نترسم کہ عالم نکوست  
 تر من دونی سے نہیں ڈرتا ہوں کہ احل ہوا چھو  
 بیا گویر کس از پیش من  
 کہ آئے ایک کتاب میرے پاس ہے لکھا ہے



کسان مرد راہ خدا بودہ اند  
وہ لوگ مرد راہ خدا کے ہیں  
زبان باس تا پوستینت ورنہ  
اناموش رہ تا کہ لوگ تیرا عیب  
گر از خاک مردم سبوی کنند  
اگر نہ کے بعد آدمی کی خاک کا گھڑا نہ بنائیں

کہ بر جاس تیر بلا بودہ اند  
جو تیر بلا کا نشانہ ہوے ہیں  
کہ صاحب دلان بار شو خان برند  
سرکین کہ صاحب دل ہیں کون کی نظر کی برداشت کر نہیں  
بسٹش ملاست کنان بشکنند  
ملاست کرنے والا ملاست نہ کرتا ہے اسے دوست بھی توڑ دیتا ہے

**حکایت درگشاہی ورویشان محکم پادشاہان**  
قصہ - فقیروں کی گستاخی اور بادشاہوں کے حکم کے انبیان میں

ملک صالح از پادشاہان تمام  
شاہ کے بادشاہوں میں پہلا و شاہ ملک صالح نام تھا  
بگشتی صراط با بازار و کوی  
بہر طرف بازار اور کوی میں بھرتا تھا  
کہ صاحب نظر بود و رویش دوست  
کیونکہ کہ مردم شناس اور فقیر دوست تھا  
دو درویش در مسجدی خفته بہت  
دو فقیروں کو ایک مسجد میں سوئے ہوئے تھا  
شب شران پیدہ تا بردہ خواب  
رات کو مارے سر روی کے اور کو بیفتا  
یکی زان و دیگری با ویکرمی  
ایک اون میں سے دوسرے سے کھٹا تھا  
گر این پادشاہان گردن فراز  
اگر اس پادشاہان سرخورد  
ور آئند ہا عاجزان و رہبشت  
غریبوں کے ساتھ بہشت میں داخل ہوں گے  
بہشت برین ملک ماوامی ماست  
اول درجہ بہشت کا چنانچہ ملک اور بیکر ہے  
ہمہ عمر ازینان چہ دیدی خوشی  
تمام عمر اون سے کیا آرام ملا

برون آمدی صبحم غلام  
وہ صبح کی بوقت اپنے غلام کے آتا تھا ہر روز  
برسم عرب نیمہ بر بستہ روی  
عرب کے لوگوں کی طرح منہ پر پائے لٹھھیسا ہلال عرب  
ہر ان گاہین وودار و ملک صالح اوت  
بہمین پر و صلیت ہوں دیکھت پادشاہ ہے  
پریشان دل و خاطر آستفتہ بہت  
پریشان حال اور پریشان دل پایا  
چو حر با تامل کنان آفتاب  
گزشت کی طرح محنت کے منتظر تھے  
کہ ہم روز محشر بود و اوری  
کہ جب اقیامت کے دن انصاف ہوگا  
کہ در لہو و عیش اند با کام و ناز  
جو راحت اور آرام اور چین اور خوشی سو بہر کر آئیں  
من از گور بر بر نگریم فرشت  
میں قبر کے پھر کچھ سے سر بھی مانغا اٹھ گا  
کہ بندہ غم امر و روز بر پامی ماست  
کیونکہ غم کی آہری آج ہمارے سر پہ ہیں  
کہ در آخرت نیز ز جنت کشی  
جو قیامت میں اے سب سے جھٹھل اٹھائیں

ملک صالح کا نام تھا  
شاہ ملک صالح  
بہر طرف بازار اور کوی میں بھرتا تھا  
کیونکہ کہ مردم شناس اور فقیر دوست تھا  
دو فقیروں کو ایک مسجد میں سوئے ہوئے تھا  
رات کو مارے سر روی کے اور کو بیفتا  
ایک اون میں سے دوسرے سے کھٹا تھا  
اگر اس پادشاہان سرخورد  
غریبوں کے ساتھ بہشت میں داخل ہوں گے  
اول درجہ بہشت کا چنانچہ ملک اور بیکر ہے  
تمام عمر اون سے کیا آرام ملا  
برون آمدی صبحم غلام  
وہ صبح کی بوقت اپنے غلام کے آتا تھا ہر روز  
عرب کے لوگوں کی طرح منہ پر پائے لٹھھیسا ہلال عرب  
بہمین پر و صلیت ہوں دیکھت پادشاہ ہے  
پریشان حال اور پریشان دل پایا  
چو حر با تامل کنان آفتاب  
گزشت کی طرح محنت کے منتظر تھے  
کہ ہم روز محشر بود و اوری  
کہ جب اقیامت کے دن انصاف ہوگا  
کہ در لہو و عیش اند با کام و ناز  
جو راحت اور آرام اور چین اور خوشی سو بہر کر آئیں  
میں قبر کے پھر کچھ سے سر بھی مانغا اٹھ گا  
کہ بندہ غم امر و روز بر پامی ماست  
کیونکہ غم کی آہری آج ہمارے سر پہ ہیں  
کہ در آخرت نیز ز جنت کشی  
جو قیامت میں اے سب سے جھٹھل اٹھائیں



اگر صلاح آنجناب دیوار باغ  
 اگر صلاح او سبب بی باغی دیوار یک ہی آئے  
 چو مروا بن گفت صلاح شنید  
 جب اوس مرد نے یہ بات کہی اور صلاح نے بھی  
 وی رفت تا چشمہ آفتاب  
 قنبری دیر کے بعد جب چشمہ آفتاب نہ  
 روان ہر دو کسرا فرستاد و خواند  
 فز ایک شخص کو بھیجے دو نون آدمیوں کو بلایا  
 برایشان بارید باران جو دو  
 اودن پختہ شیش کا پیچہ برسا یا پختہ بخشش کی  
 پس از پنج سر ماو باران وسیل  
 جاری اور برسات اور سیلاب کی تکلیف کے بعد  
 کہ ایان بی جامہ شب کردہ روز  
 سخن فقیرون کے پاس پہنچی نہ تھا اور پختہ چہ کے  
 کی گفت ازینان ملک را نمہا  
 اودن میں سے ایک شخص نے چپکے سے بادشاہ سے  
 پسندیدگان در بزرگی رسند  
 اچھے لوگ عزت شہنشاہ ز شادی چو گل شکفت  
 بادشاہ پر خوشی سے گلاب کی طرح گل گیا  
 من ابلکس نیم کر غر و حشم  
 میرا اسادی کہن کہ کون اور غلام کو غر و حرم سے  
 تو ہم با من از سر بنہ خومی زشت  
 تو بھی امیری طرف سے وہ بدگمانی سے نہ کر  
 من امروز کروم در صلح باز  
 میں نے آج صلح کا دروازہ کھولا ہے  
 چنین راہ کر مقبلہ پیش کر  
 اگر تو صاحب انبالا ہو تو ابھی راہ پر چل

در آید کفشش بدرم و ماغ  
 تو اسے ہوتیوں کے اوسکا بھیجا انکالون  
 و گر بودن آنجناب مصالح ندید  
 پھر وہاں ٹھہرنا مناسب نہ بنا  
 ز چشمہ خلاق فروشت خواب  
 خلق کی کھن کے نیکو و صوفی العین میبار ہو سے  
 بہیمت نشست بمحمت نشاند  
 خود رعب کے ساتھ بھیجا اور اودن کو عزت سے بچایا  
 فروشت شان کرد و زال زوجہ  
 ذات کی گرد اودن کے بدن سے دھوئی بھنے رو پیو دیا  
 نشستد بانا مداران خیل  
 در بار کے سرداروں کے ساتھ بیٹھے  
 معطر کنان جامہ بر عود سوز  
 اب وہ اپنے لباس کو گردان پر لٹکا کے بسا بن گئے  
 کہ اسی حلقہ در گوش حکمت جہا  
 کہ اسے بادشاہ جہاں تیرے حکم کا مطیع ہے  
 زابند گانت چہ آمد یکسند  
 ہم غلام کی آپ کو کون ات ابھی سچا ہوئی  
 بخندید و روی درویش گفت  
 ہنسنا اور فقیروں سے خطاب ہو کے کسا  
 ز بیچارگان روی در ہم شرم  
 عزیزوں سے ناخوش ہون  
 کہ ناساز گاری کنی در بہشت  
 کہ جسکے سبب سے بہشت میں نامور اقلیت نہ ہو  
 تو سر و اسکن در برویم فراز  
 توکل قیامت میں دروازہ بند نہ کرنا میں غفلت کر نہ کرنا  
 شرف بایدت دست درویش کہ  
 اگر عزت چاہتا ہے تو فقیروں کی پیشگیری کر

نورانی ملک  
 اگر صلاح او سبب بی باغی دیوار یک ہی آئے  
 چو مروا بن گفت صلاح شنید  
 جب اوس مرد نے یہ بات کہی اور صلاح نے بھی  
 وی رفت تا چشمہ آفتاب  
 قنبری دیر کے بعد جب چشمہ آفتاب نہ  
 روان ہر دو کسرا فرستاد و خواند  
 فز ایک شخص کو بھیجے دو نون آدمیوں کو بلایا  
 برایشان بارید باران جو دو  
 اودن پختہ شیش کا پیچہ برسا یا پختہ بخشش کی  
 پس از پنج سر ماو باران وسیل  
 جاری اور برسات اور سیلاب کی تکلیف کے بعد  
 کہ ایان بی جامہ شب کردہ روز  
 سخن فقیرون کے پاس پہنچی نہ تھا اور پختہ چہ کے  
 کی گفت ازینان ملک را نمہا  
 اودن میں سے ایک شخص نے چپکے سے بادشاہ سے  
 پسندیدگان در بزرگی رسند  
 اچھے لوگ عزت شہنشاہ ز شادی چو گل شکفت  
 بادشاہ پر خوشی سے گلاب کی طرح گل گیا  
 من ابلکس نیم کر غر و حشم  
 میرا اسادی کہن کہ کون اور غلام کو غر و حرم سے  
 تو ہم با من از سر بنہ خومی زشت  
 تو بھی امیری طرف سے وہ بدگمانی سے نہ کر  
 من امروز کروم در صلح باز  
 میں نے آج صلح کا دروازہ کھولا ہے  
 چنین راہ کر مقبلہ پیش کر  
 اگر تو صاحب انبالا ہو تو ابھی راہ پر چل



چو باز آمد از راہ خشم و تنہا  
جب وہ پھر آیا تو بادشاہ نے قباب اور غصہ سے  
بخون نشہ جلا و نامہ بان  
جلالہ جرحہ سے جو اس کے خون کا پیاسا تھا  
شنیدم کہ گفت از دل تنگ ریش  
بیچ سنا جو کہ وہ غلام یا پوسی اور بیچ سے کہتا تھا  
کہ پیوستہ و نعمت و ناز و نام  
کہ یہ پیوستہ اور ناز اور ناموری بین  
سبا و اکہ منہ روا بخون منش  
ایسا نو کہ رک رک تیامت کو میرے خون کے عویض  
ملک اچو گفت وی آمد بگوش  
بادشاہ نے جب اس کا قول سنا  
بسی بر سر او دو بر دیدہ پو  
اس کے سر اور آنکھوں پر بہت سے پوسے دیے  
برفق از جان ہمکین جایگاہ  
لامت کو جب ایسی خفا کہہ چکا ہے  
غرض نین حدیث آنکہ گفتار نرم  
اس نہ کرے یہ غرض ہے کہ نرم باتیں  
نہ پنی کہ در معرصل تیغ و تیر  
نہیں دیکھا ہے تلوار اور تیر کے موقع پر  
تواضع کن یا بدوست ختم نہ  
تدو و دشمن سے فرمائی کرنا چاہیے

بہ شمشیر زن گفت خوش بریز  
جلا و سر کھا کر اسے قاتل کر  
برون کر و چون نشہ و نشہ زبان  
غیر نیام سے لہر کا چھپے پیاسا زبان باہر نکالنا ہو  
خدا یا بکل کر روش خون خویش  
کہ اسے خدا میں ہے پھا خون اسے سات کیا  
در اقبال و بودہ ام دوست کام  
اوسکی ہوت بین بخوش رہا  
بکیر ند و خرم شود و شمشیر  
ایسی کر گناہ عذاب کن اور اس کا دشمن  
در دیک خشمش نیا و در چون  
پھر اس کے غصہ کی دیگ میں رجوش نہ آیا  
خداوند را بت شد و طبل و کوس  
نشان اور ڈنگے اور نقارہ کا مالک ہوا  
رسانید و شرس بدان پایگاہ  
زائے اس کو کہیں سر نہ پھر پہنچایا  
چو آ بست بر آتش مردارم  
غضبناک دی کی غضب کی آگ پریشانی کے بولتی تھی  
بیہ شند خفتان صد تو حریر  
جلانے سو بہت حریر کا نرم سر پہن لیتے ہیں  
کہ نرمی کند تیغ بر بندہ نہ  
کیونکہ نرمی نیز تلوار کو بھی گھٹل کر دیتی ہے

نکات لا بد ہو  
بک جیگر سے  
بہشتی آدم سے  
اس کی شکل کا  
سختی کا دار  
بین الیہ اس کا  
جبل میں کا ایسا  
کیا اس کا کائنات  
جو تری بن ہوا  
بک کر اس کا  
عارف کا اور

حکایت در عجز و نیاز مندی صالحان

یکی را بناح سک آمد بگوش  
ایک شخص کو سکے کی آواز سنائی دی  
ورم آمد کہ در پیش صالح کجاست  
اند گیا کہ وہ بیکجست فقیر کمان گیا

ز کیرانہ عارف زندہ پویش  
کسی دیرانہ میں جان ایک طرف خرقہ پوش رہتا تھا  
بدل گفت کوئی سک انجا چرت  
وہ اپنے دل میں سوچا کہ کتا جان کمان سے آیا

بک در تواضع





## حکایت زاهد و وزو

قسم - ایک

فقیر اور غریب

غریزی در اقصای تبریز بود  
نواح تمیزین ایک با چقا  
شبھی ویدجای کہ دزدی کند  
ایک لٹ ارچہ دیکہ ایک چور کند بیٹ کہ  
کسان را خبر کرد و آشوب ناست  
اوئے آدمیوں کہ غریزی اور قل ہوا

چونامردم آواز مردم شنید  
چسب اوس نامردان سر مردن کی آواز سنی  
نیمبی از ان گیر و دار آمدش  
لینا اور کڑے کا غلے کے اوس خون معلوم ہوا  
زر حمت دل پار سا موم شد  
عجم سر پہا سے فیر کا لال موم کھل گیا  
بتاریکی از وی فراز آمدش

اہمیری راستہ میں اور طرف سے ہے جاے  
 کہ یار امرو کا شنائی توام  
 کہ اسے لے نہا میں ہی ہے تیرا جان سے جان چور  
 نندیدم بے ترنجی چو تنو س  
 مری آج میں نے لے لیکہ جوان مری سن دیکھا  
 ملی پیش خصم آمدن مردوار  
 ایک جوان مردی کی طرح دشمن سے مقابلہ کرنا  
 بدین ہر دو خصلت غلام توام  
 ان دونوں مادون میں تیرا غلام امون  
 گرت را می ہشت بیکم گرم  
 اگر کہ تیری راسخ ہو تو گرم کی راہ ہے  
 سرا میست کوتاہ و درستیست  
 ایک چڑنا سا گرہ جہان کا دروازہ بند ہے

کہ ہوا رہ بیدار و شب بخیر بود  
 ہوش شب بیداری اور عداوت  
 بر پیچید و بر طرف بامی فکند  
 اک شخص کے کمرے پر پھینکی  
 زہر جانی مرد با چو خباست  
 ہر طرف سے لوگ لکڑی لیکے اڑے

میان خطر جامی بود و نندید  
خونک بگمین مهنرا مناسب سخا  
گریزی بوقت اختیار آمدش  
ار سوخت و به جای کونیتت مهیا  
که شب و روز و پیچاره محروم شد  
کز کور غم غمباجش بھر جائے  
براه و کوشش باز آمدش

اوس سے ملاقات کی  
 بمر و انگلی خاک باسے تو ام  
 جان مردی میں تپتی ناک باہنے باجدار  
 کہ جنگ وری برد و عوشت و لبس  
 جوان مردی کے صفت وہی مہر سے ہیں  
 دو دم جان بدر بردن از کارزار  
 دوسرا روانی سے جان بجائے جانا  
 چہ نامی کہ مولائے نام تو ام  
 کیا نام ہے کہ میں تیرے نام کا غلام ہوں  
 بجای کہ میدامت رہہ برم  
 جو بگرخہ معلوم ہے وہاں تھے لہجہ و ن  
 نہ نیدارم آسجا خداوند رخت  
 اسباب کا لکھنے اداں کوئی معلوم نہیں رہی

[illegible]







زکس چین برابر وینداختے  
کسی سے دوستی پشانی پر شکن ہم نہ آئی  
کی گفتش غم ترانہ نک نیست  
ایک غنچہ پہ چھا آفر گئے غم نہیں آئی  
تن خویشتن سغبہ و دان کنند  
کینے اپنے جسم کو آگ آگ  
نشايد ز جاہل خطا و گمراہی  
جاہل کی خطا ہر طرح دنیا نہ چاہیے  
چہ خوش گفت شیدا می شوریدہ  
اوس عاشق دیوانے کیا اچھی بات کہی  
ولم خانہ مہر یارست و بس  
بیرون یار کی محبت کا گھر ہے

ز بازی بہ بندی پیرداختے  
سوا سے ہنسنے کے کبھی غصہ نہ کرتا  
خبر زین ہمہ سیلی و سنگ نیست  
یہ دو مولین اور پھر کچھ اثر نہیں کرتے  
ز دوشمن تحمل ز بونان کنند  
اور کمزور دشمنوں کی برداشت کہتے ہیں  
کہ گویند یار او مرمی نداشت  
کیونکہ لوگ کہیں گے کہ جو آزادی و حق نہیں ہوتا  
جوابی کہ شاید نبشتن ہزار  
ایسا عمدہ جواب دیکھ کر حریف ہنس پڑے گا  
از ان می گنج دور و لین و سن  
اسی سبب سے او میں کیسی بدی کی گنجائش نہیں

### حکایت

چہ خوش گفت بہلول فرزندہ خو  
بہلول وانا نے کیا اچھی بات کہی  
گر این مدعی دوست بشناختی  
اگر یہ مدعی دوست کو پہچان لیتا  
گر از ہستی حق خبر داشتی  
اگر اوس کو خدا کی ہفا کی خبر ہوتی

چو بگذشت بر عارف جنگجوی  
جب وہ کسی فقیر جنگجو کی طرف سے نکلا  
بہ پیگار و دشمن پیرداختے  
پھر کبھی دشمن کے مقابلہ پر مقابل نہوتا  
ہمہ خلق را نیست پنداشتی  
تو تمام مخلوق کو نیست سمجھتا

### حکایت لقمان حکیم با بغدادی

شنیدم کہ لقمان پیام بود  
میں نے سنا ہے کہ لقمان کا رب کا لانا تھا  
یکی بندہ خویش پنداشتش  
ایک شخص نے اوسکو اپنا غلام سمجھ کے  
بسالی سرامی پیرداشتش  
ایک سال میں اوس کے واسطے کھانا بنایا

نہ تن پرور و نازک اندام بود  
تن پرور اور نازک بدن یعنی آرام طلب تھا  
بہ بغداد و در کار گل داشتش  
بغداد میں اوسے مٹی کے کام پر لگا  
کشا ز بندہ خوب نشانتش  
ایک سال تک کے غلاموں میں پہنچے کیسے اوسے پہچانا

غلط  
حکایت کا یہی مضمون  
نشان مریخ کی کالی صورت  
خوشی اور شادی کی جی پوچھ  
نابینائی کی جھگڑائی  
علامہ خلیفہ نے فرمایا ہے  
کہ جاہل کی خطا ہر طرح  
نہ چاہیے  
لقمان کی یہ بات  
جس کا کہنا ہے  
جس سے غصہ نہ آئے  
کہ جو آزادی و حق نہیں ہوتا  
جوابی کہ شاید نبشتن ہزار  
ایسا عمدہ جواب دیکھ کر  
حریف ہنس پڑے گا  
از ان می گنج دور و لین و سن  
اسی سبب سے او میں کیسی  
بدی کی گنجائش نہیں  
چو بگذشت بر عارف جنگجوی  
جب وہ کسی فقیر جنگجو کی  
طرف سے نکلا  
بہ پیگار و دشمن پیرداختے  
پھر کبھی دشمن کے مقابلہ  
پر مقابل نہوتا  
ہمہ خلق را نیست پنداشتی  
تو تمام مخلوق کو نیست  
سمجھتا  
لقمان حکیم کا یہ واقعہ  
کہ اوس کو اپنا غلام سمجھ  
کے  
ایک سال میں اوس کے  
واسطے کھانا بنایا  
نہ تن پرور و نازک اندام بود  
تن پرور اور نازک بدن  
یعنی آرام طلب تھا  
بہ بغداد و در کار گل داشتش  
بغداد میں اوسے مٹی کے  
کام پر لگا  
کشا ز بندہ خوب نشانتش  
ایک سال تک کے غلاموں  
میں پہنچے کیسے اوسے  
پہچانا



چو سیکین بی بظاقتش زید و ریش

جب اوسکو کھو کا در کزور اور کجیدہ دیکھا  
شہیدم کہ میگفت خون نیکو گیسٹ

مین نے شاکر یہ بات کھتے اور خون کے آنسوؤں سے  
بظاہر مین امروز این بہترم

گو ظاہر مین آج مین اس سے ایسا ہوں  
گرم پامی ایمان نلغز و زجای

اگر میرے ایمان کا پیرہہ بیٹے گا  
وگر کسوت معرفت و برہم

اور اگر معرفت کا لباس سیر مین میں ہے بے معرفت نہ ہے  
کہ سبک باہمہ نہ شست نامی جو مرد

کہ کتابا جو دسب تراہیں کے اگر مر جائیگا  
رہ انیسٹ سعدی کہ مردان راہ

اسے سعدی طرہ ہی ہے کہ مردان خدا نے  
ازین بر ملا نک شرف و شہند

اسی سبب سے فرشتہ پر شہوت بابا

بد و داد یک نیمہ از زاو خویش

تو اوسکو اپنے کھانے مین سے آدھا دیدیا  
کہ دانکہ بہتر ز ماہر و وکیست

کیا معلوم کہ ہم دونوں مین سے کون بہتر ہے  
وگر تا چہ راند قضا بر سرم

بہر جب تک خدا مجھ پر جاری ہو غنیمت اٹکی تو کچھ بھاپا ہوا  
بس برہم تاج عفو خدا ہی

تو خدا کے عفو کا تاج میرے سر پہ ہوا  
نماند بہ بیار ازین کہ سرم

تو مین اس کے سے بھی یہ تر ہوں  
مرا و پر بد و زخ سخاوت ہست بد و

تو اوسکو دونوں مین نہ لیجا مین کے  
بغزت نکر وند در خود نگاہ

اپنی طرف عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا  
کہ خود را بہ از سگ نہ پنداشتند

کہین کہ آیکو کتے سے بھی دجھان سمجھا

حکایت پارسا و بربط زن

نقصہ پارسا اور بربطیانیوالے کا

شب بر سر پارسا کی شکت

رات کو ایک پارسا کے سر سے ٹکرا کے ٹوٹ گیا  
بر سنگدل بردیک مشت سیم

اوس سنگدل کے پاس پر غم و زار وہ لپک لپکا  
ترا و مرا بر بط سکت

تیرا سرود اور میرا سر ٹوٹا  
ترا بہ نخواہد شد الا بہ سیم

تیرا سرود رویہ کے سوا کہیں مین سکتا ہے  
کہ از خلق بسیار بر سر خورند

کہ خلق کا آزار میرا دھکا ہے مجھے برداشت کرتے ہیں

یکی بر بطے در بغل دشت مست

ایک شخص کی بغل مین سرود دیا تھا  
چو روز آمد آن سیکر و حلیم

جب صبح ہوئی تو وہ نیکو رہا بار  
کہ دو شینہ مغرور ہو دی مست

کما کہ مین کل رات کو مغرور اور مست تھا  
مرا بہ شد آن زخم و جاست بیم

میرا زخم تو اچھا ہوا ہلاکت کا خوف جانا رہا  
ازین دوستان خدا بر سر اند

اس میں کھدا کے دوست سر پہ پیر نہ سب اغفل مین

میں نے اپنے کھانے میں سے آدھا دیدیا  
کہ دانکہ بہتر ز ماہر و وکیست  
کیا معلوم کہ ہم دونوں میں سے کون بہتر ہے  
وگر تا چہ راند قضا بر سرم  
بہر جب تک خدا مجھ پر جاری ہو غنیمت اٹکی تو کچھ بھاپا ہوا  
بس برہم تاج عفو خدا ہی  
تو خدا کے عفو کا تاج میرے سر پہ ہوا  
نماند بہ بیار ازین کہ سرم  
تو مین اس کے سے بھی یہ تر ہوں  
مرا و پر بد و زخ سخاوت ہست بد و  
تو اوسکو دونوں میں نہ لیجا مین کے  
بغزت نکر وند در خود نگاہ  
اپنی طرف عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا  
کہ خود را بہ از سگ نہ پنداشتند  
کہین کہ آیکو کتے سے بھی دجھان سمجھا

# حکایت و معنی صبر مردان برجفای ناهلان

ابن قیامت کا صبر  
کلی بود و در کنج خلوت نهان  
یک نفس گوشه تنهایی میں گوشه نشین تھا  
کہ بیرون کند دست طاعت کجلی  
ضرورت سر کا با حق خلق کے آگے پھیلنا نہ ہو  
در از ویل ان بسته بر روی و  
او لوگوں سے دور ہو کر بندہ کھتا ہے اہل دنیا سے راہ و  
ز شوخی بہ بد گفتن نیک مرد  
بد ذاتی و سنگ دلی ہذا تین کی زمین کو شمش کی  
بجای سلیمان شستن ہو  
دیو کی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت پر بیٹھتا ہوں  
طمع کرو در صید موشان کومی  
کر سے ہوں یعنی اہل علم سے کی تاک میں  
کہ طبل تھی را رو و بانک و و  
کھالی نقار کی آواز رو و بانک جاتی ہے  
بر ایشان تفتح کنان موزون  
اور سب مرد و عورت او کا تماشا دیکھتے تھے  
کہ یارب مرا بن شخص را تو بہ بخش  
کہ ات فلاں بندہ کو تو بہ نصیب ہوا کہ بد از تو بہ بخش  
مرا تو بہ وہ تا نکر دم ہلاک  
جھکے تو بہ نصیب ہوا کہ میں آتا ہوں  
کہ معلوم من کرد غمی بدم  
کہ چون کہ اسنے اچھے بڑی عادت سے آگاہ کیا  
و گریستی کو بہر و با وسج  
اور اگر زمین ہے تو کہ رہا ہو وہ بدکار  
تو مجموع شو کو پر آئندہ گفت  
نہ خاطر جمع رکھ وہ و اہیات دیکار سے

فقد نال لقون کے ظلم پر  
شغیدم کہ در خاک خوش از زمان  
میں نے شامہ کہ فرش کی سرزمین کے بزرگوں میں تو  
مجب معنی نہ عارف بدلق  
اوسے در حقیقت دہنا سے کچھ تعلق تھا کہ دکھانے کے  
سعادت کشادہ درمی سوی و  
بیکھنے کا دروازہ او سب کشفہ سے بیکھتا تھا  
و بان آوری بخیر روی کرد  
ایک بات بتانے والے بہر قوت نے  
کہ ز نہار ازین مکر و دستان ویو  
کہ ایسے عارف نبوی دھوکا دینے والے تھے خدا کی بناہ  
و ما دم بشویند چون گریہ وی  
جلی کی طرح ہر وقت منہ دھوئے بیٹے منہ پر ہاتھ جھپٹتے اور  
ریاضت کشاں ز بہر نام و غرور  
شرت اور زہر دینے کی واسطہ عبادت اگر نہیں  
ہمیکفت سکتے برو مجھیں  
و وہ بات بیان کرنا تھا از خلق کا اور سے  
شغیدم کہ بگریست و انامی خوش  
میں نے شامہ کہ فرش کے غفلت فرود کے کما  
و گریست گفت اسجد او نداک  
اور اگر اسے قبول مجھ سے تو اسے خداوند چاک  
بسنہ انداز عیب جوی خودم  
مجھ سے اپنے عیب جوی بات پسند آئی  
گر آئی کہ دہشت گوید مرج  
و اگر تو دیا ہی ہو مہیا بنار شمشین کہ تھا تو لالہ  
و گر ابلہی مشک آئندہ گفت  
اور اگر کسی احمق نے مشک کو آئندہ بتایا ہو

حکایت کہ چاہا ایک پیر  
دینا سے نہا ہو کہ گوشہ  
قوت میں ہو تھا کہ کسی  
کہ جس سے طاعت کی  
یہ سے خلق کسی کا  
ہو تو نہ اس کی  
کی شمشین سے ہو کر  
ایسا لالہ بنایا  
ہو تو نہ اس کی  
پیر کا کہ چاہا اور  
نہا ہو کہ گوشہ  
قوت میں ہو تھا کہ کسی  
کہ جس سے طاعت کی  
یہ سے خلق کسی کا  
ہو تو نہ اس کی  
کی شمشین سے ہو کر  
ایسا لالہ بنایا  
ہو تو نہ اس کی  
پیر کا کہ چاہا اور



گرامروز بودی خداوند جاہ  
 مگر آج کوئی اور مالک ہوتا  
 بدر کردی از بارگہ حاجبش  
 دربان او سے وہاں سے نکال دیتے  
 کہ من بعد بے آبروئی مکن  
 کہ پھر ایسی بے ادبی نہ کرنا  
 یکی را کہ پندار در سر بود  
 ایک شخص کے سر پر یک چادر تھی  
 ز غمش طلال پید ازو عظمتک  
 جتنا نیسے اسکو طلال ہو گا اور شمع سے شرم آگئی  
 نہ بینی کہ از خاک افتادہ خوار  
 کہا تو نے نہیں سنا کہ ذلیل اور ناچیز ناک پر

یہ شعر ہے جس میں ایک شخص نے اپنے سر پر ایک چادر ڈالی تھی اور اس کی عظمت کو دیکھ کر ایک اور شخص نے اس کی تعریف کی تھی۔

نکردی خود از کبر و روی نگاہ  
 تو خود سے اسکی طرف مقابل بھی نہیں ہوتا  
 فرو کو فندی بنا و حبس  
 اور تا حق اسکو مارے  
 ادب نیست پیش بزرگان سخن  
 بزرگوں کے سامنے زبان بڑا ادب کے خلاف ہے  
 بندار ہرگز کہ حق بشنود  
 تو کبھی خیال نہ کرنا جاہیہ کہ وہ حق بات سنے گا  
 شقائق بہاران زوید ز سنگ  
 پانی بہنے پر گل لالہ پتھر پر نہیں جتا  
 بروید گل و بشکند نو بہار  
 گل جتا ہے اور پھول پھولنے بہن  
 کجا بینی از خوشتن خواہ پر  
 جان خواہ کو خودی سے بھرا دیکھ  
 کہ از خود بزرگے نماید بسی  
 جو خود پہنری سے بگو سب سے اچھا سمجھا ہے  
 جو خود گفتے از کس توقع مدار  
 اگر اپنی تعریف کی تو اور کسی کے تعریف کی امید نہ کر

حکایت امیر المومنین عمن الخطاب رضی اللہ عنہ

قصہ - امیر المومنین حضرت محمد بن خطاب رضی اللہ عنہ کا

گدا ہی شنیدم کہ مدتنگ جامی  
 میں نے ایک فقیر کو دیکھا تھا جس کی گلیں  
 نہشت و ریش ہیچارہ کوست  
 فقیر غریب نے اپنا نام گدا کو دیا  
 برا شفت برومی کہ گورے مگر  
 غصہ ہمارا کہ شاید تو اندھا ہے  
 نہ کویم ولیکن غطارفت کار  
 میں اندھا نہیں ہوں مگر مجھے خطا ہوئی

نہادش عمر پامی بر پشت پامی  
 حضرت عمر نے اس کے سر پر پر رکھ دیا  
 کہ رنجیدہ دشمن نداند دوست  
 کیونکہ دشمن نہ جانتا کہ اس کا دوست کا بھی اتنا نہیں بکتا  
 بدو گفت سالار عادل عمر  
 سر دار عادل حضرت عمر نے اسکو جواب دیا  
 ند استم از من گنہ دلگزار  
 میں نے دیکھا نہیں میرا قصور معاف کر

یہ حکایت ہے کہ ایک گدا نے ایک شخص کو دیکھا تھا جس کی گلیں نہشت و ریش ہیچارہ کوست تھیں۔ گدا نے اس سے کہا کہ برا شفت برومی کہ گورے مگر غصہ ہمارا کہ شاید تو اندھا ہے نہ کویم ولیکن غطارفت کار میں اندھا نہیں ہوں مگر مجھے خطا ہوئی۔ اس شخص نے جواب دیا کہ سالار عادل عمر بدو گفت سالار عادل عمر سر دار عادل حضرت عمر نے اسکو جواب دیا ند استم از من گنہ دلگزار میں نے دیکھا نہیں میرا قصور معاف کر۔



نہ منصف بزرگانِ دین بودہ اند  
دین کے بزرگ کیسے منصف تھے  
فروتن بود ہوشمند گزین  
مقلندون آدمی عاجزی اختیار کرتے مین  
بنامزد فروا تو اضع کسان  
کل قیامت میں عاجز فخر کرینگے  
اگر مے بتر سے ز روز شمار  
اگر مجھے قیامت کے دن کا خوف ہے  
مکن چہرہ بزرگ و ستان ستم  
اسے زبردست کمزور نہ کہہ

کہ بازیروستان چمن بودہ اند  
ہو کمزوروں سے بھی ایسا برتاؤ کرتے تھے  
نہند شاخ پر میوہ سر بزمین  
جیسے میوہ دار شاخ زمین پر سر کھینچتی ہے  
نگون از خجالت سر گردان  
اور صاحبِ شہمت و مغرور حکایتیں کہتا ہوں  
از ان کز تو ترسد خطا و گذار  
تو جو لوگ تجھے ڈرتے ہوں او کا تصور معاف کر  
کہ دستی ست بالامی دست تو ہم  
کیونکہ تجھے بھی زبردست آخر کوئی ہے

### حکایت

یکی خوب کردار خوشخوے بود  
ایک شخص نیک عمل اور خوشخوے تھا  
بخواہش کسے دید چون در گذشت  
جب وہ مرا کسی شخص نے اسے خواب میں دیکھا  
وہانی سخنندہ چو گل باز کرد  
اوسکا منہ گلاب سا کھل گیا بیٹھنا  
نگفتند با من بیستے سے  
کہ مجھ پر ملا لگنے بلکہ سختی نہیں کی

کہ بد سیرتان را نکو گوے بود  
کہ بہترین آدمیوں سے بھی اچھا سلوک کرتا  
کہ باری حکایت کن از گذشت  
کہا دوسرا اپنی حقیقت حال بیان کر  
چو بلبل مصوت محوش آواز کرد  
اور بلبل کی طرح چہا نا شروع کیا اپنے کمال خوش  
کہ من سخت مگر تھے برکے  
اسوا سٹلے کہ میں کسی پر سخت گیری نہیں کرتا

### حکایت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کی او

چنین یاد دارم کہ مقامی نیل  
مجھے ایسا یاد ہے کہ سفای ظل پچھرا لے  
گروہی سو کو ہساران شدند  
بک گروہ دماغے استغاثیو اسے پہنچا گیا  
گر سقند و از گریہ جوی روان  
ایسا رہے کہ وہ گریہ آنسو کی نہر جاری تھی

نکر و آب پر مصری الی سبیل  
ایک سال غلق پر بانی جاری کیا بیٹھ بانی فرسا  
بزار می طلبگار باران شدند  
اور رو کے بانی پر سنے کے واسطے دعا کی  
بیاید مگر گریہ آسمان  
اسوا سٹلے کہ شاہ آسمان بھی ہمارے مال پر رونے

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



کہ بر خلق رنجست و سختی بسے  
 کہ خلق بہت بچ اور تکلیف دین ہے  
 کہ مقبول را رونہا شد سخن  
 کیونکہ مقبول کی دعا رونہیں ہوتی  
 بسی بر نیامد کہ باران بر سخت  
 بہت دیر نہیں گذری تھی کہ باقی برسا  
 کہ اجر سپید ل برایشان گویست  
 کہ اجر سپید ان کے حال پر دیا بیٹھے باقی برسا  
 کہ چر شد بیل بہار ان غدیر  
 کیونکہ کھار کے سپاہ سے تالاب لباب ہو گئے تھے  
 چلت درین رفقت ہو و گفت  
 اس چلے جانے میں کہا کہ تھی تو جواب دیا  
 شود تنگ روزی بفعل بدان  
 گنگاروں کے بڑے کاموں سے روزی تنگ ہوتی ہے  
 پریشان تر از خود ندیدم کسے  
 آپ سے زیادہ کسی کو گنگار نہ پایا  
 بہرند و درخیز را بخمن  
 لیکن بھڑکے کا دروازہ سب لوگوں پر بند ہو  
 کہ مرغوشتن را گیر پیچیز  
 جب اپنی بکھری خفت دے گئے  
 ہر دنیا و غنچی بزرگے بہر  
 دنیا اور حق میں بزرگ ہوا  
 کہ در پامی کمتر کسے خاک شد  
 جو کہ حق سے حقیر شخص کے پیر کی خاک ہو گیا  
 بخاک عزیزان کہ یاد آوری  
 نیکے مزار بزرگوں کی قسم ۴ گھنٹہ یاد کرتا  
 کہ در زندگی خاک بود ست ہم  
 کیونکہ زندگی میں بھی خاک رہے عاجز رہتا تھا

بذی النون خبر و از ایشان کسی  
 حضرت نون کہ کسی اور میں سے کسی نے خبر کی  
 فر و ماندگان را دعاے مکن  
 عاجزون کے واسطے دعا کرو  
 شنیدم کہ ذوالنون بدین گریخت  
 میں نے سنا کہ ذوالنون شہر مین کی طرف بھاگ گئے  
 خبر شد بدین پس ز روز بپست  
 بیست روز کے بعد مین میں خبر ہوئی  
 سبک عزم باز آمدن کرد پیر  
 عہد اس بزرگ نے داپھی کا قصد کیا  
 پیر سید از و عارفی و ز نفست  
 ایک بات نے چیکے سے ان سے پوچھا  
 شنیدم کہ ہر مرغ و مور و ودان  
 کہ میں نے سنا کہ ہرند اور چشتیوں اور وندوں پر  
 و رین کشور اندیشہ کردم بسے  
 اس ملک میں میں نے بہت خیال کیا  
 پر تم مباد کہ از شتر من  
 میں لگا گیا کہ شاید میرے اعمال جیسے  
 تو آنکہ شوی پیش مردم عزیز  
 تو آدمیوں کی نظروں میں جب پایا ہوگا  
 بزرگی کہ خود را بخرومی شمرد  
 جس بزرگ نے آپ کو عاجز مانتا  
 ازین خاندان بندہ پاک شد  
 اس خاندان سے اولاد آدمیوں وہ بندہ پاک ہوا  
 الا ای کہ ہر خاک مالک ز رے  
 خبر دار کہ میری خاک ہے میری قبر پر چرا گندے  
 کہ گر خاک شد سعدی اور اچھ غم  
 اگر جواب سعدی خاک ہو گیا اس کا غم تھا

ای نال میں بند  
 اسی حضرت ذوالنون  
 سہری کہ حضرت ذوالنون  
 دعا کے واسطے دعا کرو  
 عری کیا وہی دعا کرو  
 پوچھا کہ ذوالنون  
 اس واسطے کہ ذوالنون  
 تک ذوالنون کے پاس  
 مین میں خبر ہوئی  
 بیست روز کے بعد مین میں  
 سبک عزم باز آمدن کرد پیر  
 عہد اس بزرگ نے داپھی کا قصد کیا  
 پیر سید از و عارفی و ز نفست  
 ایک بات نے چیکے سے ان سے پوچھا  
 شنیدم کہ ہر مرغ و مور و ودان  
 کہ میں نے سنا کہ ہرند اور چشتیوں اور وندوں پر  
 و رین کشور اندیشہ کردم بسے  
 اس ملک میں میں نے بہت خیال کیا  
 پر تم مباد کہ از شتر من  
 میں لگا گیا کہ شاید میرے اعمال جیسے  
 تو آنکہ شوی پیش مردم عزیز  
 تو آدمیوں کی نظروں میں جب پایا ہوگا  
 بزرگی کہ خود را بخرومی شمرد  
 جس بزرگ نے آپ کو عاجز مانتا  
 ازین خاندان بندہ پاک شد  
 اس خاندان سے اولاد آدمیوں وہ بندہ پاک ہوا  
 الا ای کہ ہر خاک مالک ز رے  
 خبر دار کہ میری خاک ہے میری قبر پر چرا گندے  
 کہ گر خاک شد سعدی اور اچھ غم  
 اگر جواب سعدی خاک ہو گیا اس کا غم تھا

بی بی چارگی تن فرا خاک داو  
 او نے زندگی میں عمر سے اپنا جسم خاک میں ملا دیا  
 بسے بر نیاید کہ خاکش خور و  
 بہت دن نگذریں گے کہ جب ہی مین ٹہا ہے گا  
 نگرنا گلستان معنی شکست  
 دیکھ جب ہے کہ او نے گلستان سخن کھلا دیا  
 عجب گزیر میر و چنیں بلبلے  
 قعب ہے اگر ایسا بلبل مرنا ہے

وگر گرد عالم بر آمد چو باد  
تسجیا طرف عالمین ہوا کی طرح پھرا کیا اس سب کو  
وگر بارہ بادشس بعالم پرو  
پس ہوا اس کو حمام عالمین بھلائی کے شہور ہو گا  
برو تیج بلبلیں جنین خوش گفت  
اد کے بعد کوئی لبلیں ادس سے بزم کے بھجیا  
کہ بر استخوانش نروید  
کہ جسکی ڈیون پیڑ تہر اکس بیول بھی جے

باب پنجم در رضا

انجوان باب رضا کے بیان میں

شبھی زیت فکرت ہمیں سوختم  
ایک رات کو میں فکر کا روعن چلا تا میں نے فکر سخن کر کے  
پراگندہ گوی حد فیم شنید  
ایک شاعر یہودہ گونے میر اکام سنا  
ہم از خبث نوعی در و درج کرد  
اوسنے خواست یعنی حد کے سبب کہ ہم اعتراض کیا  
کہ فکرش بلوغت و رایش بلند  
کہ اوسکی فکر بلوغ اور پاسے بلند صوف  
نہ درخت و گو پال و گردگران  
دنیا واد جھوٹے گرد و اور گرا مسی یعنی رزم میں  
ندانند کہ مارا سر جنگ نیست  
وہ سین ہانتا تھا کہ مجھے رزم کا خیال نہیں  
تو ہم کہ تیغ نہ بان بر شمشیر  
میرے اعتبار میں ہے کہ زبان کی تلواری کہیں نہ خون  
بیاتا دیرین شمشیر چاشن لکھیم  
اجھا آؤ تاکہ اسی طریق پر نہ لکھیں

چراغِ بلاغت برافروشم  
چراغِ بلاغت روشن کرتا سینے وار فصاحت کی دیباچہ  
جزا حسنت گفتن طریقے نیک  
سوائے واہ واہ کے اور کچھ نہ کہا  
کہ ناچار سراپا ذخیرِ وزورد  
کہ درمیں بے اختیار فریاد کرنے سے تھکتے ہیں  
درین شیوہِ زہر و طامات ویند  
نہا اور کلامِ معونی اور نصیحت گوئی میں ہو  
کہ این شیوہِ محنتِ ہر و گیران  
کہ یہ طریقہ اور روں پر بیٹے فردوسی اور نظامی پر ختم ہے  
وگر نہ مجالِ سخنِ تنگ نیست  
منہیں تو صحت کلامِ تنگ حسین بعد میں ناظرین  
جہانِ سخنِ راتلم در کشم  
جہانِ سخن پر قسم کشی ہوں یعنی اس طرح کہ  
سرخِ خصمِ راستگ با شمشیر  
دشمن کے کسیر کو جگر کا کچھ دین میری تیرہ کھین

نقار و در بحر رضا و تسلیم بحکم قضا

قول حکم قضا پر رضا اور تسلیم کے بیان میں

فخر اسراف  
 سبکدست  
 در سبک  
 کلین  
 کمر در  
 نبس  
 اوره  
 زانکه  
 زانکه  
 در  
 سبک

سعادت بہ بخشایش داورست  
خدا کے فضل و کرم سے سعادۂ خصب ہوتا ہے  
جو دولت نہ بخشے سب بد  
اگر انسان بلند بیعت خداوند نے دولت نصیب کی  
نہ سختی رسد از ضعیفی بود  
جتنی کو ضعیفی کے سبب کچھ تکلیف پہنچ جاتی  
چون نتوان بر افلاک دست داشتن  
جب آسمان تک ہاتھ نہیں پہنچ سکتا یعنی اسی قدر  
گرت زندگانی فشت ست ویر  
اگر تیری زندگی بہت دنوں تک گئی ہے  
وگر در حیات نماند ست بہر  
اور اگر تیری زندگی کا حصہ باقی نہیں  
نہ رستم جو پایان روزی بخورد  
آیا نہیں دیکھا کہ جب رستم نے آخر حصہ رزق کھا لیا

جتنی کو ضعیفی کے سبب کچھ تکلیف پہنچ جاتی

نہ در جنگ بازوی ندر آورست  
نظارائی اور سقوت بازو سے  
نیاید بگردانی در کمنہ  
تو جوان مردی سے کمنہ میں نہیں آسکتی  
نہ شیران بے سرخپہ خوردند زور  
خیروں کا رزق نہ دست پر اور نہ ہر سو توفیق نہیں  
ضرورت با گردش شاخستن  
قواد کی گڑبش سے موافقت ضرور ہے  
نہ مارت گزاید نہ شمشیر و شیر  
تو تھک نہ سانپ کا لے گا نہ تلوار کشیر  
چنانک کشد فوشار و کہ زہر  
تو تھک نہ اسطرح ہلاک کرے گی جیسا زہر  
شخاؤ از نہادش بر آور و گرد  
شخاؤ نے اس کا جسم پر باد کیا یعنی مار ڈالا

حکایت خاطر سپاہی

مراد سپاہیان یکی یار بود  
شہر سپاہیان میں سے ایک شخص دوست تھا  
مد آتش بخون دست و خنجر خضاب  
ہمیشہ ایک ہاتھ از خنجر خون کا خضاب لگا ہوا یعنی خون  
ندیدمش روزی کہ ترش نہ بست  
میں نے اس کو نہیں دیکھا کہ اسے ترش لگا یعنی ہتھیار  
ولا و بسر بنجہ کاؤزور  
ایسا باد تھکا کہ اس کے زبردست اور گاؤزور سے  
بدعوی چنان ناوک انداختی  
دعوی کر کے ایسا نہ لگاتا  
چنان خار در گل ندیدم کہ رفت  
میں کسی کانٹے کو بھی اسطرح پھول میں جیسے نہ لگتا

ہمیشہ ایک ہاتھ از خنجر خون کا خضاب لگا ہوا

کہ جنگ آور و شوخ و عیار بود  
کہ ہمدرد اور بیباک اور عقلمند تھا  
بر آتش دل خصم از چون کباب  
اس مدد سے دشمنوں کا دل کباب کی طرح جلتا  
بز چلا ویر کاشش آتش نجست  
اور اس کے فواری تیرے آگ نہ بجلی ہو سکتے تھے نہ بجھ سکتے تھے  
زہوش بشیران در افتادہ شور  
شیر یعنی ہمارے اس کے خوف سے ہار ہو رہے تھے کانپ رہے تھے  
کہ عذر ابہر یک یک انداختی  
کہ بالی کا ایک سبک دانہ اڑتا رہتا  
کہ پیکان او در سپر ہی جفت  
جیسے اس کا تیر ڈھال سے پار ہوتا

حکایت کا یہ سوار  
کہ دینا اور دشمنی  
غلبان جس کے اندھا  
نصیب ہو رہا ہے اس کو  
کئی شے پہنچیں اگر  
ہم اپنی قوت سے  
اندھا کی طرح سے  
بجائیں نہ کئی نہیں  
اس کی حال دولت  
دینا اور دولت  
میں نہ لگتا نہ نہ

نزد تارک جنگجو سے بہشت

اوتے کسی مہار کے سر پر ہینٹ نہیں ہائی  
چو گنجشک روز بخ و رب و  
چوئی آئیگے روزیہ حریان جیٹے گمانی ہسید و شمس

گرشن فریدون بدی تھان

پلنگانشن از زور سر پنجہ زید  
اور حکم سرخسک زور سر پنجہ بھی زیر پینے مہار نے

گرفتگی کر بند جنک آزمای

زہرہ پوش را چون تبر زین زوی  
تبر زین اگر زہرہ پوش کے مارتا

نہ در مردی اورانہ در مردے

مرا یکدم از دست نگذاشتی

ایکدم بھی میرا ساتھ چھوڑتا  
سفر تا گم زان زمین درر بود

قضا نقل کردہ عراقم شام

غزاش آئی نے مجھ عراق سے شام میں بھی بنایا  
وگر ریشہ از شام پیانہ ام

قضا را چنان اتفاق افتاد

شبہی سفر و شد باندیشہ ام  
ایک رات کو فکر سے من سر جھکائے ہوئے تھا

نک ریشہ ویرینہ ام تازہ کرد  
جن تک نے گویا میرے اوس چٹان غم کو مٹا دیا

کہ خود و سرش را تہ و زم شرت

کہ او کا سر اور خود کو تہ کے ٹکڑے ہو گیا  
بلشتن چو چشک پیش چشم و

امانش نداوی بہ تیغ آختن

نوا کو بھی تلوار نکالنے کی مہلت پیش کرنا  
فرو بروہ جنگال در سر زیم

وگر کوہ بودی بکندی زجای

اگر پہاڑ بھی ہوتا تو گرے اور کہا ریتا میں گرا دیتا  
گذر کردی از مرد و بر زین زوی

تو وہ مرد کے پہلو سے گذر کے تیرن سے نکل جاتا  
دوم در جهان کس شنید آدمی

جہان امین ایسا دوسرا آدمی دنیا  
کہ با راست طبعان سری و شتی

کیونکہ نیک سیرتوں کی صحبت کا شوق تھا  
کہ عیش و ان بقیہ روز می نمود

خوش آمدوران خاک پاک مقام

اوس خاک پاک میں سہنا بھی اچھا  
کشید آرزو مند می خانہ ام

گھر کی محبت مجھے بھر کھینچ لائی  
کہ بازم گذر در عراق اوقاد

کہ میرا گذر عراق میں ہوا  
بدل بر گزشت آن ہر موعینہ ام

کہ وہ روز منہ بھی یاد آگیا  
کہ بودم تک خوردہ از دست مرد

کہ میں نے اس مرد کے ہاتھ سے تک کھایا تھا

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

ہرگز نہ پائی  
 وصال کی دولت  
 کے واسطے میں  
 ملک سپاہان  
 گیارہاں ملک  
 اور کائنات کا  
 زمین سے ماسکو  
 دیکھا وہاں  
 ہرگز نہ پائی  
 ہرگز نہ پائی  
 اس سے حال  
 دیکھا نہ کیا  
 اور کائنات کا  
 زمین سے ماسکو  
 دیکھا وہاں  
 ہرگز نہ پائی  
 ہرگز نہ پائی  
 اس سے حال  
 دیکھا نہ کیا

بدیدار وی ز می سپاہان شدم  
 میں اس کے ٹکٹے سے سپاہان کی طرح گیا  
 جوان دیدم از گردکش ہرچہ  
 اس جوان کو میر نے آواز کی گردش سے بڑھا پایا  
 چو کوہ سپید رخ سر از برف موسی  
 اس کا پہاڑ سا سر پر سفید برف ہال سفید دیکھے  
 فلک دست قوت بر ویافتہ  
 آسمان پر اس کے ہاتھ پر تابو پا کے  
 بدر کرد و گیتی غرور از سرکش  
 غرور کرنے والے اس کے سر کا غرور شاہ پایا  
 بد و گفتم ای سرور شیر گیر  
 میں نے اس سے کہا سرور شیر گیر  
 بخندید کز روز جنگ تتر  
 اور ہنسنے لگا کہ آواز کی لڑائی کے دن سے  
 زمین دیدم از نیزہ چون نیشان  
 زمین پر لڑائی کی لڑائی سے نیشان  
 بر آسمان گریہ و دود  
 لڑائی کی لڑائی سے گریہ و دود  
 من آنم کہ چون حملہ آوردی  
 میں وہ ہوں کہ اگر حملہ کرتا  
 ولی چون نکرد اخترم باوردی  
 مگر جب نہیں آئے مدد کی  
 غنیمت شرم طریق گریز  
 میں نے سچاں اس وقت غنیمت مانا  
 چو یاری کند مغرور و خوشنم  
 خود اور بکتر میری کہا مدد کرنے  
 کلید ظفر چون نباشد بدست  
 جب تلخ کی گہنی ہاتھ میں نہ

ہمیشہ طلبکار و خواہان شدم  
 ہمیشہ محبت کے ادنیٰ جستجو اور تلاش کی  
 خدنگش کمان از غواش ز پر  
 چرساقت کمان اور سرخ رخسار سے زرد ہو گئے تھے  
 دوان آبشار ز برف پیری بروی  
 بڑھا پہاڑ کی برف سے اس کے سر پر پانی جاری  
 سر دست مرویش بر تافتہ  
 اس کی جو اندری کا پیچہ پھیر دیا  
 سر ناتوانی بزانو برکش  
 ناتوانی کا سر زانو پر ٹکائے ہوئے  
 چہ فرسودہ کردت چو رو باہ پیر  
 چہ می لو کھر کا کیچ بڑھنے کے لئے کر دیا  
 بدر کردم آن جنگ جوئی ز سر  
 میں نے اس کو ایسا ہی کا خیال دور کیا  
 گرفتہ طلبہا چو آتش دران  
 انہیں سرخ لفظوں سے گویا لگ گئی تھی  
 چو دولت نباشد تہور چہ سود  
 مگر یہ نعمت قدر ہے نہ تو بہا دی ہے کیا ہو سکائی  
 ہر مح از کف انگشتی برومی  
 تو میرے سے چٹیل کی انگلی سے صاف اور ڈھالیا  
 گرفتند کردم چو انگشتی  
 تو انگوٹھی کی طرح سے آہل ہونے لگا  
 کہ نادان کند با قضا چہ تیز  
 کہ غصہ سے رنجہ لڑا نا تا دان کا کام ہو  
 چو یاری نکرد اخترم بروشم  
 جب میرے اختر روشن نہ ہونے پر بیچے مدد کی  
 بہا ز و در بر تم توان شکست  
 تو قوت ہر سے مدد از رخ کا نہیں کول گئے

چہ فرسودہ کردت  
 چہ می لو کھر کا کیچ

گروہی پلنگ فلک و سیل زور  
 دور سے ایک دویمہ ایک زمین لکھنا سارے شاعر کے تھے  
 ہمان دم کہ دیدیم کہ وہ سپاہ  
 جیسے ہی میں نے دور سے اسباب کے غبار کا  
 چوہا برآپ تازمی برآی عظیم  
 ابر کی طرح میں نے گھوڑا کہ دوڑایا  
 دوشکرو ہم برزدند از کمین  
 ادھر ادھر سے دونوں لشکر دوڑتے  
 ز باریدن تیر چھون تگرگ  
 یہ جو ادا لکھ کر رہے تھے اس کے سبب سے  
 بصید ہنر بران پر خاش ساز  
 واسطے شکار شہر وں کے سینے و مادر دنگے  
 زمین آسمان شد زگر و کبود  
 غبار تھو و تاسی زمین مثل آسمان کی سپاہ تھی  
 سواران و زمین چو دریافیم  
 میں دشمن کے سواروں سے لڑنا ہوا  
 چہ زور آور و چہ ہر جہد و  
 پردی کی کوشش کا پتہ کیا زور کر سکتا رہیں  
 نہ شمشیر کند آوران کند بود  
 بہادر وں کی تلوار کند نہ تھی  
 کس از شکر باز میجا برون  
 اہل لڑائی میں ہمارے لشکر کا کوئی آدمی  
 کسان را شد ناوک اندھیر  
 ادوں لوگوں کا تیر حریر بھی کار گر ہوا  
 چو صد و اندھ جمع و خوش  
 ہم سیکڑوں آدمی جو باہوں کے انور کچھ لکھا تھے  
 بنام روی از ہم ہا و ہم دست  
 ہمدی سے پہنچے تھے کھانے آجیے بھل

شہ در رضا

دراہن کمر و دستم ستور  
 سر سے گھڑوں کے سبک رہے کچھ  
 زرہ جامہ کرویم و کلاہ  
 زرہ یعنی ادا خود سر پہ رکھا  
 چو باران طلا لک فو و تسم  
 ہم میں تلوار میں ہندون کا طرح جو رہے تھے اس کے  
 تو کفتی ز دند آسمان بر زمین  
 گھڑا آسمان ہندو زمین لگے تھے اپنے قیامت پر باقی  
 بہر گوشہ بر خاست طوفان مرگ  
 ہر طرف موت کا طوفان تھا تھا تین سو کا ہزار لک تھا  
 کند از دہا می دہن کروہ باز  
 کند مثل از دہا کے گئے تھے کھو لے تھی  
 چو انجم در و برف و شمشیر و خود  
 اوسمیں تلوار اور خود تلواروں اور بھی کیلیں گھوڑے  
 پیادہ سپہ در سپہ ہا ہم  
 پیادوں سے سپہ سپہ لکھا اپنے گھوڑے گیا  
 چو بازوی توفیق یاری نکر و  
 جب بازو سے توفیق لینے خدا داد و کار نو  
 کہ کین آوری ز اختر تدب و  
 بلکہ جس ستاروں میں ہر قسمت سے مقابل تھا  
 نیامد جز آفت خفتان خون  
 نہر پلٹے خون سے سرخ کیے نہ پانی نے بونہری ہے  
 کہ گفتم ہر زندہ سندان تیر  
 جگو میں آسمان تھا کہ شنائ تیر سے چھید گئے  
 قتا ویم ہر داندہ در گوشہ  
 ہر طرف رائے لکھا ستفری ہو گئے تھے ملکہ و ملکہ  
 چو باہی کہ ہا جوسن آفتابست  
 کہ باوجود چو شہن پنے کے کشت بن چس جاتی ہو

۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰

















مکن بعد یا ویدہ ہر دست کس  
اے سدی کسب کا ہاتھ نہ کھینچے کسے امید نہ کرے  
اگر حق پرستی زور ہو تبست  
اگر حق پرستی زور ہو تبست  
اگر حق پرستی زور ہو تبست  
اگر حق پرستی زور ہو تبست

کہ بخشندہ پروردگار است و بس  
کہ بخشندہ پروردگار است و بس  
کہ بخشندہ پروردگار است و بس  
کہ بخشندہ پروردگار است و بس

گفتار اندر اخلاص و برکت آن ریاء و افت آن  
قول - اخلاص در او کی برکت اور نریاء اور او کی آفت سے بیان میں

عبادت با اخلاص نیت نکوست  
سچی نیت کے ساتھ عبادت کرنا اچھا ہے  
چہ زنا منع بر میانست چہ دلق  
چہ زنا منع بر میانست چہ دلق  
چہ زنا منع بر میانست چہ دلق  
چہ زنا منع بر میانست چہ دلق

وگر نہ چہ آید ز بی مغر پرست  
وگر نہ چہ آید ز بی مغر پرست  
وگر نہ چہ آید ز بی مغر پرست  
وگر نہ چہ آید ز بی مغر پرست

حکایت  
قصہ

اگر حق پرستی زور ہو تبست  
اگر حق پرستی زور ہو تبست  
اگر حق پرستی زور ہو تبست  
اگر حق پرستی زور ہو تبست

نمانی کہ بابا می کو ہی چہ گفت  
تو نے نہیں سنا کہ بابا می کو ہی پہلے میں بزرگ نے  
بروجان بابا در اخلاص بیج  
ای جانے ابا جا در خالصیت سے عبارت کر  
کسانیکہ فعلت پسندیدہ اند  
جو لوگ جبر سے کام کو پسند کرتے ہیں  
چہ قدر آ ورو بندہ حور و لیس  
اوس غلام پاکیزہ حور صورت کی کب قدر ہمک  
نشاط بدستان شدن در شبت  
ربا در نکو سے بہشت میں نہیں رہا سکتے

بہر موی کے ناموس را شبِ نخت  
یک کڑے جھنکراؤں خدائی ستقام را تہجد کلاہ  
کہ متوائی از خلق بر بست بیج  
کہ اس بنود طاقی یعنی ظاہر داری سے کچھ ناگاہ ہوگا  
ہنوز از تو نقشِ پروں دیدہ اند  
ابھی او غنوں سے صرف چہرے ظاہر پر نظر کر رہے  
کہ زیرِ قبا دار و اندامِ پس  
جس کا کوئی بدن قبا سے چھپا ہوگا  
کہ باز تو رو چادراں روی بہت  
کہ چونکہ قیامت میں تیری صورت بد سے جاوڑا داری

# حکایت طفل روزہ دار

قصہ ایک روزہ وار لڑنے کے کا

شفیق دم کہ نابالغی روزہ و شست  
 بیست شایع کہ ایک نابالغ نے روزہ رکھا  
 و کتبائش آن روز سابق بہرہ  
 کتب خادستہ اوسدان سبق پڑھانوالا اوسکو  
 پند ویدہ پوسید و ماورسش  
 باپ نے آنکھ نہرا و رمان نے سر پر ہوسد و یا  
 چو بروی گذر کردیک نیمہ روز  
 جہر ادسہ آدھان بیٹے دوہر گذرے  
 بل گفت اگر لقمہ چند می خورم  
 دل میں سوچا کہ اگر تھوڑے لقمے چھپا کر کھالوں  
 چو بروی پس در پند بود و قوم  
 جیسا اوس روکے کا خیال اپنے باپ اور قوم  
 کہ واند چو در بند حق نیستی  
 اگر تھے خدا کا خیال نہیں کجھی کوئی نہیں جان سکتا  
 پس این پیر از ان طفل ناوانجست  
 بس یہ بچہ اوس روکے سے بھی زیادہ ناوان ہے

بصد محنت اور روز می پشت  
 سیکڑوں تکلیف اور مصیبت سے ہر دن گذارا  
 بزرگ مدش طاعت ز طفل خرد  
 اس سبب کہ چھوٹے کے عبادت اس کے پسند آئی  
 فشانہ خواہد ام و زربہ بر سرش  
 اور بادام اور سونا اور سپر شارقیا  
 فنا داند روز آتش معدہ سوز  
 تو اس کے سبب کہ آگ خوب بھڑکی بیخبر کا ہوا  
 چہ داند پدر عیب یا ما درم  
 تو میرے مان اور باپ تم کیا جانیں گے  
 نہان خور و وید ابسرد مہوم  
 چھپا کے کھایا مگر خا ہر بن روزہ رکھا  
 اگر بے وضو و نماز استی  
 اگر توبہ وضو نماز میں کھڑا ہو  
 کہ از بہر دم بطاعت درست  
 جو صرف آدمیوں کے کھانے کی عبادت کرتا ہے

[illegible]



کلید در دوزخ است آن نماز  
وہ نماز دوزخ کے دروازہ کی کنجی ہے  
اگر جز بقوت میر و جادوات  
اگر تیرا طریقہ اور کل خدا کے سوا اور کسیک واسطے ہو  
نکو سیرت بی تکلف برون  
جس تک سیرت کا ظاہر ہے تکلف ہو  
بنزدیک من شب رور انزل  
میر سے نزدیک عیار چور ڈاکو  
کی برور خلقی رنج آزمائے  
ایک شخص جو مخلوق کے دروازے پر محنت کرتا ہو  
زعمرو لے پس چشم اجرت مدار  
نہی عمر و ستہ اجرت کی امید نہ رکھنا چاہیے  
نکویم تواند رسیدن بدوست  
ان کا ہمین ایک بیکو نہ تک پہنچتے نہیں دیکھنا  
رہ راست روتا بمنزل رسی  
سیدی را چل تا کہ منزل تک پہنچ جائے  
چو گام وی کہ عصا ریشتم بست  
ایک کارون کا مال ایسا ہو جیسے تیلی کا بلکہ ایک کی  
کسی کہ تابد ز محراب روئے  
مشہور ہے کہ کوئی شخص اگر سرخراہیے قبلہ و منہ نماز  
تو ہم پشت بر قبلاً در نماز  
تو بھی آئندہ کی دولت پیش کر کے نماز پڑھتا ہے  
درختی کہ جیش بود بر قرار  
جس درخت کی جیسٹ قائم ہو  
گرت بیخ اخلاص در بوم نیست  
اگر خرے سے اخلاص کی جیسٹ قائم نہ ہو  
ہر آنکہ انگند تخم بر روی سنگ  
جو شخص چھتر پر بیج بولے گا

ایک شخص نماز پڑھتا ہے  
تو ہم پشت بر قبلاً در نماز  
تو بھی آئندہ کی دولت پیش کر کے نماز پڑھتا ہے  
درختی کہ جیش بود بر قرار  
جس درخت کی جیسٹ قائم ہو  
گرت بیخ اخلاص در بوم نیست  
اگر خرے سے اخلاص کی جیسٹ قائم نہ ہو  
ہر آنکہ انگند تخم بر روی سنگ  
جو شخص چھتر پر بیج بولے گا

کہ در چشم مردم گزاری وراز  
جو آئینہ ہو کج دکھائی دلائے در بین چرمی بائے  
در آتش فشاند سجادات  
تو میرے اوس سے کو آگ میں جلائیے  
بہ از پار سائی خراب اندولن  
وہ اوس پار سے اچھا ہو جسکا دل خراب ہو  
بہ از فاسق پار سا پس مرین  
اوس بد کا ہے اچھا ہو ایسا برائی پس ہو  
چو مژدوش و ہرور قیامت خدای  
اور اوسکا خدا سے عمل چاہتا ہو تو قیامت میں  
چو در خانہ زید باشی بکار  
اگر تو زید کے گھر میں کام کرتا ہے  
درین ہر جز آنکس کہ در ویش است  
مگر اوسکا طالب ہے اور محتاج  
تو بر رہ نہ زین قبل واپسی  
تو راہ پر نہیں ہے اس جیسے پہنچے گا  
دوان لبش تبہم آنجا کہ است  
تو وہ روزانہ جتنا ہو مگر تمام اسات وہین  
بکفرش گواہی دہند اہل حق سے  
تو اہل حق اس کے کفر پر گواہی دیتے ہیں  
گرت در خدا نیست روی نیاز  
اگر خدا کی طرف تو عاجزی سے رجوع نہیں کرتا  
بپرور کہ روزے دہر میوہ بار  
اوسکی سب سے درش کر کہ ایک روز وہ بھلا گا  
انین بر کسی چو تو محروم نیست  
تو تیری طرح کوئی بھی نہ کے بھلے سے کہ ہم نہ ہوگا  
جو می وقت و خلش نیاید بچنگ  
تو حق کرنے کے وقت اوسکو جو بھی نہ لیا

اوسکا ہر صحت کا

منہ آبرومی ریاریا محل  
 نریب اور ریاریا ہے آبرو کی رفعت بجان  
 چو در خفیہ بد باشم و خاکسار  
 اگر میں پوشیدہ ہوں اور گنگا رہوں  
 برومی و ریاقہ سہلست و دو  
 نریب اور گنگا خرقہ لینا تو سہل ہے  
 چہ دانند مردم کہ در جامہ کسیت  
 آدمی لباس کے اندر کا حال کیا جان سکتے ہیں  
 چہ وزن آورد و جامی انبان باد  
 ہوا بھری ہوئی شک بنو ریاقہ کی وہاں کیا قدر ہوگی  
 مراے کہ چندین وریع نیمود  
 جو ریاقہ کا ایسی پریشہ کاری دکھاتا تھا  
 کسند ابرہ پاکیزہ تر از استر  
 استر سے ابرہ عمدہ بناتے ہیں  
 بزرگان فراغ از نظر و شتند  
 جو بزرگ غامری اور نمو کی پروا نہیں کتے ہیں  
 ورا و ازہ خواہی در اقلیم فاش  
 اگر غامری بچہ دنیا میں شہرت منظور ہو  
 باز می گفت این سخن با نیزید  
 حضرت با نیزید بیٹا اپنے باپ کو مذاق کی راہ پر دین کسی  
 کسانیکہ سلطان و شاہنشہ اند  
 سلاطین اور شاہنشاہ  
 طمع در گد امر و معنی نہ بست  
 اہل باطن نے فقر و ن کی کچھ پروا کی  
 ہان بہ گرا بستن جوہری  
 اگر جوہر حاصل کرنے کی امید ہو تو بہتر ہے  
 چو روی برتندت در خدمت  
 اگر خدا کی عبادت کا قصد رکھتا ہے

کہ این آب در زیر دار و حل  
 کیونکہ اوس پانی کے نیچے بالکل کچل رہا ہے  
 چہ سود آب ناموس برومی کا  
 اور ظاہر میں عزت وار تو کچل فائدہ نہیں  
 گرش با خدا در توانی فروخت  
 اگر اوسکو خدا کے ساتھ بیج بھی سکیں  
 نویسندہ دانند کہ در نامہ حیت  
 لکھنے والا خط کا جانتا ہے جو کچل اوس میں لکھا ہو  
 کہ میزان عدلست و دیوان داد  
 جہاں میزان عدل اور دین انصاف قائم ہوگا  
 بدیدند و پیچیش در انبان ہود  
 آدمیوں نے نوادہ کو ہواستہ بھری ہوئی مشک  
 کہ آن در حجابست و این در نظر  
 اس سبب سے کہ وہ پوشیدہ اور جو ظاہر رہتا ہے  
 ازان پر نیان آستہ و شتند  
 وہ اسی سبب پر نیان کا استر لگاتے ہیں جو باطن خوب  
 برون حلقہ کن کو درون جتوباس  
 نوادہ کا لباس عمدہ ہو چاہے اندر عمرانی ہو  
 کہ از منت کرا میں ترم کز مرید  
 کہ بہشت میں کے مجھے ملے زیادہ مرید  
 سرگردانانین در گہ اند  
 باطل اس بارگاہ کے محتاج ہیں  
 نشاید گرفتن در افتادہ دست  
 کہ ما جو کسی دشگیری نہیں کر سکتے  
 کہ همچون صدف سرخجو و در بری  
 جو سیسہ کی طرح سے قناعت اختیار کر  
 اگر جبرست نہ بیندوست  
 تو جبریل بھی تمکو نہ بکھائے خواجہا ہے

بقیہ ماریضہ  
 جو کچل پانی کے نیچے بالکل کچل رہا ہے  
 اور ظاہر میں عزت وار تو کچل فائدہ نہیں  
 اگر اوسکو خدا کے ساتھ بیج بھی سکیں  
 لکھنے والا خط کا جانتا ہے جو کچل اوس میں لکھا ہو  
 جہاں میزان عدل اور دین انصاف قائم ہوگا  
 آدمیوں نے نوادہ کو ہواستہ بھری ہوئی مشک  
 اس سبب سے کہ وہ پوشیدہ اور جو ظاہر رہتا ہے  
 وہ اسی سبب پر نیان کا استر لگاتے ہیں جو باطن خوب  
 نوادہ کا لباس عمدہ ہو چاہے اندر عمرانی ہو  
 کہ بہشت میں کے مجھے ملے زیادہ مرید  
 باطل اس بارگاہ کے محتاج ہیں  
 کہ ما جو کسی دشگیری نہیں کر سکتے  
 جو سیسہ کی طرح سے قناعت اختیار کر  
 تو جبریل بھی تمکو نہ بکھائے خواجہا ہے















نہ ہر بار خیر را تو ان خیر و بد  
 ہر بار خیر نہ گنار اور لہجہ نہیں سکتے  
 زمین نہ آید کہ این را کہ گشت  
 اوس کا نکل کا سر نہیں پیراں یا اسے کہے لڑکا  
 شکم واسن بندر شیدش ز شاخ  
 اوس کے آپٹ سے حرص کا دامن پھیلایا اور درخت پر  
 شکم بند دست ست و زنجیر پامی  
 پٹ ہوا کی پر جھکڑی اور پیر کی زنجیر ہے  
 سر شکم شعلہ لا حرم  
 پیر کی سر پیر تک اگل پٹ ہوا کی راسیلا  
 برو اندرونی بدست آرا پاک  
 پاک نفس

پڑا حاکم

لٹا نہان بد عاقبت خور و مور  
 اوس حریص پر خوار و دانا نام نے کہا اور درگیا  
 بلفتم مرن بانگ برآمدت  
 میں نے کہا بھگت پر خفا نہ  
 بود تنگدل رود گانی فراخ  
 جسکی آئین بزمین ہوں وہ پیشہ تنگدل رہا  
 شکم بندہ نادر پرست خدا می  
 مرصی کی پٹو بت کہ خدا کی عبادت کر تا ہو  
 بیانش گشت بد مور کو چک شکم  
 پیشہ جسکا پٹ بت چو ابا و اس کے کہتی ہے  
 شکم پر سخا ہد شدہ الاسباح  
 کہو کہ آئین خاک کے سوا کسی سے پر نہوگا

حکایت قصہ

شکم صوفی راز ہون کرو و فرج  
 را ایک کھوئی کو جھوک اور شہوت نے عاجز کیا  
 کی نقش از دوستان در نہفت  
 دوستوں میں ایک شخص نے چپکے سے پوچھا  
 بدینار می زینت را ندیم نشاط  
 ایک شریف سے بچہ کا پیشہ حاصل کیا  
 فرومایہ کے گردم واسنے  
 میں نے کینگی اور نادانی کی  
 غذا اگر لطیف ست و گر سری  
 غذا چاہے عمدہ ہو یا بد مزہ  
 سر آگاہ بالین بد ہو شمند  
 عقلمند اوس وقت سر تک پر رکھتے ہیں  
 مہال سخن تانیا بے لگوے  
 بات کرنا جب تک موقع نہ زبان نہ

دو دنیا رہ برہرو آن کر خرج  
 اون دونوں کیا اسطے دو اشرفیان خرچ کین  
 چہ کردی بدین ہر دو دنیا رفت  
 راز دونوں اشرفیوں میں تونے کہا کیا ہو گا  
 بدیکر شکم را کشیدم سماط  
 دوسری سی پٹ کی اسطے دستار خوان کیا کیا  
 کہ این همچنان پر شد و ان ہی  
 کہ یہ بھرا آئین اور وہ دوسرا کی خالی ہے  
 چو دیرت بدست او قد خوشخوری  
 جب دیر کو ملنگی قرار سے طبعیت کو الگ کیا  
 کہ خواہش بقدر آورد و دند  
 جبکہ اچھی طرح سے بندہ پر غالب ہو جاتی ہو  
 چو میدان نہ بینی گمبار گوے  
 جب میدان ملو تو گیسند نہ چھینک

اوس کا سر نہیں پیراں یا اسے کہے لڑکا  
 اوس کے آپٹ سے حرص کا دامن پھیلایا اور درخت پر  
 اوس کے آپٹ سے حرص کا دامن پھیلایا اور درخت پر  
 اوس کے آپٹ سے حرص کا دامن پھیلایا اور درخت پر  
 اوس کے آپٹ سے حرص کا دامن پھیلایا اور درخت پر

اوس کا سر نہیں پیراں یا اسے کہے لڑکا  
 اوس کے آپٹ سے حرص کا دامن پھیلایا اور درخت پر  
 اوس کے آپٹ سے حرص کا دامن پھیلایا اور درخت پر  
 اوس کے آپٹ سے حرص کا دامن پھیلایا اور درخت پر  
 اوس کے آپٹ سے حرص کا دامن پھیلایا اور درخت پر







مکھیا بانی ملک دولت بلاست  
 ملک دولت مکھیا بانی سے حکومت بھی بلاست  
 گدائی کہ بر خاطرش بند نیست  
 جس فقیر کے دل کو کچھ فکرتیں نہ ہوا ہو  
 بخسیند خوش و شانی و جفت  
 گنوار اپنی بی بی کے ساتھ چین سے سوئیں  
 چو سیلاب خواب آمد و مروت  
 جب زند کے سیلاب نے غلبہ کیا ادبا لکل غافل گردیا  
 اگر یاوشاہست و گرنیہ ووز  
 اگر چاہا بادشاہ عالم گدڑی یا بنیہ یا گنڈی یا گنڈی والا ہو  
 چو مینی تو انکر سر از کبرست  
 اگر تو کسی تو انکر کا سر عزت سے سنبھلو  
 غلامی بھدا اندان و سترس  
 خدا کا شکر ہے کہ تھے اس قدر لطافت نہیں ہے

گدا باوشاہست و نامش گدست  
 گدا در حقیقت بادشاہ ہے اگرچہ ۱۲۰ اس کا لقب ہے  
 کہ از پاوشاہی کہ خرسند نیست  
 وہ اس بادشاہ سے اچھا ہے جو خوش ہو  
 بدوئی کہ سلطان در ایوان نجف  
 کہ یہ آرام سے بادشاہ اپنے محل میں بیٹھتا رہتا  
 چہ بر تخت سلطان چہ بر تخت کرد  
 پانچ تخت پر بادشاہ ہو چاہے جنگل میں کر ہو  
 چو خفتند کرد و شب ہر دور روز  
 سب سو گئے درون کی رات میں ہر روز جاوگی  
 برو شکر زردان کن امی تنگست  
 وہ اس مجلس خدا شکر کر کہ اس پر سر اچھا ہے  
 کہ بر خیز واز دست آزار کس  
 کہ تیرے ہاتھ سے کسی کو تکلیف پہنچے

حکایت

ربا خواری از نروبانی فتاد  
 ایک سو دوا سیر می رہے گریزا  
 پس چند روزی گرتن گرفت  
 اس سال کا چاند روز تو رہا کیا  
 بنوا باندش دید ویر سید حال  
 اس کو خود اہمین دیکھا اور حال پوچھا  
 بگفت امی سپر قصہ بر من بگو  
 کہا اسے لڑکے پتھو مجھے نہ بوجھ

شنیدم کہ ہم در نفس جان بداد  
 میں نے سنا کہ اس وقت ہم کھل گیا  
 و گریا حریفان شستن گرفت  
 پھر دوستوں کی محبت گرم ہو گئی  
 کہ چون رفتی از دست و شرف و مال  
 کہ تھکو مشر اور پریشانی اور سوال میں کہ جو بختان ملی  
 بدو رخ و راقدا دم از نروبان  
 میں نے اپنے سے گرتے ہی اور رخ میں بھونچا

حکایت

شنیدم کہ صاحب دلی نکیر و  
 میں نے سنا ہے کہ ایک صاحب دلی نکیر دے

یکی خانہ بر قامت خویش کرد  
 اپنے لڑکے کے برابر ایک گھر بنا لیا جسے بھونچا

گدا باوشاہست و نامش گدست  
 گدا در حقیقت بادشاہ ہے اگرچہ ۱۲۰ اس کا لقب ہے  
 کہ از پاوشاہی کہ خرسند نیست  
 وہ اس بادشاہ سے اچھا ہے جو خوش ہو  
 بدوئی کہ سلطان در ایوان نجف  
 کہ یہ آرام سے بادشاہ اپنے محل میں بیٹھتا رہتا  
 چہ بر تخت سلطان چہ بر تخت کرد  
 پانچ تخت پر بادشاہ ہو چاہے جنگل میں کر ہو  
 چو خفتند کرد و شب ہر دور روز  
 سب سو گئے درون کی رات میں ہر روز جاوگی  
 برو شکر زردان کن امی تنگست  
 وہ اس مجلس خدا شکر کر کہ اس پر سر اچھا ہے  
 کہ بر خیز واز دست آزار کس  
 کہ تیرے ہاتھ سے کسی کو تکلیف پہنچے









بدرمی کنند آگینہ زنگ

فیشہ کو سبب ہو کر کے تھمتہ طلقہ کر لیتے ہیں  
پسندیدہ و نظریہ فیضال  
عادت عمدہ اور پسندیدہ ہونا چاہیے

کجا مار آئینہ ورنہ یر زنگ

پس آئینہ زنگ کے سبب چھوٹ نہیں سکتا  
کہ گاہ آید و گہ رود جاہ و مال  
کہ دولت کبھی آتی اور کبھی چلی جاتی ہے

### حکایت درختی آسانی و دشواری

تصہ - دشواری کے بعد آسانی کے بیان ہیں

شغیدم ز پیران شیرین سخن

شہرین کلام بزرگون سے مین نے سنا ہو  
بسی ویدہ شاہان و دوران و امر  
اوستہ بہت سی بادشاہت ارزنامہ اور حکومت دیکھی تھیں

درختی کسن میوہ تازہ داشت

اوس نے اس درخت میں کہ نہ میں چل چلا تھا نہ کسی نے چلا  
عجب درخت خندان آن و لغریب  
اوس و لغریب کا بیچ ایسا عجب تھا

و خوشی و مردم خراشیدنش

اوس کی شوخی اور زیادہ و لغریب سے  
بموسی کسن عمر کوتاہ امید  
اوس نہایت کوتاہ امید سے آئندہ کی مدد سے

ز ستیزی آن آہن سنگ زاد

شوخی سے اوس کا ہند سنگ زاد سے آخر نے  
بموسی کہ کرد از نکویش کم  
اوس کے سوا ہال تراش کے اوس کا حسن ایک ہی برابر

چو جنگ از خجالت سرخو بروی

و غور و جنگ کی طرح شرمندگی سے سرخ ہو گئے تھے  
کی را کہ خاطر در و فرستہ بود  
ایک شخص کا دل اوس پر فریفتہ تھا

کسی گفت جو آرزو مودی و درو

کہنے لگے کہ کیا کرتے تھے غلبہ میں اوس کا دشمن

کہ بود اندرین شہر پیری کسن

کہ اس شہر میں تیرے اندر میں ایک شخص بہت تھکا تھا  
سر آورده عمری ز تانہ و عمر  
عمر و لیاضانی شیراز کے زمانہ کا بلکہ پورے ملک کا عمر

کہ شہر از نکونی پر آوازہ داشت

اس کے شہر کا تمام شہر میں شہر تھا  
کہ ہرگز نبود دست بر سر و سب  
کبھی نہ چکا ہوگا کہ سینے درخت سرور میں سب

فیج وید در سر تراشیدنش

اوس کے اپنے اوس کے بال تراشنے میں بہتری دیکھی  
سرش کرد چون دست موسی سپید  
اوس کا سر چون موسی کے سپید ہو گیا

بغیب پر سرخ زبان در نہاد

اوس پر سرخ کے غیب پر زبان درازی کی کچھ نہیں کر دیا  
نہا وند حالی سرش و شکم  
اس سبب سے فوراً اوس کا سر میں کے اندر کے بائیں نہ کر دیا

نگو سار و دریشیش قنادر موسی

اور اوس کے سامنے سار کے بال چڑھے تھے  
چو چشمان لبندش آشفتہ بود  
اوس کی آنکھوں کی طرح بھی وہ سرور واد تھا

و گر کرد سوداے باطل بگرد

بھروسہ سوداے باطل کے گرد نہا پھر کر محبت کر

لے دیت  
موسی و علی بن ابی طالب  
کہ خداوند عالم نے  
نبیوں کو مسنون  
کے ایک سبب سے  
پیشی و مسرت  
زبان کا حیرت  
حضرت موسی  
علیہ السلام  
نبی بن باغ  
ایمان کے نکلنے  
نبی با حق کی حق  
جو وہ مسرت  
چاہے کہ کچھ  
یہ بیان ہے کہ  
موسی و علی بن ابی طالب  
کہ اوس کا سار  
سب کا سار  
بال و دریشیش  
تو مشن میں  
خوشی ہو گیا  
کہ یہ سبب سے





اگر پامی در دامن آری جو کوه  
 اگر پامی در دامن آری جو کوه  
 زبان در کشای مرد بسیار دان  
 زبان در کشای مرد بسیار دان  
 صدق وار گوهر شناسان راز  
 صدق وار گوهر شناسان راز  
 فراوان سخن باشد آگندہ گوش  
 فراوان سخن باشد آگندہ گوش  
 چو خواہی کہ کوئی نفس بر نفس  
 چو خواہی کہ کوئی نفس بر نفس  
 نہاید سخن گفت ناساخت  
 نہاید سخن گفت ناساخت  
 تامل کنان در خطا و صواب  
 تامل کنان در خطا و صواب  
 کمالت در نفس انسان سخن  
 کمالت در نفس انسان سخن  
 کم آواز ہرگز نہ بینی خجل  
 کم آواز ہرگز نہ بینی خجل  
 حذر کن ز نادان و مردہ گوی  
 حذر کن ز نادان و مردہ گوی  
 صد انداختی تیر و ہر حد خطاست  
 صد انداختی تیر و ہر حد خطاست  
 چرا گوید آن چہ ز خفیہ مرد  
 چرا گوید آن چہ ز خفیہ مرد  
 مکن پیش و پو از غیبت بسی  
 مکن پیش و پو از غیبت بسی  
 دھون و لغت شہر نہ بدست داز  
 دھون و لغت شہر نہ بدست داز  
 دل کا جوت راز کا قید خانہ ہے

سہرت ز آسمان بگذر و در شکوہ  
 سہرت ز آسمان بگذر و در شکوہ  
 کہ دروا قلم نیست بر بے زبان  
 کہ دروا قلم نیست بر بے زبان  
 و ہن جز ہلو کو نکر و نہ باز  
 و ہن جز ہلو کو نکر و نہ باز  
 قضیحت نکیر و مکر در خموش  
 قضیحت نکیر و مکر در خموش  
 حلاوت نیابی نہ گفتار رس  
 حلاوت نیابی نہ گفتار رس  
 نشاید بربیدن نینداختہ  
 نشاید بربیدن نینداختہ  
 بہ از اثر خایان حاضر جواب  
 بہ از اثر خایان حاضر جواب  
 تو خود را بجفتار ناقص مکن  
 تو خود را بجفتار ناقص مکن  
 جوی مشک بہتر کہ یک تو دہ کل  
 جوی مشک بہتر کہ یک تو دہ کل  
 چو و انامی گوی ویر و دہ گوی  
 چو و انامی گوی ویر و دہ گوی  
 اگر ہو شمندی یک نیاز راست  
 اگر ہو شمندی یک نیاز راست  
 کہ گر فاش گرد و شود روی زرد  
 کہ گر فاش گرد و شود روی زرد  
 بود کز پیشش گوش و اورو کسی  
 بود کز پیشش گوش و اورو کسی  
 مکر تانہ بیسند و شہر باز  
 مکر تانہ بیسند و شہر باز  
 جب تو نے اے کہ یا چنے چو دیا بخرنہ بی بی

اگر پامی در دامن آری جو کوه  
 اگر پامی در دامن آری جو کوه  
 زبان در کشای مرد بسیار دان  
 زبان در کشای مرد بسیار دان  
 صدق وار گوهر شناسان راز  
 صدق وار گوهر شناسان راز  
 فراوان سخن باشد آگندہ گوش  
 فراوان سخن باشد آگندہ گوش  
 چو خواہی کہ کوئی نفس بر نفس  
 چو خواہی کہ کوئی نفس بر نفس  
 نہاید سخن گفت ناساخت  
 نہاید سخن گفت ناساخت  
 تامل کنان در خطا و صواب  
 تامل کنان در خطا و صواب  
 کمالت در نفس انسان سخن  
 کمالت در نفس انسان سخن  
 کم آواز ہرگز نہ بینی خجل  
 کم آواز ہرگز نہ بینی خجل  
 حذر کن ز نادان و مردہ گوی  
 حذر کن ز نادان و مردہ گوی  
 صد انداختی تیر و ہر حد خطاست  
 صد انداختی تیر و ہر حد خطاست  
 چرا گوید آن چہ ز خفیہ مرد  
 چرا گوید آن چہ ز خفیہ مرد  
 مکن پیش و پو از غیبت بسی  
 مکن پیش و پو از غیبت بسی  
 دھون و لغت شہر نہ بدست داز  
 دھون و لغت شہر نہ بدست داز  
 دل کا جوت راز کا قید خانہ ہے







ضمیر دل خویش منہاے زود  
 کہ ہر گز کہ خواہی تو آنے نمود  
 کیونکہ ہر وقت اس کے ظاہر کرنے کا اختیار ہے  
 بلکہ شش نشاید نہمان باز کرد  
 و کیسی کو شمشل کیجئے کہ حسب نہیں سکتا  
 کہ تا کار و ہر بہرہ زودش بکفایت  
 کہ جسک سر پر تھجری نہیں بلین نہیں پتا  
 پر اندہ کوئے از بہائم تر  
 و ایات بکنے والا بار بار ہر طرح کی ہمت ہے  
 و گرنہ شدن چون بہائم خموش  
 نہیں تو بار بار ہر طرح ناموش ہو جاتا ہے  
 چو طوطی سخنگوی و نادان مہاش  
 بس طوطے کی طرح گویا نادان دین

لیکن چو پیداشد دراز مرد  
 کہ مرد گاراز تھا ہر ہر ہو جاتا ہے  
 قلم سر سلطان چو نیکو نہفت  
 قلمے کا ہر گز کیا ابھی طرح بھیجی  
 بہائم خموش شد و گویا تشر  
 بار بار یہ جب اور انسان گویا ہے  
 چو مرد و سخن گفت باید ہوش  
 آدمی کی طرح ہوشیاری سے بات کرنا چاہیے  
 بنطق است عقل آدمی زادہ فاش  
 گویا کی اور عقل کے سبب انسان شہور ہوا ہے

حرکات

کریاں دریدند وی را بچنگ  
 پس تو کون نے اور سا کریاں بکڑے پھاڑا  
 جہان دیدہ افکشای خود پرست  
 کہ جہان دیدہ افکشای خود پرست  
 دریدند بدیدی چو گل پیرہن  
 تو اپنا پیرہن نگاہ کی طرح بھٹاتا  
 چو طنبور بے مغز و بسیار لاف  
 جیسے جیسے طنبور بہت شور مچاتا  
 باہمی توان کشندش و نفس  
 پس تو کہ از سے پانی سے بچھا دیتے ہیں  
 ہنر خود بگوید نہ صاحب ہنر  
 تو اسکا ہنر خود بیان کر جائز ہنر خود  
 گرت ہست خود فاش کرد و ہوشی  
 اور جو خاص ہنر خود ظاہر ہو جائیگا

یکی ناسر گفت در وقت جنگ  
 ایک شخص نے فوجی میں لوگوں کو گالیاں دیں  
 قفا خور وہ عریان و کریاں شست  
 قفا خور وہ عریان و کریاں شست  
 چو غنچ گرت بستہ بودی دین  
 اگر غنچ کی طرح تیرا منہ بند رہتا  
 سر اسیمہ گوید سخن پر گزاف  
 پریشان و ایات باتیں کہتا ہے  
 نہ بینی کہ آتش زبانت و لب  
 نہیں دیکھا کہ آگ کی صرف زبان ہی نہ مان ہے  
 اگر ہست مرد از ہنر بہرہ ور  
 اگر مرد صاحب ہنر ہے  
 اگر مشک خالص نہار می گوی  
 اگر ترے پاس مشک خالص نہاؤ کی تعریف نہ کر

بہ درت و ہمت  
 بکڑے پھاڑا  
 شمشل کیجئے  
 بلین نہیں پتا  
 ناموش ہو جاتا ہے  
 شہور ہوا ہے  
 گالیاں دیں  
 بھٹاتا  
 شور مچاتا  
 بچھا دیتے ہیں  
 صاحب ہنر  
 ہنر خود  
 گرت ہست  
 ہنر ہے  
 تعریف نہ کر



بسو گند گفتن کہ ز ر مغز بیست  
نسم کھا کے کنا سوتا خالص ہو  
بگوئید ازین حرف گیران ہزار  
اسطرح عجب ہزار باتیں بتائے ہوئے  
روا باشد ار کو تینم و نند  
بمجر اگر اسی طعنہ زنی کریں تو بہتر ہے

چه حاجت محک خود بگوید که حدیث  
کیا ضرورت ہو کسوفی خود بیان کردی جبراً ہوگا  
که سعدی نہ الہیت امین گار  
که سعدی بین الہیت دلیاقت نہیں مساافت نظر آتی  
کہ طاقت ندارد کہ مفسر مرنہ بند  
کیونکہ ہم ایسی قوت نہیں کہ اس پر ابھودہ اتون

# حکایت

عصہ را پسرنیک رنجور بود  
عصہ الدلہ <sup>طی</sup> بادشاہ شہزاد کا بیٹا یا بیٹا بیارضا  
یکی پار سا گفتش از روی ہند  
ایک پر ہند کا رنے اوستہ بیعت کی اور بیٹھا  
قفسہامی مرغ سحر خوان شکست  
جو چربان خوش آواز صبح کو چہاں تیریں گے کچھ لڑائی  
نگوہدشت بر طاق بستان سرائی  
خانہ بارگ کے محل میں رہ گیا  
پسر صبح دم سوی بستان شرافت  
اور کا لڑکا صبح کو جب بارگ میں گیا  
سجندید کامی بلبل خوش نفس  
اچن تر ہنس کے کہا کہ اے بلبل خوش آواز  
ندارو کسی بات تو ناگفتہ کار  
جینکے تیرے بچے کوئی بات نہیں کہتی کیا کچھ فرض نہیں  
جو سعدی کہ چند می زبان بستہ بود  
جیسے سعدی کہ تھوڑے ذہن کا خاموش تھا  
کشتی گیر و آرام دل در کنار  
وہ شخص آرام دل سے بگڑ گیا اپنے اوسکار را لہیا  
مکن عیب خلق می خرد منہ فاش  
اے عقلمند خلق کا عیب ظاہر نہ کر

شکیب از نہاد پدر و در بود  
 اد کے باپ سے صبر نہیں ہو سکتا تھا  
 کہ بگزار مرغان وحشی ز بند  
 کہ وحشی چڑیوں کو پھوڑے  
 کہ در بند ماند چو زندان شکست  
 جب تیرے لئے تو ناتواں کن فدیہ نہ ہو سکتا ہے اور گنہگار  
 یکی نامور بلبل خوش سرا کے  
 ایک نامور بلبل غرضش آواز کو  
 جز آن مرغ بر طاق ایوان نیافت  
 محل کے طاق پر سوا اوس بلبل کے اور کوئی نہ تھا  
 تو از گفت خود ماندہ در قفس  
 ڈر قفس رہی انہی مہار کے باعث  
 ولیکن چو فتنی دلکش پیار  
 مگر جب زبان فتح ہوئی تو اسکی دلیل ضرور چاہیے  
 ز طعن زبان آوران رستہ بود  
 تو شاعروں کی بلند زنی سے بچا ہوا تھا  
 کہ از صحبت خلاق گیر و کنار  
 خلاق کی صحبت سے علینہ ہو  
 بعیب خود از خلق مشغول باش  
 بلکہ اپنا عیب خلق سے ستارہ

e

غیر ملکی

...

11

20

10

ایک

سوز

1990

۱۰۰

20

56

5

بسم الله الرحمن الرحيم

10/10/10

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۰۰

مجلس

لعل

25

مستند

١٢

✓

از بیان

۱۰۰

منه

11

1



که در سب در فتم بکنجه فراز  
که ملک هندوین من ایک گوشه امین گیا تھا  
ور آنخوش او دختر می چون قم  
بانهی بر صورت آنخوش من ایک لڑکی تھی  
چنان نکلش آورده اندر کنار  
اوسته نوب تنگ دیوے ہوسے ہم آنخوش تھا  
ما امر معروف دامن گرفت  
عکس شرح میرا دینک بر او ایسے بکائی ملاوت شروع  
طلب دم از پیش و بسج و بسنگ  
ادھر ادھر سے چینی لکڑی اور پتھر اٹھائے  
بہ شفیق و دشنام و آشوب و زجر  
طاقت اور گالیوں اور شور اور تندی سے  
شد آن برناخوش ز بالامی باغ  
اوی باغ سے اسطرح گالی گھٹا نکلی  
ز لا حولم آن دیوہیکل بجست  
میری احوال ہوا وہ شیطانی صورت بجا گیا  
کہ امی زرق سجاده زرق بوت  
کراسے مصلے کے دفنا باز پلیدنگ لباس پہن ہوئی  
مرا عمر بادل ز کف رفتہ بود  
عمر گذر گئی کہ میرا دل دیوانہ  
کنون سچتہ شدتقم خام من  
ایسیرا لغت نام کہ کے تیار تھا  
نظم بر آور و فریاد خواند  
زار تالے کر کے فریاد کی  
نماند از جوانان کسے دستگیر  
کوئی بھان میرا مددگار نہیں ہوا  
کہ تشرش نیاید ز پیری ہمی  
کہ او کو اس بڑے چہ من شرم نہیں آتی

چہ ویدم چو لید سیاہی دراز  
کہا دیکھنا ہوں کہ ادھت تاریک کبطح ایک سیاہی نام  
فو بروہ وندان بلہاش در  
او کے کہوں پر دانت لگائے اسے اختیار کا کرتا تھا  
کہ پندار می اللیل نیشہ النہار  
کہ سلیم ہو کر ان رات نے دن کو بھاپا  
فضول آتش گشت و دمن گرفت  
مفائدہ میرے دل میں غم کی آگ بجھ کر رکھی  
کہ امی ناخدا ترس بنی نام و ننگ  
اور کہا کہ اسے ناخدا ترس پیشم و دیوے عیا  
سید از سیہ فرق کروم چو خبر  
میں نے سفید کو سیاہ سے غل مچ کے اٹھ کر دیا  
پدید آمد آن برضیہ از زیر زراع  
نیسے زراع کے نیچے سے اتنا نکل آتا ہے  
پرمی پیکر اندر من آو نخت دست  
اوس بڑی پیچنے سیرا دامن بکریا  
سیہ کار و دنیا خردین فروش  
بکارت دین بیچ کے دنیا لینے والے  
برین شخص جان بروی شفته بود  
اوس شخص پر تھا اور سہر جان جاتی تھی  
کہ گزشت بدر کردی از کام من  
تا گاھوس گرم لکھ کر تو نے میرے منہ اٹھا لیا  
کہ شفقت بر افتاد و رحمت نماند  
کہ ہاے دنیا سے شفقت اور رحمت اوشہ گئی  
کہ بستاند م داد ازین مرد پیر  
جو اس بڑے سے میرا عرض لے  
ز دن دست در سترنا محرمی  
کسی نامہ کے سر پر ہاتھ لگانے سے

یہ سب کچھ لکھ کر  
میں نے اسے  
دیکھا  
اور  
کہا  
کہ  
تو  
بڑا  
بیوقوف  
ہو  
گیا  
تو  
میرے  
منہ  
میں  
اٹھا  
لے  
گیا  
تو  
میرے  
منہ  
میں  
اٹھا  
لے  
گیا  
تو  
میرے  
منہ  
میں  
اٹھا  
لے  
گیا























کند مرد و دریش را پادشاه  
مرد و دریش کو بادشاه اے بے پروا کنی ہو  
کہ یار موافق بود و در برت  
جکہ یار موافق تیرا ہم آغوش ہو  
چو شب غمگسارت بود و در کنار  
جکہ رات کو تو غمگسار سے ہم آغوش ہو  
خدا را بر رحمت نظر سوی اوست  
خدا کی نظر رحمت کی اوست ہے  
بیدار او در بہشت ست شوی  
تو اے شوہر کو بہشت کی سی راحت دنیا میں ہو  
کہ یکدل بود و با وی آرام دل  
جسکی آرام دل اے بی بی یکدل ہے  
لگہ در نکوئی و رشتی مکن  
تو اے حسن اور بد صورتی پر کبھی خیال نہ کرنا چاہئے

زن نادانی و تیرہ رانی کہ اوست  
اپنی نادانی اور بیعتی سے  
کنند این و آن خوش و گریہ دل  
ہے اور وہ کسی تو آئندہ خوش دل ہونگے  
میان دو کس آتش افروختن  
دو آدمیوں کے بیچ میں آگ جلانا  
چو سعدی کسی فوق غلوت چشید  
سعدی کی طرح اوس شخص کو ملامت کا مڑاٹا  
بگو انچہ دانی سخن سو و مند  
نائد و مند جو بات معلوم ہو بیان کر دے  
کہ فردا پشیمان بر آرد و خروشن  
کہ کل نیاست مین پشیمان رہے گا

خلات افگند در میان دو دوست  
دو دوستوں کے درمیان تفرقہ ڈالنا ہے  
وی اندر میان کو رنجت و نجل  
گر در میان میں وہی پرکشت شدہ ہوگا  
نہ عقلت خود در میان سوختن  
اور خود در میان میں جلنا عقل کے خلالت ہو  
کہ از ہر کہ عالم زبان در شید  
جسے کہ تمام عالم سے زبان بند کر لی ای خاموش ہوا  
و گز میچکس را نیا ید پسند  
ہا جوہر کسیکو پسند نہ آئے  
کہ آیا چرا حق نکر دم بگو شش  
کہ ہاے میں نے حق کیوں نہ سنا

### گفتار

قول

زن خوب فرمانبر پار  
عورت خوب بصورت تابعدار اور پرہیزگار  
بر و پنج نوبت بزن بردرت  
بلور و دریا پر پانچ وقت نوبت پیرا اے بیش اور  
ہمہ روز اگر غم خور می غم مدار  
تمام دن اگر تکلیف کے گذرے تو غم نہ کر  
کہرا خانہ آباد و ہموخابہ دوست  
جسا گھر آباد اور بی بی دوست ہو  
چو مستور باشد زن خو برو می  
جب خوب صورت بی بی پاکدامن ہمسر ہو  
کسی برگرفت از جہان کام دل  
اوس شخص کا مطلب دل دنیا میں حاصل ہو  
اگر پار سا باشد و خوش سخن  
پس اگر وہ شیریں زبان اور پار سا ہو

کند مرد و دریش را پادشاه  
مرد و دریش کو بادشاه اے بے پروا کنی ہو  
کہ یار موافق بود و در برت  
جکہ یار موافق تیرا ہم آغوش ہو  
چو شب غمگسارت بود و در کنار  
جکہ رات کو تو غمگسار سے ہم آغوش ہو  
خدا را بر رحمت نظر سوی اوست  
خدا کی نظر رحمت کی اوست ہے  
بیدار او در بہشت ست شوی  
تو اے شوہر کو بہشت کی سی راحت دنیا میں ہو  
کہ یکدل بود و با وی آرام دل  
جسکی آرام دل اے بی بی یکدل ہے  
لگہ در نکوئی و رشتی مکن  
تو اے حسن اور بد صورتی پر کبھی خیال نہ کرنا چاہئے







حکایت  
نفس

جوانی ز ناساز گاری جفت  
 ایک جوان نے اپنی بی بی کی نواہفت کے سبب سے  
 گرانباری از دست این خصم چیر  
 اس زبردست دشمن کے سبب سے  
 بسختی بنہ گفتش ایس خواجہ دل  
 کہ اسے صاحب اسکی سختی کی برداشت کرنا پڑا  
 بشب سنگ بلای امی خانہ سوز  
 اسے خانہ گاہ گوروات کو ادھر پاش کی طرح بہتا ہے  
 چو از گلبنی ویدہ باشی خوشی  
 اگر کوئی درخت بھول کا سنجھے ایجا معلوم ہو  
 ورنہ سختی کہ پیوستہ بارش خوری  
 جس درخت کا پھل تو ہمیشہ کھاتا ہے

بر پیر مروی بنالید و گفت  
 ایک پیر مرد کے سامنے روکے کہا  
 چنان می برم کاسیانگ زیر  
 میں سقد رشقہ تادیرا اور غم تھا ہوں مجھے کی کوئی کاپات  
 کس از صبر کردن مگر و دخیل  
 اسوجہ سے کہ مبر کرنے سے کوئی تادم نہیں ہوتا  
 چرا سنگ زیرین ناشی بروز  
 تو دن کو کیوں نیچے کاپات  
 روا باشد اربار خارش کشی  
 پس اگر تو کو کاشی مبر کی برداشت کرے تو مناسب ہو  
 تحمل کن انکہ کہ خارش خوری  
 پس جب اسکا کاشانگ ہاے تو بھی اسکی برداشت کر

گفتار در بیان تربیت اولاد

قبول - تربیت اولاد کے بیان میں

پس چون زوہ برگزشتن سنین  
 جب اسکا دس برس سے زیادہ ہو  
 بر طبقہ آتش بناید فروخت  
 روئی کے پاس آگ نہ جلا جائے  
 چو خواہی کہ ناست بامد بجای  
 ہمیشہ اپنی ناموری پہناتا ہو  
 کہ گر عقل و رایش نباشد بے  
 اسوجہ سے کہ اگر اسکو عقل اور علم خوب ہوگا  
 ہزار روز گاراکہ سختی  
 ہر سال میں بہت پریشانی اور غم  
 خرومند و پرہیز گارش بار  
 اسکو غم نہ چھوڑے گا

ز نامحرمان گونہ رشتین  
 اسکو نامحرمان سے دور رہنے کی تاکید ہو  
 کہ چشم بر ہم زنی خانہ سوخت  
 کیونکہ ہلک مارنے سے نر اسی غفلت میں مگر چلا دیگی  
 پس را خرد مندی آموز و رامی  
 تو اپنے لڑکے کو عقل اور علم سکھا  
 بمیری و از تو نمائد کسے  
 تو میرے مرنے کے بعد میرا کوئی عالم مقام نہ مانیگا  
 پس چون پدر نازکش پرورد  
 وہ لڑکا جو اپنے باپ کا لڑکا ہوگا  
 گرش دوست داری بنانش مدار  
 اگر تو اسکو عزیز رکھتا ہو تو کبھی مرنے نہ کر

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰







جو بیرون شد از کار و نون بکد و میل

جب کار و نون سے ایک در میل آگے بڑھا

پیر سید کا بن قلہ را نام چیت

پیر سید کا بن قلہ را نام چیت

چنین گفتش و کاروان ہند می

اس قافلہ میں سے ایک دوست نے کہا

سیر را یکی بانگ برداشت سخت

اوستے اوس مہشی غلام گزور سی کارا

یہ عقلست و نہ معرفت یک جوم

مجھے عقل و معرفت جو بھی دلیغ ہو

ور شہوت نفس کا فر پہ بند

نفس کا فر کی شہوت کا دروازہ بند کر کے ترک کر

چومر بندہ را بھی پرورے

اگر تو کسی غلام کی پرورش کرتا ہے

و گو بسدش لب بدندان گزو

اور اگر کسی مالک نے اس کے لبوں پر ہاتھ دیا

غلام آ بکش باید و شست زن

غلام پانی پھر نہالا اور اینٹ با آٹھن ملا جائیے

نہ ہر جا کہ بینی خط و لغریب

ایسا نہیں ہو سکتا کہ جہاں کہیں خط و لغریب نظر آئے

بہ پیش آمدش سنگلخ میل

ایک ہونا کہ کھستان ادھ ملا

کہ بسیار بند عجب ہر کہ زلیست

کہ انسان اپنی زندگی میں بہت عہدات دیکھتا ہو

مگر تنگ ترکان ندانی سے

کہ تنگ ترکان سے شاید تو نہیں جانتا

کہ دیگر چورانی بیسند از رخت

کہ اب کمان جانا ہو یہ سن قیام کر

اگر من و گرتنگ ترکان روم

اگر میں تنگ ترکان چھوڑ کے آگے بڑھوں

و گر عاشقی لت خور و سر پہ بند

اور اگر عاشق ہے تو لائق کہا اور زخمی سر ہاں رہ

بہیبت برابرش کز و ہر خوری

تو رعب و ہیبت کے ساتھ کرتا کہ اس سے بے لاد ہو

و ماغ حسنہ او ندگار می پزد

تو اس کے دماغ میں مکت کے دی کی بڑا بے لکھی

بود بندہ باز نہیں مشت زن

نازنین غلام صرف گھسنے مارتا ہے

توانی طمع کردش در کتیب

اوس کو اپنی سند میں لائے اسے غریب کر کے قیغ میں لائے

## حکایت

کہ ما پا کبازیم و صاحب نظر

اور دعوی کرتے تھے کہ ہم سالک و متعلق ہیں

کہ بر سر طرہ حیرت خور و زوہ وار

تو کہ روزہ دار و دعا خوان اس کا نام نہیں لیتا کہتا ہے

کہ قفلست بر تنگ خرم او بند

کہ غریب کی گن بندھی ہوئی ہوئی ہے

مگر وہی نشینند با خوش سپر

ایک گروہ ایک خوبصورت لشکر کے ساتھ بیٹھے تھے

زمن پرس فرسودہ روزگار

اور اس سب کے باوجود میں غلام تجربہ حاصل کیا ہے

از ان خم غرما خور و گو سپند

کہ یہ اس سبب سے جو ہار سے کی گھڑیاں کھاتی ہے

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰





چرا طفل یک روزه هوشش نبرد

کیون ایک دن کہنے لگے اوسکے ہوش پر اگندہ نہ کئے  
**محقق ہمان بسند اندر ابل**

اہل تحقیق کو جو ادب میں نظر آتا ہے

نقابیت ہر طرف من زمین گتیب

میری اس کتاب کی ہر صفحہ منسل نقاب کے ہر  
معانیست و در زیر حرف سیاہ

ایک مہم و طلبہ ابن سہاء و فروغ کربدہ میں طرح پوشیدہ ہے  
وہ اوقات سعدی نگینہ ملال

سعدی کے اوقات میں مال کا دخل نہیں  
مرا کا این سخنہاست مجلس فروز

میرا یہ کلام محفل کی رونق کا باعث ہے  
نوحیسم ز خصمان اگر بر طیند

اگر زمین اسکو دیکھنے بلین تو مجھے کہی  
گفتار و عدم التف

کہ در صنعت ویدن چہ بالغ چہ خرو  
کہ صر منعت دیکنی کے واسطے جیسے بالغی دیسے یکم

کہ درخوہر ویان وچین وچکل  
ہی مشوقان ہیں رچکل مین

فروشته بر عارض و لفریب  
جو دلفریب معشوقوں کے رزاروں پہ لگی ہے

چو در پرده مشوق و در میغ ماه  
جیسے پردہ بین معشوق  
یا برین چاند

کہ وار و پس پر وہ چندین جمال  
جو پردہ آپ سے حسن رکھتا ہے

چو آتش در و روشنائی و سوز  
آگ کی طرح ادبین نور معرفت اور در و بھرا ہے

گزین آتش پارسى در پند  
کہ اس سب سے دو مارضہ مار فارسى کی طرح بقیہ

گفتار و عدم التفات بر قول اہل دنیا

قول۔ اہل دنیا کی باتوں پر التفات نہ کر لے مین

دراز خلق بز خوشین بسته ایست  
خلق کی طرقت سے اپنا دروازہ بند کئے اے قاضی

اگر خود نمایست و گریه پرست  
باید عمارت با خدا پرست

ہیامن ویرا ویزوت برکمان  
تو بھی ہر گمان تھمرا دامن

نشايد زبانِ بداندیشِ بخت  
مگر خمیون کی زبانِ خمیون

کہ ایں زہر خشک سے آج امجان  
کہ داکہ خشک سے صرف دکھانے کے واسطے اور د

بہل تا نگیزند خلقت بہ تیج  
چوڑو سارے خبر ہو اطلق تجھے بھی بیکار نہ رکھو

اگر وہ جہان از جہان رستہ است  
اگر همان مین رہ کے همان سے آزاد ہے

کس از دوست جو رزبانها نرست  
 رزق کی زبان کے غلہ سے کوئی نہیں بچتا

اگر برہمی چون ملک زاسمان  
اگر فرشتوں کی طرح تو آسمان تک اور سکھایے

کوشش تو ان وجہ سے پیش بہت  
کوشش سے دریا کو بند کر کے تین

فراہم نشیند تروا منان  
فاسق ایک جاہلوک بخشنے ای اصلاح کرتے ہیں

توروی از پرستیدن حق بیچ  
تو هماره غمنا می

۱۰  
 حضرت قاضی  
 عسکری  
 افاضی  
 باقی  
 مولانا  
 فرید  
 شخص  
 جبار  
 حسن  
 فرید  
 دیوان  
 دیوان

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



عادت بکشتن لکھنوی

وگر تکستی تک مای  
 اور اگر کسی جوان اور مفلس کو  
 بچا خندش انگینہ دندان بزهر  
 تو بزهر دانت حسد سے پیٹے ہیں اسے حسد سے  
 جو بیند کاری بدقت درست  
 جب تیرا کام درست ہو تو بادی کل کو بھی طرح درکار نکلتا ہے  
 وگر دست ہمت بداری زکار  
 اور اگر کام سے ہمت کا افسانہ ہی بیکار بنے ہیں  
 وگر ناطق طبل پر یا وہ  
 اگر باتونی اور سان ہی تو تجھے بکواتی جانتے ہیں  
 محل کنان را نخواستند مرد  
 تحمل کرے والوں کو نامرد مانتے ہیں  
 وگر در مش ہول مردانیکست  
 اور اگر اسکے سر میں جوان مردی کا شور ہے  
 قنعت کنندش گر اندک خورشت  
 اگر تھوڑا کھانا اسے کفایت شمار ہے تو یہ طبعی چیز ہیں  
 وگر نفرو پاکیزہ باشد خورش  
 اور اگر کوئی عمدہ اور خوش نور کا ہے  
 وگر بے تکلف زید مالدار  
 اور اگر کوئی مالدار مطلق ہو سر کرے ہوا و فنون نہیں  
 زبان در نندش بایذا جو تیغ  
 اس کے تکلف دینے کو زبان تلوار کی طرح تیز کرتے ہیں  
 وگر کاخ وایوان شمشکند  
 اگر جو مکان اور محل اسے کھانا ہے  
 بجان آید از طعنہ بروی زبان  
 لوگ دوسرے طعنہ زنی کرتے ہیں کہ خانہ بوجا ہے  
 وگر پارسائی سپاسست بجز  
 اور اگر کوئی پارسا سفر نہیں کرنا  
 کہ تارفتہ بیرون ز آغوش زن  
 کہ عورت کی بیل سے قدم باہر نہیں لگتا

سعادت بلند شش کند پای  
 خوش قسمتی سے دولت خانی ہے  
 کہ دون پرورستین غرور یا ہر  
 کہ زناہ کینہ سلاہ پرورستہ  
 حریت شمارند و نیارست  
 تو بنگلو حریص اور دنیا دار ہانتے ہیں  
 گدا پیشہ خوانندت وینختہ کار  
 تو تجھے فقیری پیشہ درکار ہوا کھانا والا سمجھتے ہیں  
 وگر خاموشی نقش گراموہ  
 اور اگر چپ ہے تو حامی کی تصویر  
 کہ بچسارہ از نیم سر بزد  
 اور بکتے ہیں کہ یہ غریب غوث کے ماسے سر نہیں اٹھاتا  
 گریزند از وکاین چو دیوانگیست  
 قادیس سے بھرت کرے کہین کہ یہ کیا دیوانگی ہے  
 کہ بالمش مکر روزی دیگرست  
 کہ اسکا مال اور دن کی قسمت کا ہے  
 شکم بندہ خوانند و تن پرورش  
 تو اسکو شکم بندہ اور تن پرور کہتے ہیں  
 کہ زینت براہل تمیزست عار  
 اس خیال سے کہ اہل تیز کو زینت سے شرم مانی ہے  
 کہ ہر زینت زردار و از خود درخ  
 کہ یہ باغیچہ مالدار سے کو آپ نہیں خرچ کر سکتا  
 تن خویش را کسوت خوش کند  
 اور بہین لباس عمدہ پہنتا ہے  
 کہ خود را بپارست چگون نام  
 کہ خود تون کی طرح بناؤنگار کیا کرتا ہے  
 سفر کردگان شش خوانند مرد  
 تو سمجھ اسکو مرتبی نہیں سمجھو  
 کہ دشش ہنر باشد و رای وزن  
 اسکو منتر اور عقل اور تجربہ سمجھا ہوگا

وگر تکستی تک مای  
 اور اگر کسی جوان اور مفلس کو  
 بچا خندش انگینہ دندان بزهر  
 تو بزهر دانت حسد سے پیٹے ہیں اسے حسد سے  
 جو بیند کاری بدقت درست  
 جب تیرا کام درست ہو تو بادی کل کو بھی طرح درکار نکلتا ہے  
 وگر دست ہمت بداری زکار  
 اور اگر کام سے ہمت کا افسانہ ہی بیکار بنے ہیں  
 وگر ناطق طبل پر یا وہ  
 اگر باتونی اور سان ہی تو تجھے بکواتی جانتے ہیں  
 محل کنان را نخواستند مرد  
 تحمل کرے والوں کو نامرد مانتے ہیں  
 وگر در مش ہول مردانیکست  
 اور اگر اسکے سر میں جوان مردی کا شور ہے  
 قنعت کنندش گر اندک خورشت  
 اگر تھوڑا کھانا اسے کفایت شمار ہے تو یہ طبعی چیز ہیں  
 وگر نفرو پاکیزہ باشد خورش  
 اور اگر کوئی عمدہ اور خوش نور کا ہے  
 وگر بے تکلف زید مالدار  
 اور اگر کوئی مالدار مطلق ہو سر کرے ہوا و فنون نہیں  
 زبان در نندش بایذا جو تیغ  
 اس کے تکلف دینے کو زبان تلوار کی طرح تیز کرتے ہیں  
 وگر کاخ وایوان شمشکند  
 اگر جو مکان اور محل اسے کھانا ہے  
 بجان آید از طعنہ بروی زبان  
 لوگ دوسرے طعنہ زنی کرتے ہیں کہ خانہ بوجا ہے  
 وگر پارسائی سپاسست بجز  
 اور اگر کوئی پارسا سفر نہیں کرنا  
 کہ تارفتہ بیرون ز آغوش زن  
 کہ عورت کی بیل سے قدم باہر نہیں لگتا



خدا را کہ مانند و اتہا ز وجہت  
خدا کو چنانہاںش و ہر سادہ بی بی نہیں رکھتا  
رہائی نیاد کس از دست کس  
سیکو کیسے ہاتھ سے رہائی نہیں

مدا رو شنید می کہ تر سا چہ گفت  
تو نے سنا ہوا کہ قوم تر سا کیا کہتی ہے  
اگر قمار را چارہ صبرست و بس  
اگر قمار دنیا کی تدبیر فقط صبر ہے

### حکایت

جوانی ہنرمند فرزانه بود  
ایک جوان ہنرمند اور عقلمند تھا  
نکو نام صاحب دل و حق پرست  
نیک نام اور صاحب دل اور حق پرست  
قوی در بلاغات و در نحو چست  
قوی بلاغت میں ذہر دست اور علم سخن میں پرستار  
یہی را بحفتم ز صاحب دلان  
میں نے ایک صاحب دل سے کہا  
برآمد ز سودای من سرخروی  
میرے گھر سے اس کے خدیجہ چہرہ سرخ ہو گیا  
تو دروی بہان عیب ید کی ہست  
تو نے اس کے اسی عیب پر جو اوہیں تھا نظر کی  
یقین بشنو از من کہ در یقین  
میری بات یقین کرنا کہ قیامت کے دن  
یکی را کہ علمست و تدبیر و رامی  
ایک شخص جو علم اور تدبیر رکھتا ہو  
بیک خروہ پسند برومی جفا  
اس کے ایک عیب پر ناراضی نہ کر  
بو بخار و گل باہم امی ہوشمند  
کٹے اور جھوٹے دونوں ایک جگہ ہوتے ہیں  
کہ از شست خوبی بود و در شست  
بد خوبی جسکی شست میں ہوتی ہے

کہ در وعظ چالاک و مردانہ بود  
کہ وعظ کئے میں چالاک اور جوانمرد تھا  
خط مار ضش خوشتر از خط دست  
جسکی خط مارہ کا خط خط گلزار سے بہتر تھا  
ولے حرف ابجد محفتمی درست  
اگر حرف ابجد محزون سے نہیں ادا کر سکتا  
کہ وندان پیشین ندان و فلان  
کہ فلان شخص کے اگلے  
کترین خفیس ہیودہ و دیگر گوی  
کہا کہ اس طرح ہیودہ بات بھر کہی نہ کہنا  
ز چند ان ہنر چشم عقلت بہست  
اور بہت سے ہنروں کے عقل کی آنکھ بند کر لی  
چہ بیند بدی مرد و نیک بین  
جسکو اچھی باتوں کا لفظ ہو یا کبھی بدی نہ سمجھو گا  
گرش پامی عصمت بخیز و زبانی  
اگر احتیاطا اسکی عفت میں خلل ہو  
بزرگان چہ گفتند خدا صفا  
بزرگوں کا قول ہو کہ انسان مان پیدا اور گندہ چھوڑ  
چہ در بند خاری تو گلدستہ بند  
تو کیون کا ٹوٹاں ٹکڑیوں میں ہو گلدستہ بھول نہا جائے  
نہ بیند ز طائوس جز پامی زشت  
مور کے خواب پرورد کے سوا اور کسی پر نہیں دیکھتا

۲  
۳  
۴  
۵  
۶  
۷  
۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰









سجود نش فرمود ہر وہ زندان جو عیش  
 حکمت الہی و دیکو کہ یہ بلا کاشتر کس طرح نکاز غریبانت جہت را  
 چو باز و قوی کرد و زندان سطر  
 جب باز و زبردست اور دانت مغبوطا ہو جائے ہیں  
 چنان صبر از شیر خامش کند  
 ایسے سرورہ اسطرح دود و جھوڑ دیتا ہے  
 تو نیز امی کہ در تو بہ طفل راہ  
 اے گھنٹس تو ابھی تو بہ میں طفل راہ ہے

سرشته دروہر خوشخوار خویش  
مگر نہ لے اوس خوشخوار کی کیسی محبت دل میں دی  
بر اندازش دایہ پستان صبر  
تو دروہر پانیوال چھائی ہم راہ لڑکا دوہر چھڑال ہے  
کہ پستان شیرین فراموش کند  
کہ بیٹھی بیٹھی جھانباں بھول رہا نا ہے  
بصیرت فراموش گرد و گناہ  
صبر اسے ترک ہوا وہوس سے تو گناہ کو نہاں لڑکا

## حکایت

حضر

جوانی سر از راسی مادر بتافت  
ایک جوان نے اپنی مان کا کنا دانا  
جو بیچارہ شد پیش آ ورومہد  
جب مجبور ہوئی تو جہولاد کے آگے لاکے رکھا  
نہ گریان و در ماندہ بودی و خرو  
جب تو جہولاد را جارحاً تو کیا بیٹھینی و یاکرنا تھا  
نہ در مہد نیروی حالت نبود  
کیا جھولے میں جبری ایسی حالت نہ تھی  
تو آنی کزان یک کلس رہنچہ  
تو وہ کہ ایک کھی سے بھی تیرا بس نہیں رہتا تھا  
بحالی شومی باز در قعر کور  
ایسی ہی حالت میں بحر فر کے گڑھے میں جا ناو  
و گردیدہ چون بر فروزد چراغ  
بحر آگہ میں کہ کوکر چراغ جلیگا اسے روئی رہیگی  
جو پوشیدہ چشمی نہ بینی کہ راہ  
سب سے اندھ کو کہ گاہ کہ راہ نہیں دیکھتے  
تو کہ شکر کردی کہ باویدہ  
اگر شکر گزار ہو کہ خدا نے آگہی میں ہی نہیں غیر

دل درو مندش چو آذر بتافت  
اسکا درد بجز ادا دل آگ کی طرح جلنے لگا  
کہ امی شست مہر فراموش عمد  
اور کہا کہ اے شست محبت بیونا  
کہ شہباز دوست تو خواہم بنو  
یہ کہ اکثر راتوں کو میں میرے سہیلین کسوٹی  
مکس اندلی زخو و مجالت بنو  
کہ اپنے اوپر کی کھی اڈاٹنے کی طاقت دیتی  
کہ امر و زوالا سر سحر  
کہ آج تیرے پنجہ میں ایسی طاقت ہو گئی  
کہ توانی از خویش متن دفع مور  
کہ ایک چینی کو محال ہٹکانے کی ہنر کی  
چو کریم محمد خور و پیہ دماغ  
جب بزرگے اکڑے دماغ کی جہاں کھا بیٹھے  
نہ اند ہی وقت رفتن ز چاہ  
اور جلتے وقت نہیں جاننے کہ آگے کونان ہے  
و گزرتو ہم چشم پوشیدہ  
نہیں تو تیری بھی آنکھیں بستہ ہیں

[illegible]

میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دیا ہے  
 میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دیا ہے  
 میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دیا ہے  
 میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دیا ہے  
 میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دیا ہے  
 میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دیا ہے  
 میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دیا ہے  
 میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دیا ہے  
 میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دیا ہے  
 میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دیا ہے

معلم نیا موخت قسم ورامی  
 سلم نہ آئے عقل و دہائی نہیں لکھائی ہے  
 گرت منع کردی دل حق نبوت  
 اگر وہ جبرے دل حق بند کو منع کرے

شیت این صفت در وجودت خدای  
 بلکہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دیا ہے  
 حقت عین باطل نمودی بگوش  
 تو بچ بچے بالکل جھوٹ معلوم ہوگا

گفتار اندر صنع باری در ترکیب خلقت انسان

بقول اللہ تعالیٰ کی کارگیری انسان کی ترکیب خلقت کی بیان میں

بین تامل انگشت از چند بند  
 دیکھو ایک ایک انگلی کتنی پد روں سے  
 پس آشتگی باشد و ابلی  
 دیوانگی اور عافیت ہے  
 تامل کن از ہر سر ز قمار و  
 ذرا سوچو تو کہ راست آدمی کے چلنے کا سہل  
 کہ بی گردش کعب زانو می پامی  
 کہ بیٹھتے اور زانو اور پیر کی گردش کے  
 ازان سجدہ بر آدمی سخت است  
 اس سبب سے جھکا آدمیوں کو گران نہیں  
 و و صد مہرہ در یکدگر ساخت  
 دو سو پانچ اونٹری انسان کی ٹانگوں پر جوڑی ہیں  
 رگت پرست اسی پسندیدہ خومی  
 انگوٹھے پر ہم میں رگین اس طرح ہیں  
 بصیر و فکر ورامی و تمیز  
 سر میں بینائی اور عقل اور تمیز دی  
 بہائم برومی اندر افتادہ خوار  
 چار پائے سر کے بل ذلت پر جھکے ہوئے  
 گھون کردہ ایشان سر از بہر خور  
 اونٹوں نے کھانے کے واسطے سر جھکایا ہے  
 ترید ترا با چنین سروری  
 پس اس سروری پر چھوڑ دینا نہیں ہے

باقلیدس صنع در ہم فکند  
 راستے اپنے علم اقلیدس کی کارگیری سے جوڑی ہے  
 کہ انگشت بر حرف صنعش نہی  
 کہ آدمی صنعت پر حرف لکھی گئے اے عیب رکھے  
 کہ چندا سخوان بی زد و وصل کرد  
 ہمتی ہڈیوں کو تھون سے جکڑا اور ملایا ہے  
 نشاید قدم بر نین ز جاے  
 جگہ سے قدم نہیں اٹھا سکتے  
 کہ در صلب و مہرہ یک تخت نیست  
 کہ آدمی پیشانی گریبان ہموار نہیں  
 کہ گل مہرہ جو متو پر داختست  
 تیرہم شل می کے مہرہ کے بنایا ہے  
 زمینی دروسی صد و شصت جومی  
 جیسے زمین پر زمین ہزار ساٹھ ہزار ہاری  
 جواج بدل دل بدانش عزیز  
 آدمی کے اعضا دل سے اور دل عقل سے عزیز  
 تو انجون الف بر قد ہما سوار  
 الف کی طرح سید صاف ہون پر سوار ہے  
 تو آرمی بعزت خورش پیش سر  
 تو عزت کا کھانا ہر ایک قابل ہو گیا ہے  
 کہ سر جز بطاعت فرو آوری  
 کہ سوا سے عبادت خدا کے کہیں سر جھکائے

ولیکن بدین صورت دلپذیر  
مگرانی اس صورت دل پذیر  
رہو راست باید نہ بالای رست  
سیدھی راہ چلا جا پیے نہ منہ نہ قیہ جاہو  
ترا آنکہ چشم و دہن داو و گوش  
چنے چنے منہ اور کان دیکھین  
گرفتہ کہ دشمن بخوبی بسنگ  
جینا ماکا دشمن کو بھرتے نہیں مارکتا  
خردمند طبعان منت شناس  
مخلوق طبیعت احسان بھیانے والے

فرقتہ مشوسیرت خوب گیر  
فریقہ نمو انجی مانتا قرار  
کہ کا فر ہم از روی صورت چوہا  
کیونکہ کانہ بھی ظاہر صورت میں ہار سے ہی شاہ ہے  
اگر عاقلی در خلا فاش مکوش  
پس اگر تو عقلمند ہے تو ادیک خلالت نہ کر  
مکن باری از جہل بادوست جنگ  
مگر جہالت کے سبب سے کبھی دیکھتے نہ لڑ  
بگیرند عالم ہر تیغ سیاس  
خبر کواری کی تلوار سے عالم کو نفع نہ کرتے ہیں

### حکایت

نہرو آزما سے زاد ہم قناد  
ایک حکم گھوڑے سے گزرا اڑا  
چوپیش فرو رفت گردن بہ بن  
بانجی کی طرح اوسکا گردن جھک گئی  
بزرشکان بماندند حیران دیرین  
سب طبیب اوسکے علاج میں جہان بے  
سرش بازیچہ و تن رست شد  
اوسکے سرورست او بزم رسید حاکر دبا  
وگر نوبت آمد نہرو یک شاہ  
دوسری بار حکیم میراوس بادشاہ کے سامنے آیا  
خردمند را سرفروش دیشم  
اوس مقلند طبیب نے سرش کے سے جھکا دیا  
اگر وی نہ پیچیدے گردنش  
کہ اگر میں کل اوسکی گردن نہید می کرتا  
فرستاد نمی بدست رہی  
غلام کے ہاتھ تھوڑے سے ہی پیچیدے

بگردن درش مہرہ ہم قناد  
اوسکی گردن کی ایک گز گزرا اڑا  
نکشتی سرش تانہ گشتی بدن  
اوسکا سر زمین پر تاج بن گیا سب دن نہ ہرنا  
مگر فیلسوفے زیوانان زمین  
مگر ملک یونان کے ایک طبیب نے  
وگرومی نبودی زمین خواست شد  
اوسکا گردن نہرو تانہ اہل نہیں سکتا  
نکر دآن فرومایہ دروئے نگاہ  
وہ کیسہ اوسکی طرف نہ مخاطب ہوا  
شنیدم کہ میرفت و میگفت نرم  
میں نے سنا ہے کہ جاتا تھا اور آہٹا آہٹا کہتا تھا  
نہ پیچیدے امروروی از تنش  
تو آج میری طرف سے منہ نہ پھرتا  
کہ باید کہ بر خود سوزش نمی  
کہ انکو خود سوز پر جلا کے دعوائی لیتا

۲  
غلام سے جھکا دیا  
نہرو ایک حکیم  
میراوس بادشاہ کے سامنے آیا  
خردمند را سرفروش دیشم  
اوس مقلند طبیب نے سرش کے سے جھکا دیا  
اگر وی نہ پیچیدے گردنش  
کہ اگر میں کل اوسکی گردن نہید می کرتا  
فرستاد نمی بدست رہی  
غلام کے ہاتھ تھوڑے سے ہی پیچیدے  
نکشتی سرش تانہ گشتی بدن  
اوسکا سر زمین پر تاج بن گیا سب دن نہ ہرنا  
مگر فیلسوفے زیوانان زمین  
مگر ملک یونان کے ایک طبیب نے  
وگرومی نبودی زمین خواست شد  
اوسکا گردن نہرو تانہ اہل نہیں سکتا  
نکر دآن فرومایہ دروئے نگاہ  
وہ کیسہ اوسکی طرف نہ مخاطب ہوا  
شنیدم کہ میرفت و میگفت نرم  
میں نے سنا ہے کہ جاتا تھا اور آہٹا آہٹا کہتا تھا  
نہ پیچیدے امروروی از تنش  
تو آج میری طرف سے منہ نہ پھرتا  
کہ باید کہ بر خود سوزش نمی  
کہ انکو خود سوز پر جلا کے دعوائی لیتا





بدستِ خود چشم و لبر و زکات  
 اپنے اقرار و کج جبری آنکھیں بیاہوین بسا  
 توانا کہ آن نازنین پرورد  
 وہ ایسا برقرار ہو کہ او تن زمین کو حالتِ نظارہ و توجہ  
 بجانِ گفت باید نفسِ نفس  
 جان سے ہر دم اور کی فکر گزاری کرنا چاہیے  
 خدا یا ولم خون شد و دیدہ ریش  
 لے خداوند اول ہر ایمان آئینہ جھٹکتی ہیں اسے  
 گویم دو دو دم و مور و سماک  
 درم و دو دو دم و مور و سماک  
 ہنوزتِ ساسِ اند کی گفتہ اند  
 ایک تیرا ذرا سا بھی شکر ادا نہیں کر سکے  
 پروسعدیا دست و دفترِ بشوی  
 جاسدی اے اے اور دفتر اور باہر دھڑاں موقوف کر

بدستِ خود

دو دو دم و مور و سماک

کہ محرم باغیاں توان گذشت  
 کہ راز سے غم کو آگاہ نہیں کرتے ہیں  
 بالوانِ نعمتِ چنین پرورد  
 ہر اور سکورنگ رنگ کی نعمتوں سے ایسا بزرگ بناتا ہے  
 کہ شکرش نہ کارِ زیانست و بس  
 کیونکہ اور کا شکر صرف زبان کا کام نہیں ہے  
 کہ می بینم انعامت از گفتِ بلیق  
 کیونکہ تیری بلیق میں اپنے شکوے نہادہ ہاتھوں  
 کہ فوجِ ملائک براوجِ فلک  
 بلکہ آسمان پر فرشتوں کی فوج بھی  
 نہ پور ہزاران کیے گفتہ اند  
 کہ دس ہزار سے ایک بھی کہہ سکتے  
 براہی کہ پایانِ نمار و مہوی  
 جس راہ کا انتہا نہیں اور نہ دور

۱۷

۱۷  
 بدستِ خود  
 دو دو دم و مور و سماک  
 ہنوزتِ ساسِ اند کی گفتہ اند  
 ایک تیرا ذرا سا بھی شکر ادا نہیں کر سکے  
 پروسعدیا دست و دفترِ بشوی  
 جاسدی اے اے اور دفتر اور باہر دھڑاں موقوف کر  
 کہ محرم باغیاں توان گذشت  
 کہ راز سے غم کو آگاہ نہیں کرتے ہیں  
 بالوانِ نعمتِ چنین پرورد  
 ہر اور سکورنگ رنگ کی نعمتوں سے ایسا بزرگ بناتا ہے  
 کہ شکرش نہ کارِ زیانست و بس  
 کیونکہ اور کا شکر صرف زبان کا کام نہیں ہے  
 کہ می بینم انعامت از گفتِ بلیق  
 کیونکہ تیری بلیق میں اپنے شکوے نہادہ ہاتھوں  
 کہ فوجِ ملائک براوجِ فلک  
 بلکہ آسمان پر فرشتوں کی فوج بھی  
 نہ پور ہزاران کیے گفتہ اند  
 کہ دس ہزار سے ایک بھی کہہ سکتے  
 براہی کہ پایانِ نمار و مہوی  
 جس راہ کا انتہا نہیں اور نہ دور

حکایت

یکی گوش کو دک بالید سخت  
 ایک شخص نے اپنے گھر کے کان پر دھنچے  
 ترا تیشہ و آدم کہ ہنرمند شکن  
 پہنچ گئے سیدہ سولہ سالہ لڑکے کا کان  
 زبان آمد از بہش کرو پاس  
 خدا نے انسان کو زبان انسان اور شکر گزاری کے واسطے دی ہے  
 گذر گاہ قرآنِ نیدست گوش  
 کانِ قرآن اور نصیحت سننے کے واسطے دیے ہیں  
 و چشم از بی صنع باری نکوست  
 و چشم از بی صنع باری نکوست

کہ امی یو اعجب گوی بر گشتہ سخت  
 کہ لے بہت جبری باین لائق اور اہل بیت  
 نہ گفتہ کہ دیو ار مسجوب و بکن  
 دیکھ کہ یہ ایسا مسجوب کی دیو اور کھو و مال  
 بغیبت نکر و اندیش حق شناس  
 حق شناس دے بغیبت میں بھی نہیں رہتے  
 بہ بہتان باطل شنیدن گوش  
 بہتان اور جھوٹ  
 ز عیب بر آدر فرو گوی و دوست  
 اپنے عیبوں کو مبرا دیکھنے نہ کیے عیب گری کر

گفتار اندر نظر و حال تا توان شکر نعمت حق تعالی

قول۔ اس بیان میں کہ کر و دن کی حالت پر نظر کرنا اے خدا کا شکر ادا کرنا





ولش بروی از رحمت آورد و جوش  
 رم سے اوسکا دل بھر گیا  
 دمی منتظر باش بر طرف بام  
 تھوڑی دیر کو گھنے کی طرف انتظار کرنا  
 ورین بود باوصباور وزیر  
 وہ اسی ذکر میں تھکا تھکی پہلے لگی  
 و شاتی پر پیکرہ و خیل داشت  
 اوسکے غلاموں میں ایک بڑا بڑی پھر بھی  
 تاشامی ترکش چپان خوش قنار  
 اوس ترک کے تاشمین ایسا مصروف ہوا  
 قبا پوستینے گزشتش بگوش  
 اوسنے پوشین کی قبا کا مفد وعدہ سنا  
 مگر کج سر با بر و بس نبود  
 شاید باز سے تکلیف اوسکے واسطے کافی تھی  
 نگہ کن چو سلطان بغفلت بخت  
 دیکھو جب وہ بادشاہ غافل ہو کے سو رہا  
 مگر نیک بخت فراموش شد  
 کیون آخرو اوس بخت کو بھول گیا  
 ترا شب بعبیش و طرب میرود  
 تیری رات بیش و خوشی سے بسر جوتی ہو  
 فرو بردہ سرکار واتی بدیک  
 جب سردار قافلہ نے دیک کی طرف تھوٹا لیا  
 بدارای خداوند زورق بر آب  
 اسے سوار کشتی کے اپنی کشتی پانی پر تھوٹے رکھ  
 توقف کنید ایچوانان چیست  
 اسے تیز سو جوانوں توقف کرو  
 تو خوش خفته در ہوج کاروان  
 تو قافلے کے کبا دے میں آرام سے سو رہا

کہ اینک قبا پوستینم جوش  
 کمال بھی تو میری پوشین کی قبا آئین لے  
 کہ بیرون فرستم بدست غلام  
 کہ میں اپنے غلام کے اہاتھ بھیجتا ہوں  
 شہنشاہ درایوان شاہی خزیہ  
 ہوشاہ اپنے محل میں جلا گیا  
 کہ طبعش بدواندگی میل داشت  
 کردہ اوسکو بہت چاہتا تھا  
 کہ ہندوی مسکین بر نقش زیاد  
 کہ غریب پاسبان کو بالکل بھول گیا  
 ز بدختیش بر نیامد بدوش  
 مگر بدھیشی سے گندے پر نہ پڑی  
 کہ جو سپہ انتظارش فرو  
 جو آسمان کے ظلم نے انتظار کی تکلیف اور بڑھائی  
 کہ چو کشتکش با دوان گرفت  
 اتفاقاً بکشتی کے لڑاؤں میں کیونکہ کما موزان حال  
 چو دست در آغوش آغوش شد  
 جب تو پرستار سے ہم آغوش ہوا  
 چہ وانی کہ بر ما چہ شب میرود  
 کتنے کیا معلوم کہ ہم پر گید مگر رات کئی  
 چہ از یافور و قنارش بر یک  
 تو اسکو آن لوگوں کو بڑھانوں کی جو گرم رنگ و رنگین  
 کہ بیچارگان را گذشت از سرب  
 جبکہ غریبوں کے سر پانی گذر گیا جو آغوش ہو رہوں  
 کہ در کارواند پیران است  
 کہ قافلہ میں سست اور بڑھے بھی ہیں  
 ہمار شرد کف ساروان  
 اوپر اونٹ کی ہمار ساربان کے ہاتھ میں

کمال بھی تو میری پوشین کی قبا آئین لے  
 کہ میں اپنے غلام کے اہاتھ بھیجتا ہوں  
 شہنشاہ درایوان شاہی خزیہ  
 ہوشاہ اپنے محل میں جلا گیا  
 کہ طبعش بدواندگی میل داشت  
 کردہ اوسکو بہت چاہتا تھا  
 کہ ہندوی مسکین بر نقش زیاد  
 کہ غریب پاسبان کو بالکل بھول گیا  
 ز بدختیش بر نیامد بدوش  
 مگر بدھیشی سے گندے پر نہ پڑی  
 کہ جو سپہ انتظارش فرو  
 جو آسمان کے ظلم نے انتظار کی تکلیف اور بڑھائی  
 کہ چو کشتکش با دوان گرفت  
 اتفاقاً بکشتی کے لڑاؤں میں کیونکہ کما موزان حال  
 چو دست در آغوش آغوش شد  
 جب تو پرستار سے ہم آغوش ہوا  
 چہ وانی کہ بر ما چہ شب میرود  
 کتنے کیا معلوم کہ ہم پر گید مگر رات کئی  
 چہ از یافور و قنارش بر یک  
 تو اسکو آن لوگوں کو بڑھانوں کی جو گرم رنگ و رنگین  
 کہ بیچارگان را گذشت از سرب  
 جبکہ غریبوں کے سر پانی گذر گیا جو آغوش ہو رہوں  
 کہ در کارواند پیران است  
 کہ قافلہ میں سست اور بڑھے بھی ہیں  
 ہمار شرد کف ساروان  
 اوپر اونٹ کی ہمار ساربان کے ہاتھ میں

زہرہ باز پس ماندگان پر بس حال  
 بھرا ہوا تھک کر تپنے لگے ہوں میں اس حقیقت کا مٹی کا پتھر  
 پیادہ پیہ وانی کہ خون می خور و  
 تپتے میاں معلوم کر یا ہے کو کیا تکلیف ہوتی ہے  
 ندائند حال شکم گرسنہ  
 وہ محسوس کرنا حال  
 انہیں جانتے

چہ ہاموں کو ہست چہ سنگ و مال  
پایو نکل رہا ہڈیاں خنجر ہنایا  
نہی کیا معلوم ہوگا  
ترا کوہِ پیکرِ ہیون می برو  
نہی بھایا سا تم کوڑا لیکے  
پلتا ہے  
آرام دل خفقان و رب  
نہی مین جو چین سے سوتے ہیں

حکایت

قصص

ہم شب پریشان و غمخوار ہووے  
 وہ اسے تمام رات پریشانی اور تکلیف پہنچا رہی  
 کہ شخصی بھی نالہ از دست تنگ  
 کہ ایک شخص تکلیف اور مصیبت سے روزگار  
 تو باری ز غم چند نالی بخت  
 و تکلیف سے کھانک آؤں گی چہ رہ  
 کہ وقت عسرت تنگ ہم نسبت  
 کہ کو تو الہ ترے ہاتھ کے سنیں اس ناز سے  
 چو بیٹے زخمو و بینوا ترے  
 جب تو آپ سے مجھ زیادہ غریب بہت دیکھتا ہے

ایک عرصے سے دست پر بستہ ہو  
 کہ تو ان کے ایک شخص کی شکایت (بیماری)  
 بگوش آتش و شب تیر و ناز  
 اوسط اندھیری رات میں  
 شہید این سخن و مظلوم و گفت  
 اس چور نے جو لوق چھنے رہا تھے کہا  
 بروشکر یزدان کن ای تنگ دست  
 اس مظلوم کا غم کر  
 مکن نالہ از بینوائے بسے  
 اپنی غریبی سے بہت فریاد کر

## حکایت

قصہ

تن خویش را کسوت خام کرد  
 ای بزم کا لباس بچے جہے کا بنایا  
 بگرا بہر سحر و رین زہیر خام  
 ای سرگرمی کے امین اس بچے قہر میں بلبلا  
 کی نقش از جاہ زندان خموش  
 توفیق ناز کے کنوین سنا کہ شخص سدا سے یکسا  
 کہ چون ماٹہ خام ہر دست دیاسی  
 کہ میری تلخ تر و تازہ تر سر انہیں شہنشاہی

برہنہ تنے یکدم و ام کرد  
یک طے یکدم افز اینک  
بنالید کاے طالع بد لگام  
اوستے روکے کما ای میر و لب مرکش  
چونا نچتہ آید ز سغنے بجوش  
جب وہ ناتبرہ کار مصیبت سے روکے لگا  
بجا آور اسی خام شکر خدای  
اسے نادان خدا کا ٹکڑ کر

[illegible]





خراب انگہ این خانہ گرد و تمام  
 بہ گھر آسوت زلزل خراب ہوا بیجا  
 مزاجت تر و خشک گرمست و سرد  
 غم و شادمانی ترا در رشک اور گرام اور سردی  
 کی زین چو برو گیری یافت دست  
 انین سے ایک نے بھی جب دوسرے پر غلبہ پایا  
 اگر بادوسر و نفس نکلے رو  
 اگر بادا کا سرد دم نکلے بیجا  
 و گرد یک معدہ بجوش طعام  
 اور گرد یک معدہ سے کھانا ابل پک پینے کھانا جنم نہ  
 درایان نہ بند و دل بل شناخت  
 انہر ہر خیالوں نہیں لگاتے بسے اعتبار نہیں کرتے  
 توانائی تن بدان ز خورش  
 خوراک سے جسم کی قوت نہ سمجھت  
 بحقیقش کہ گردیدہ برقیغ و کارو  
 اندا کی قسم ہو کہ اگر آگ میں تنوار اور چرے نکالیں  
 چوروی بخار دست نہی بر زمین  
 اگر تو عبادت کی واسطے زمین پر سر جھکنا ناہی  
 گدائی ست تسبیح و ذکر حضور  
 فقیر نام ہے بچے دلے تسبیح و ذکر کرنے کا  
 گرفتہ کہ خود دست مٹی کردہ  
 بیچ ناگاہ رشک تو نے کوئی کام بھی کیا ہے

کہ باہم سازند طبع و طام  
 کہ جب عینک اور کھانا ناموافق ہو  
 مرکب زمین چار طبع ست مرد  
 انہیں چار چوٹے نسبت انسان پر کہ مرکب ہو  
 ترازوی عدل طبیعت تسکست  
 طبیعت کے اعتدال کی ترازو ٹوٹ گئی  
 قف سینہ جان و رخ و شکر و رو  
 گرمی سینہ کی جان کو بیقرار کر دگی  
 تن نازنین را شود کار خام  
 تو ہم نازنین کا کام کھا رہا ہے  
 کہ پیوستہ باہم نخواہند ساخت  
 کہ ہمیشہ آپس میں اموافق نہیں رہنے  
 کہ لطف حققت میدہد پرورش  
 بلکہ اسکی پرورش خدا کی ہرمانی سے ہوتی ہے  
 نمی حق شکرش نخواہی گذارد  
 جب بھی اس شکر کا حق ادا نہیں ہو سکتا  
 خدا را ثنا گوی و خور امبین  
 تو خدا کا شکر ادا کر اپنی طرف نظر نہ کر  
 گذار انباید کہ باش غرور  
 فقیر کو چاہیے کہ کبھی غرور نہ کرے  
 نہ پیوستہ اقطاع او خور و  
 اگر جھگڑا ہو اسکی بر کار سے تو دینے ہی پانا ہے

انفتار در سابقہ علم ازل و توفیق خیر

قول۔ ہنس بانیں کر پشیم علم خدا کا ہوا اور سو فقیہ کرنے کی عطا ہوئی

نخست اور اوت بدل در ہماو  
 پتاو سے استفاد اور اوہ دل میں ۱۱  
 گراز حق نہ توفیق خیر کی  
 اگر خدا کی طرف سے نیکی کہ توفیق شوقی

پس میں بندہ ہندوستان بننا  
بعد اگلے اس بندے نے عبارت نکلا کہ سر جھکا یا  
کی از بندہ خیری بغیری رسد  
کب بندہ سے کسکے ساتھ نیکی ہو سکتی

[illegible]













بغیر دم و را خحال معلوم شد  
 خراہ مال بخوطلو بریا رجب کا تھا وہاں آگاہی سے  
 کہ ناچار چون در کشتہ ریسمان  
 کہ جب وہ سی کھینچتا ہے تو مجبور ہو کے  
 بر زمین شد از روی من شرسار  
 و در بر من برے دیکھنے سے شرمندہ ہوا  
 بتازید و من در پیش تا ختم  
 وہ جاکا لدر من اس کے پیچھے دوڑا  
 کہ دستم از زندہ آن بر زمین  
 کہ بن بھگیا کہ بر زمین زندہ رہیگا  
 پسندو کہ از من بر آید و مار  
 چاہیگا کہ میرا مغز نکالا جاوے  
 چوانہ کار مفید خبر یافتے  
 جبکہ مفسد کے کام سے بچے خبر ہوجاے  
 اگر زندہ اش مانے آن کی ہنر  
 کیونکہ اگر کواد سے زندہ رکھے گا  
 و اگر سر بخد مت نہند بر ورت  
 اور اگر گمانی سے ترے دروگر پر بری کدے  
 فریبندہ را پاے در پی منہ  
 فریب رویند واسطے کے پیچھے نہ پڑا  
 تما مش بستم بنگ آن خبیث  
 میں نے اس خبیث کو اچھی طرح سے بھڑکایا  
 چو ویدم کہ غوغاے ایچہ ختم  
 جب میں نے دیکھا کہ شور و فساد ہوا کیا  
 چواندیتا شش آتش زومی  
 جب لوگوں کے جگ میں آگ لگا دی  
 نکش چکے مار مردم کراسی  
 آدمی کے کاٹنے والے سانپ کا بچہ وار

چو داؤ و کاہن بروموم شد  
 بیٹے حضرت داؤد کے ہاتھ میں نوایم ہوتا تھا  
 بر آرو صغم دست فریاخوان  
 و بہت عاجزی کرتے و ماکرتا ہے  
 کہ شغوت بود بخیر بر روی کار  
 کہ اسکا باز فاش ہونا پڑا  
 نگویش بچا ہے ورا ند اتم  
 اور اسکو اوند کا ایک کنوین بن ڈال دیا  
 بماند کند سے در خون من  
 میرے قتل کیواسطے کو شمشیر کر دیا  
 مبادا کہ رازش کش کشم آشکار  
 تاکہ ایسا نہ ہو کہ میں اسکا راز ظاہر کر دوں  
 زدوشش بر آو چو دریافتی  
 قابو پا کے اسکا مغز ماتہ سے نکال لے کر  
 سخا ہد ترا زندگانے دکر  
 تو پھر وہ تیری زندگی کبھی بچ ہیگا  
 اگر دست یا بد بتر و سرت  
 کیونکہ جب قابو پایگا تو میرا سر کاٹ لیگا  
 چو رفتی و ویدی اما لش بدہ  
 کہ جب جا کے دیکھ کر اسے پناہ دے  
 کہ از مردہ دیگر نیاید حدیث  
 کیونکہ مردہ بھر حال نہیں رہتا سکتا  
 رہا کر دم آن بوم و بگر ختم  
 میں وہ سب میں اچھڑ کے اب جاگ کھڑا ہوا  
 ز تیر ان پیر ہیز از بخردے  
 پس اگر مقلد ہے تو مقلد سے پہن کر  
 خوشی و ران خانہ دیگر سپامی  
 اگر مار ڈالا تو پھر اس کا بچہ کبھی نہ

میں نے اس کو اچھی طرح سے بھڑکایا  
 جب میں نے دیکھا کہ شور و فساد ہوا کیا  
 چواندیتا شش آتش زومی  
 جب لوگوں کے جگ میں آگ لگا دی  
 نکش چکے مار مردم کراسی  
 آدمی کے کاٹنے والے سانپ کا بچہ وار  
 میں نے اس کو اچھی طرح سے بھڑکایا  
 جب میں نے دیکھا کہ شور و فساد ہوا کیا  
 چواندیتا شش آتش زومی  
 جب لوگوں کے جگ میں آگ لگا دی  
 نکش چکے مار مردم کراسی  
 آدمی کے کاٹنے والے سانپ کا بچہ وار  
 میں نے اس کو اچھی طرح سے بھڑکایا  
 جب میں نے دیکھا کہ شور و فساد ہوا کیا  
 چواندیتا شش آتش زومی  
 جب لوگوں کے جگ میں آگ لگا دی  
 نکش چکے مار مردم کراسی  
 آدمی کے کاٹنے والے سانپ کا بچہ وار











جہانمیدہ پیری زماہ کنار  
 ایک جہانمیدہ بالکل بجا ہے مگر  
 چو قدق زبان از سخن بستہ بود  
 بسکانت بات کرے سے اخروٹ کیلچ بند تھا  
 جوانی فرافرت کامی پیر مرد  
 ایک جوان ایکے پاس گیا اور کہا کہ  
 ملی سر بر آزار غریبان غم  
 ایک بار گریبان غم سے سر ادھما کے  
 بر آورو سر سا بخور و از خفت  
 اوس بڑھے نے سر گریبان سے اور تھا  
 چو باوصہا بر گلستان وزو  
 ہوا باوصہا بانی میں پلتی ہے  
 چہ تا جوانست و سر سبز غوید  
 غوید جیکہ سر سبز و جوان خوب  
 ہمارا ان کہ باو آورو بید مشک  
 ہوا فصل ہمار کی بید مشک سے دماغ غوید ہوا کرتی ہے  
 نزدیک مرابا جوانان چید  
 مجھے ہوا ان کے ساتھ ہوا نین  
 بقید اندم چہ ہا ز می کہ بود  
 ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 شمارست نوبت برین جوانست  
 اہمست نوبت برین جوانست  
 چو بر نشست از بزرگی خبار  
 جب سر ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 صراحت بارید بر پز زارغ  
 ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 کند جلوه طاؤس صاحب جمال  
 ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا

ز دور فلک لیل مولیش ہمار  
 بیکہ رات کیلچ سیاہاں زمانہ کی گزشتہ کیلچ غوید ہوا  
 نہ چون لب ز خندہ چون پستہ بود  
 ذکر جاری طرح ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 چہ در کج حسرت شینی بدرد  
 ایکہ کونہ سر عین درد اکودہ ہوا  
 بآرام دل با جوانان ہکم  
 چین سے ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 جو ابش نگر تا چہ پیرانہ گفت  
 خیال کرو کہ اوسے ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 چمیدن و رخت جوان راسدو  
 تو چو دے رخت کا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 شکستہ شود چون بزرودی رسید  
 جب بزرودی ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 ہر بزر و رخت جوان بر خشک  
 اسی سے ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 کہ بر عارض ضم صبح پیرے و مید  
 جیکہ ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 و مادوم سر رشتہ خواہد بود  
 وہ ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 کہ ما از معمر بشستیم دست  
 کہ ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 و اگر چشم عیشی جوئے مار  
 ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 نشاید چو لیل تماشائے باغ  
 اب ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 چہ میجو اسے از باز برگندہ بال  
 ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا

چند روز  
 بوستان مترجم  
 ۲۶۵  
 جہانمیدہ پیری زماہ کنار  
 ایک جہانمیدہ بالکل بجا ہے مگر  
 چو قدق زبان از سخن بستہ بود  
 بسکانت بات کرے سے اخروٹ کیلچ بند تھا  
 جوانی فرافرت کامی پیر مرد  
 ایک جوان ایکے پاس گیا اور کہا کہ  
 ملی سر بر آزار غریبان غم  
 ایک بار گریبان غم سے سر ادھما کے  
 بر آورو سر سا بخور و از خفت  
 اوس بڑھے نے سر گریبان سے اور تھا  
 چو باوصہا بر گلستان وزو  
 ہوا باوصہا بانی میں پلتی ہے  
 چہ تا جوانست و سر سبز غوید  
 غوید جیکہ سر سبز و جوان خوب  
 ہمارا ان کہ باو آورو بید مشک  
 ہوا فصل ہمار کی بید مشک سے دماغ غوید ہوا کرتی ہے  
 نزدیک مرابا جوانان چید  
 مجھے ہوا ان کے ساتھ ہوا نین  
 بقید اندم چہ ہا ز می کہ بود  
 ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 شمارست نوبت برین جوانست  
 اہمست نوبت برین جوانست  
 چو بر نشست از بزرگی خبار  
 جب سر ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 صراحت بارید بر پز زارغ  
 ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 کند جلوه طاؤس صاحب جمال  
 ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا







مگر اول بنیادی برین ز پس  
 قافله کج روی که نغمه مان دنیا <sup>مبتدع</sup>  
 مرا هم چو تو خواب خوش در شست  
 سر ای دل آری بل زب سو سو کو هاهنا <sup>مبتدع</sup>  
 تو کز خواب نوشین بیا بک جیل  
 بخت من به سوخته سبب <sup>مبتدع</sup> که کشتن نانی نین بیتا  
 فرو گرفت طبل شتر ساروان  
 بونف <sup>مبتدع</sup> که نقاره ساربان <sup>مبتدع</sup> که کادما  
 خنک هو شیاران فرخنده بخت  
 او <sup>مبتدع</sup> خوش نصیبان <sup>مبتدع</sup> که اچھا مال <sup>مبتدع</sup> به  
 پھر خفتگان تاب آرنده <sup>مبتدع</sup>  
 جودا <sup>مبتدع</sup> بین سور <sup>مبتدع</sup> به ده بیک <sup>مبتدع</sup> سرادخا <sup>مبتدع</sup> بچھے  
 سبق برده رور و که بر ناست و د  
 جوسا <sup>مبتدع</sup> هلد ادخا <sup>مبتدع</sup> او تنه <sup>مبتدع</sup> پیشدستی <sup>مبتدع</sup> کی  
 چو شبیت در آمد بروی شباب  
 جب <sup>مبتدع</sup> چهره <sup>مبتدع</sup> پر جانی <sup>مبتدع</sup> به نرانا <sup>مبتدع</sup> ظاهر <sup>مبتدع</sup> هوا  
 من آنروز بر کندم از جان امید  
 بین <sup>مبتدع</sup> ای <sup>مبتدع</sup> جان <sup>مبتدع</sup> به <sup>مبتدع</sup> مایس <sup>مبتدع</sup> هوا  
 دنیا که بگذشت عمر عزیز  
 انوس <sup>مبتدع</sup> که عمر <sup>مبتدع</sup> عزیز <sup>مبتدع</sup> گذرگنی  
 گذشت آنچه دریا صوابی گذشت  
 جو <sup>مبتدع</sup> که <sup>مبتدع</sup> لاریا <sup>مبتدع</sup> ک <sup>مبتدع</sup> خان <sup>مبتدع</sup> هوا  
 کنون وقت خمست گر روی  
 به <sup>مبتدع</sup> که <sup>مبتدع</sup> کانون <sup>مبتدع</sup> بون <sup>مبتدع</sup> به <sup>مبتدع</sup> اند <sup>مبتدع</sup> هر <sup>مبتدع</sup> روش <sup>مبتدع</sup> کر  
 بشهر قیامت مروتنگدست  
 قیامت <sup>مبتدع</sup> که <sup>مبتدع</sup> نین <sup>مبتدع</sup> نفس <sup>مبتدع</sup> زجا  
 کرت چشم عقلست تد بیرگور  
 گزیری <sup>مبتدع</sup> عقل <sup>مبتدع</sup> که <sup>مبتدع</sup> کناده <sup>مبتدع</sup> ای <sup>مبتدع</sup> عاقل <sup>مبتدع</sup> به

که بر می نخیزی بیا بک جرس  
 که <sup>مبتدع</sup> کنونی <sup>مبتدع</sup> آواز <sup>مبتدع</sup> به <sup>مبتدع</sup> او <sup>مبتدع</sup> قضا <sup>مبتدع</sup> نین <sup>مبتدع</sup>  
 ولیکن بیا بان بر پیش اندرست  
 گر <sup>مبتدع</sup> ای <sup>مبتدع</sup> جنگل <sup>مبتدع</sup> به <sup>مبتدع</sup> کر <sup>مبتدع</sup> ناست <sup>مبتدع</sup>  
 نخیزی و گر کی رسی در سبیل  
 او <sup>مبتدع</sup> قضا <sup>مبتدع</sup> نین <sup>مبتدع</sup> ببقا <sup>مبتدع</sup> که <sup>مبتدع</sup> ساقه <sup>مبتدع</sup> کنان <sup>مبتدع</sup> راه <sup>مبتدع</sup> به <sup>مبتدع</sup> چه <sup>مبتدع</sup> کا  
 بمنزل رسید اول کاروان  
 اول <sup>مبتدع</sup> قالا <sup>مبتدع</sup> نزل <sup>مبتدع</sup> به <sup>مبتدع</sup> چه <sup>مبتدع</sup> کی  
 که پیش از دهل زن بسیار درخت  
 جو <sup>مبتدع</sup> نقاره <sup>مبتدع</sup> بچھے <sup>مبتدع</sup> سارا <sup>مبتدع</sup> نادر <sup>مبتدع</sup> بچھے  
 نه <sup>مبتدع</sup> بسند <sup>مبتدع</sup> ره <sup>مبتدع</sup> رفتگان <sup>مبتدع</sup> را <sup>مبتدع</sup> اثر  
 او <sup>مبتدع</sup> سارا <sup>مبتدع</sup> که <sup>مبتدع</sup> گذر <sup>مبتدع</sup> به <sup>مبتدع</sup> بون <sup>مبتدع</sup> کا <sup>مبتدع</sup> نشان <sup>مبتدع</sup> به <sup>مبتدع</sup> نیا <sup>مبتدع</sup> نین <sup>مبتدع</sup> که  
 پس از نطق بدار بودن چهره  
 قافله <sup>مبتدع</sup> مان <sup>مبتدع</sup> که <sup>مبتدع</sup> به <sup>مبتدع</sup> او <sup>مبتدع</sup> نخواست <sup>مبتدع</sup> که <sup>مبتدع</sup> قافله  
 شبت وز شد وید بر کن از خواب  
 مان <sup>مبتدع</sup> که <sup>مبتدع</sup> گزنی <sup>مبتدع</sup> دن <sup>مبتدع</sup> به <sup>مبتدع</sup> گزنی <sup>مبتدع</sup> انور <sup>مبتدع</sup> مان  
 که افتادم اندر سیاهی سپید  
 کی <sup>مبتدع</sup> سیاهی <sup>مبتدع</sup> به <sup>مبتدع</sup> سلوم <sup>مبتدع</sup> به <sup>مبتدع</sup> کی  
 بخوابد گذشت این می چند نیز  
 به <sup>مبتدع</sup> نخواست <sup>مبتدع</sup> به <sup>مبتدع</sup> گزنی <sup>مبتدع</sup>  
 وزین نیز دم در نیابی گذشت  
 بر <sup>مبتدع</sup> دم <sup>مبتدع</sup> بانی <sup>مبتدع</sup> به <sup>مبتدع</sup> ده <sup>مبتدع</sup> به <sup>مبتدع</sup> گذر <sup>مبتدع</sup> مان  
 گرامید واری که خرمن بهی  
 گر <sup>مبتدع</sup> کلان <sup>مبتدع</sup> جمع <sup>مبتدع</sup> که <sup>مبتدع</sup> کلکی <sup>مبتدع</sup> سپیدی <sup>مبتدع</sup> او <sup>مبتدع</sup> قافله <sup>مبتدع</sup> مان <sup>مبتدع</sup> به <sup>مبتدع</sup> کی  
 که وجی ندارد و بجزر شست  
 که <sup>مبتدع</sup> نخواست <sup>مبتدع</sup> به <sup>مبتدع</sup> گزنی <sup>مبتدع</sup> به <sup>مبتدع</sup> شست <sup>مبتدع</sup>  
 کنون کن که چشمست بخورست  
 قافله <sup>مبتدع</sup> ای <sup>مبتدع</sup> قافله <sup>مبتدع</sup> که <sup>مبتدع</sup> بید <sup>مبتدع</sup> تر <sup>مبتدع</sup> ای <sup>مبتدع</sup> بزم <sup>مبتدع</sup> کیر <sup>مبتدع</sup> نین <sup>مبتدع</sup> که <sup>مبتدع</sup> قافله <sup>مبتدع</sup>

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



بایہ توان امی پر سود کرد  
 اے لوگے مال سے نفع حاصل ہوتا ہے  
 ننون کاش کا بل ذکر و گذشت  
 ابھی کہی کہ ایک ہالی ۴۰ جو کو شیش کرنا ہو کر لے  
 ننونت کہ چشمست اشکی بہار  
 بھی آکھین اتنی ہین روئے اے نہامت گناہ سے  
 نہ پچوستہ باشد روان بدیدن  
 ہمیشہ مان بدن میں نہیں رہی  
 زد انندگان بشنوا موز قول  
 ہائے دالون کی نصیحت آج سن لے  
 غنیمت شمار این گرامی نفس  
 اس ہمیشہ قیمت دم کو غنیمت جان  
 مکن عمر ضائع با فوسوس و حیف  
 انوس اور دستہ میں غنیمت نہ ذکر

چہ سودا فدا آئز کہ سرمایہ خور و  
 ادس غصہ کو کیا فائدہ ہا کہ سے اپنا مال ہوا کیا  
 نہ وقتی کہ سیلاب ز سر سبز شست  
 جب سیلاب سر گذر ہا کا فائدہ فائدہ نیا  
 زبان درو بان ست عذری ہیا  
 زبان نہ میں ہے عذر خواہی اسے تو ہ کرے  
 نہ ہموارہ کرو ز زبان درو بان  
 ہمیشہ زبان اسے کو یانی نہیں نہیں رہی  
 کہ فروا بگیر و تبرید نہ چوں  
 کہ کل شکر گلاب دھ سے ڈرا کہ پھینکے  
 کہ بی مرغ قیمت ندر و نقص  
 کہ بجز شربا کہ غیب کی کہ تہہ نہ چینی  
 کہ فرصت عزیز ست الوقت بیعت  
 کہ فرصت کہ نیت ہا ناہا کہ بجز وہ قطع نظر کو بجز

کتاب

تغنا زندگ رارگ جان برید  
 و غنا کا تہ کی رگ جان کاٹ دی ہے بگیا  
 چنین گفت بیندہ تیز ہوش  
 ایک بگھڑے غلغلے ہاتھی  
 دوست شہا مردہ پر خورشیدن  
 تہارے ہاتھوں سے مردہ  
 کہ چندین ز تیار و دروم پشیج  
 اور کشاکش ہر دم سے بیابان  
 فراموش کردی مگر مرگ خویش  
 شاید ز بخت مرگ  
 مہتر چو ہر مردہ ریزد و گس  
 اور ہمارے کسی مہتر پرشی زلف و زنا کا

وگر کس بگرش گریبان درید  
 ایک درآدی خدا کس کمرے سے گریبان ہاگ کیا  
 چو فریاد و زاری رسیدش بگوش  
 ہب اوسکی فریاد و ناری اہے سنی  
 گرش دست بودی ویریدی گفن  
 اگر قابو پاناوینا گریبان چاک کرنا سے بھر اہوتا  
 کہ روز دو پیش از تو کروم بسیج  
 کیونچو میں نے تم سے منہ دروز پیلے سفر کیا  
 کہ مرگ بنت ناتوان کرد ویش  
 ہمیری سوت سے اس طرح جتا ہے  
 نہ برومی کہ پر خود بسوز و دلش  
 اوسہر سین بلکا ہے اوسر دے ہے

[illegible]



وہ جوان طفل یک در خاک رفت

کسی لڑکے کے مرنے سے تمہیں رو رہا ہو  
تو پاک آمدی بر حذر باش و پاک  
نہ نگاہ بچا ہوا تھا تجھے پرہیز کرنا اور نہ ناچا ہے  
کنون بایں مرغ را پامی بست  
بھی تجھے اس مرغ کبیر باز نہ بایا ہوا نفس کے  
نشستی بجای دیگر کس بے

اگر پہلو اتے و گریخ زن

چاہے تو پہلان ہو یا ہمار  
خروش اگر بگسلاند کند  
بہشتی لکھا اگر خراچہ کند توڑیہا تا ہے  
ترا نیز چند ان بود دست زور  
اگر بخوبی اس قدر طاقت ہو  
منہ دل برین سا بخور وہ مکان  
اس پرانے مکان ہو نہ پیر مل ننگا اسے تمام نہیں  
چو دمی رفت فرو نیا پیر بست  
بیکل لادن اور لمبہاں گھڑ گیا

چہ نالی کہ پاک آمد و پاک رفت

کہ وہ پاک پیدا ہوا اور بچکا اور گیا  
کہ ننگت نا پاک رفتن بجاک  
کثیرا کثیرا مرہا قسم و قسم اسے ہوا  
نہ وقتیکہ سرکشہ ہوت نہوت  
ہو نہ کہ ہوا توڑے اسے روح نکل رہا ہے  
نشیندہ بجائے تو دیگر کے  
اسی ہی جگہ اندکنی بیٹھے اسے تمام مقام ہوا  
غخوا ہی بدر بردن اللہ کفن

چو درریگ ماند شود پامی بند

تیرے ساتھ کفن کے سما  
گر گریگان میں مجرہ ہو کے جنبش نہیں کر سکتا  
کہ پایت نہ فرست درریگ گور  
یہ مزار سید شکستہ ہو گیا قریب گریگان نہیں بچا  
کہ گنبد پاید برو گردگان  
کیونکہ اخوت گنبد پر نہیں ٹھہرتا  
حساب زہین بکھینچس کن کہ بہت  
پسینا یکدم جواب پائی اسکا شمار نہایت مان

حکایت

فرو رفت مجہ را کیے نازنین

بہشت کا ایک نازنین  
چہ نمہ ودا مد پس از چند روز  
خوش ہوا وہاں سے نہ نہیں مکان نشین گیا  
چہ بوسیدہ و بدین مرغ برین کفن  
سب دیکھا کہ اسکا بیٹھی کن  
سن از کرم پر کندہ بودم نہور  
میں نے نہ دیکھا کہ کثرت سے جھٹھاتا

کفن کرو چون کرش اہر شمین

اوسے دشمن کے کفن کی طرح اوسے دشمنی کفن دیا  
کہ بروے بگریہ بزاری و سوز  
کہ اس پر بیقرار ہو کر  
بفکرت چنین گفت باخویشتن  
دیکھ کر کے اپنے دل سے کہا  
بکندند از و باز کرمان گور  
قبر کے کہ تو نے لے بھرا ہے لے لیا

۱  
۲  
۳  
۴  
۵  
۶  
۷  
۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



فراخ مناجات و رازش نماند  
 اوسے دعا صد اقمہ کی بھی فرست نہی  
 بھٹکرا برآمد سر از معشوقہ مست  
 جھل میں نکل گیا اور سر میں ہی دایات خیال تھا  
 کی بر سر گور کل می سرشت  
 ایک شخص کو دیکھا کہ ایک ٹہری مٹی اس واسطے لٹا تھا  
 باندیشہ در خود فرو رفت پر  
 وہ بڑھا لپٹے دلہین سوچنے لگا  
 چہ بندی درین خشت زین فلت  
 اس سوئے کی اینٹ بھر کیا بھولا ہو  
 طمع را نہ چندان دہانست باز  
 طمع کا منہ اس قدر نہیں کھلا ہے  
 بدار ای فرومایہ زین خشت کویست  
 اسے عقلمند کہس اینٹ سے ہاتھ اٹھا  
 تو غافل در اندیشہ سو دو مال  
 زمان اور نفع کی فکر میں رہا غافل ہو  
 برین خاک چندان صبا بگذرد  
 اس خاک پر ایسی ہوا چلے گی  
 غبار ہو چشم غفلت بدوخت  
 خواہش نفس کے فدا کرنے کی کھین بکری ہیں  
 بکن سرمہ غفلت از چشم پاک  
 غفلت کا سرمہ اگر ہے پاک غفلت کا چھوڑ

خور و خواب ذکر و نمازش نماند  
 کھانا اور سونا اور ذکر اور نماز سب بھولا یا اور فون کیا  
 کہ جامی نبودش قرار و نشست  
 کیونکہ اوسے ایک جگہ نہیں بیٹھا تھا  
 کہ حامل کند زان کل گورشت  
 کہ اوس قبر کی مٹی کی اینٹیں بنائے  
 کہ امی نفس کو نہ نظر پرند گیر  
 کہ اسے نفس نادان رفیعیت مان  
 کہ یک روز خشتی کند زان کلات  
 ایک روز دیو کی مٹی کی بھی اینٹیں بنائیں گے  
 کہ بازش نشیند بیک لقمہ آرز  
 کہ ایک لقمہ بین اوس کی حرم میں موقوف ہو جائے  
 کہ چیخون نشاید بیک خشت بست  
 کیونکہ دریا ایک اینٹ سے بند نہیں ہو سکتا  
 کہ سرمایہ عمر شد پایمال  
 کہ دلفشہ سرمایہ عمر کا برباد ہو جائیگا  
 کہ ہر ذرہ از ما بجائے برد  
 کہ ہر ذرہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچائیگی  
 سموم ہو س گشت عمت لبوخت  
 طبع کو وہ نے بڑی عمر کا حکیت جلا دیا اور یاد کیا  
 کہ فرواشوی سرمہ در زیر خاک  
 کہ کل کو خود سے خاک میں لے کر آئی زمین سے پہنچ جائیگا

حکایت عداوت در میان شخص

میان دو تن دشمنی بود و جنگ  
 دو آدمیوں میں لڑائی اور دشمنی تھی  
 نہ دیکھتا نہ سمجھتا نہ سمجھتی نہ سامان  
 ہر ایک کو دوسرے کی مصروفیت سے اچھا نظر

سرا از کبر بر یکدگر چون پلنگ  
 سر اڑ کبر پر یک دگر کی طرح کی طرح تھکا رہے  
 کہ ہر ہر وقت تک مدد می سامان  
 کہ دونوں پر سامان تک تھا سمجھتا ایک

میں نے اس کی جگہ پر لکھا ہے  
 کہ ایک شخص کو دیکھا کہ ایک ٹہری مٹی اس واسطے لٹا تھا  
 کہ اوس قبر کی مٹی کی اینٹیں بنائے  
 کہ امی نفس کو نہ نظر پرند گیر  
 کہ اسے نفس نادان رفیعیت مان  
 کہ ایک روز خشتی کند زان کلات  
 ایک روز دیو کی مٹی کی بھی اینٹیں بنائیں گے  
 کہ بازش نشیند بیک لقمہ آرز  
 کہ ایک لقمہ بین اوس کی حرم میں موقوف ہو جائے  
 کہ چیخون نشاید بیک خشت بست  
 کیونکہ دریا ایک اینٹ سے بند نہیں ہو سکتا  
 کہ سرمایہ عمر شد پایمال  
 کہ دلفشہ سرمایہ عمر کا برباد ہو جائیگا  
 کہ ہر ذرہ از ما بجائے برد  
 کہ ہر ذرہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچائیگی  
 سموم ہو س گشت عمت لبوخت  
 طبع کو وہ نے بڑی عمر کا حکیت جلا دیا اور یاد کیا  
 کہ فرواشوی سرمہ در زیر خاک  
 کہ کل کو خود سے خاک میں لے کر آئی زمین سے پہنچ جائیگا

مکی را اجل بر سر آورد پیش  
 سوختن شکر نے ایک پر چھائی کی  
 ہر اندیش و ماسی درون شاد گشت  
 اد کے فہم کا دل خوش ہوا  
 حبستان گورش در اندوہ وید  
 اد کے قہر کا شب فتنہ  
 درومی عداوت بادوی زور  
 عداوت کے سبب سے غلبہ زور کر کے  
 سیر تاجور ویدش اندر مناک  
 جس سر پر تلے قہر اور سگرے دین دیکھا ہے عاجز  
 وجودش گرفتار زندان گور  
 اور جسم قید کے قید خانہ میں قید دیکھا  
 زور ویر فلک بدر رویش ہلال  
 چنانچہ ہمہ سوزی خاک پاک پر چلے گا  
 کف دست و سرچرپ زور مند  
 اور زور دست پنجہ کا  
 چنانچہ بر و رحمت آمد زول  
 اور اس مال و دیکھے اد کے دل میں ایسا عذاب  
 پشیمان خدا ز کردہ خوی زشت  
 اپنی ہی سے بہت پشیمان ہوا  
 مکن شادمانی بمرگ کے  
 کسی موت سے خوش نمونا  
 شنیدم این سخن عارف ہوشیار  
 ہاتھ لکھ کر عقلمند نے  
 عجب گرفتار رحمت نیاری برو  
 عجب سے کھادہ کیونکہ رحم کر گھا  
 تن ماضو نیز روزی چنان  
 میرا بدن بھی ایک روز اٹھ اٹھا ہوا ہے گا

درمیان میں  
 مکی را اجل  
 سوختن شکر  
 ہر اندیش  
 اد کے فہم  
 حبستان گورش  
 اد کے قہر  
 درومی عداوت  
 عداوت کے سبب  
 سیر تاجور  
 جس سر پر  
 وجودش گرفتار  
 اور جسم قید  
 زور ویر فلک  
 چنانچہ ہمہ سوزی  
 کف دست و سرچرپ  
 اور زور دست  
 چنانچہ بر و رحمت  
 اور اس مال و دیکھے  
 پشیمان خدا  
 اپنی ہی سے  
 مکن شادمانی  
 کسی موت سے  
 شنیدم این سخن  
 ہاتھ لکھ کر  
 عجب گرفتار  
 عجب سے کھادہ  
 تن ماضو نیز  
 میرا بدن بھی

سر آمد ہر روز گاران پیش  
 اد کے پیش کا نامہ  
 بگورش پس از مدتی برگشت  
 اد کے قہر کا ایک مدت کے بعد اد کا گدہ ہوا  
 کہ وقتی سرایش زرا اندوہ وید  
 جس کے دروازہ پر سونپا لے دے گئے کچھ تھا  
 مکی تختہ پر کندش از روئے گور  
 ایک تختہ اد کے قہر کا  
 و چشمہ جان بندش آگہ خاک  
 دونوں آئینہ کو ہرمان کو دیکھتی تھیں دونوں ناکہ کمر کی  
 نقش طعمہ کرم و تاراج مہور  
 اد کے ہرمان کچھ دن در پستون نے پر کر کے کھالیا  
 ز جوہر زمان سرو قدش خلال  
 اور سرو قد زما کی گردش سے شمشیر ہوا  
 جدا کردہ ایام بندش بند  
 دنوں کی گردش نے سر بند بندہ کر دیا  
 کہ بہشت بر فاشش از گریہ گل  
 کہ اس قبر کی نلکے روئے روئے گا و کر دیا  
 بفرمودہ بر سنگ گورش بنشت  
 حکم کیا کہ اس کی لحد کے چھوڑ دے  
 کہ دہشت پس از وی نماند بے  
 کہ اد کے بعد تجھے بھی بہت دنوں نہیں رہنا ہے  
 بنا لید کا سے فائدہ کر دگار  
 اس نے دعا کی اور کہا کہ اسے فائدہ نہ ملے گا  
 کہ بگریست دشمن بزاری ہر  
 جہک دشمن اد کے ملے رہتا ہے  
 کہ بھی بسوز و دل دشمنان  
 ہر دشمن کا دل اس طرح کڑھ گیا

درمیان میں  
 مکی را اجل  
 سوختن شکر  
 ہر اندیش  
 اد کے فہم  
 حبستان گورش  
 اد کے قہر  
 درومی عداوت  
 عداوت کے سبب  
 سیر تاجور  
 جس سر پر  
 وجودش گرفتار  
 اور جسم قید  
 زور ویر فلک  
 چنانچہ ہمہ سوزی  
 کف دست و سرچرپ  
 اور زور دست  
 چنانچہ بر و رحمت  
 اور اس مال و دیکھے  
 پشیمان خدا  
 اپنی ہی سے  
 مکن شادمانی  
 کسی موت سے  
 شنیدم این سخن  
 ہاتھ لکھ کر  
 عجب گرفتار  
 عجب سے کھادہ  
 تن ماضو نیز  
 میرا بدن بھی











مرا خود چہ باشد زبان بوری

بوری شامری کی کیا حقیقت ہے

مرا خود بہین امی عجب در میان

بیر سے قول پر عجب کی نظر سے نہ دیکھ

چو از راستی بگذری خم بود

جست راست ہوگا تودہ کی سر دوا

بناز و طرب نفس پروردہ گیر

گھر تازہ منت سے نفس کی بندش کرے گا

کیکے بچہ گرگ سے پروردید

ایک شخص نے ایک بھڑکے باجوہ بالاتقا

چو بر پہلو جان سپردن بخت

محبودہ موت کے ہنسر پر سو رہا تھا

تو دشمن چنین نازنین پروردی

تو نے دشمن کو خود اس ناز سے پالا

وہ ابلیس در حق ماطن زرو

کہ فیضان سے بکو طعنہ نہیں دیا تھا

نغان از بدہیا کہ در نفس راست

آہ اس قدر بلبلان ہمارے نفس میں موجود ہیں

چو ملعون پسند آتش قہر ما

محب اس ملعون نے ہم پر غلبہ جارا

کجا سر بر آرم ازین عار و تنگ

ہم میں ہی نہایت عکاس راخا سکتے ہیں

نظر دوست نادر کند سومی تو

دوست ہماری طرف بہت کم نظر کرے گا

گرت دوست باید کہ ویر خوری

گھر دوست سے پہلے کھائے تھکا ہوا ہے

بہین تاج خواہی خرید

تا بہن کے سر کے لئے دوست سے کچھ مل لے

چنین گفت شاہ سخن معصری

معصری ملک انصاری نے بھی ایسا ہی کہا ہے

بہین تاج گفت بندہ پیشیان

بلکہ اب ان کے لوگوں نے ایسا ہی کہا ہے

چہ مروی بود کز ز نے خم بود

جو عورتوں سے ہی کم ہوا ہلی مروی اللہ کی عفت

با پام دشمن کو کے کردہ کچھ

نہ بھولنا کہ غوری دشمن ترافس بھی دوست تھا

چو پروردہ شد خواہ بر کم دید

جب وہ بڑا ہوا تو اس سے اسی ملک کو مار ڈالا

جہا ندیدہ بر سرش رفت و گفت

ایک جہا ندیدہ اودھ سے گذرا دینے کہا

ندانی کہ ناچار ز خمش خور می

نہیں جانتا تھا گر بچی کو زخمی کرے گا

کز اینان نیاید عجب نکرار بد

کراتے ۴ کاری کے سوا کچھ نہیں لگا

کہ ترم شود وطن ابلیس راست

میں ڈرتا ہوں کہ شیطان کا گمان خبیث ہوگا

خدا ایش بر انداخت از ہر ما

خدا نے اس سے بہشت سے ہمارے واسطے نکالا

کہ با او نصیحت و با حق بھنگ

کہ ہم اس سے مل کر گئے ہیں اور خدا سے جنگ

چو در روی دشمن بود روی تو

جب ہمارا منہ دشمن کی طرف ہو

نہاید کہ فرمان دشمن ہری

تو نے دشمن کی فرمانبرداری نہ کی

کہ خواہی دل از زہر یوسف خرید

یوسف کی محبت دل سے کھتاؤ

ملک انصاری نے بھی ایسا ہی کہا ہے  
بہین تاج گفت بندہ پیشیان  
بلکہ اب ان کے لوگوں نے ایسا ہی کہا ہے  
چہ مروی بود کز ز نے خم بود  
جو عورتوں سے ہی کم ہوا ہلی مروی اللہ کی عفت  
با پام دشمن کو کے کردہ کچھ  
نہ بھولنا کہ غوری دشمن ترافس بھی دوست تھا  
چو پروردہ شد خواہ بر کم دید  
جب وہ بڑا ہوا تو اس سے اسی ملک کو مار ڈالا  
جہا ندیدہ بر سرش رفت و گفت  
ایک جہا ندیدہ اودھ سے گذرا دینے کہا  
ندانی کہ ناچار ز خمش خور می  
نہیں جانتا تھا گر بچی کو زخمی کرے گا  
کز اینان نیاید عجب نکرار بد  
کراتے ۴ کاری کے سوا کچھ نہیں لگا  
کہ ترم شود وطن ابلیس راست  
میں ڈرتا ہوں کہ شیطان کا گمان خبیث ہوگا  
خدا ایش بر انداخت از ہر ما  
خدا نے اس سے بہشت سے ہمارے واسطے نکالا  
کہ با او نصیحت و با حق بھنگ  
کہ ہم اس سے مل کر گئے ہیں اور خدا سے جنگ  
چو در روی دشمن بود روی تو  
جب ہمارا منہ دشمن کی طرف ہو  
نہاید کہ فرمان دشمن ہری  
تو نے دشمن کی فرمانبرداری نہ کی  
کہ خواہی دل از زہر یوسف خرید  
یوسف کی محبت دل سے کھتاؤ

۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰

روادار از دوست بگامی  
 ده شخص دوست سے بگام ہونے کا روادار ہوگا  
 ندانی کہ کمترند دوست ہای  
 کہ تا تو نہیں جانتا کہ دوست بہت کم آتا ہے

کہ دشمن گزیند بہم خانگی  
 جو دشمن کو اپنے گھر میں  
 چوبیند کہ دشمن بود در سراے  
 جب اپنے دشمن کو دوست کے گھر میں پاتا ہے

حکایت

یکی برو با پادشاہی ستیز  
 ایک غلام نے اپنے بادشاہ سے مخالفت کی  
 گرفتار در دست آن کینہ توڑ  
 وہ جب اس کینہ کے ہاتھوں میں کر لیا تھا  
 اگر دوست بر خود نیاز دے  
 اگر میں اپنے دوست کو نہ جانتا  
 تو از دوست گرفتار قلعے بر گرد  
 اگر تو غفلت سے تو دوست اسے خار سے مخالفت دکر  
 بنا جو رو دشمن بدتر دشمن است  
 چوتھوے تاکہ دشمن اس کی کھال کرے  
 تو بادوست یکدل شود و یک غن  
 تو دوست کی دل دیکھ لے ہو جاے اتفاق کرے  
 نہ پندارم این ز رشت نامی نکوست  
 مجھے تو یہ بھی کہیں اچھی معلوم ہوگی

دشمن سپروشش کہ خوش بریز  
 اسے اس کے دشمن کو سپرد کر دے اسے قتل کر  
 ہمیکفت با خود بزاری و سوز  
 تو اپنے دل میں گلین تھا اور دیکھتا تھا  
 کی از دست دشمن جفا برومی  
 تو دشمن کے ہاتھ سے کیوں محکوم اور مٹتا  
 کہ دشمن نیار و نگہ در تو کر و  
 کہ دشمن اپنے نشان پر طرفت کو مٹا بھی نہ دیکھ سکے  
 رفیقی کہ بر خود نیاز و دوست  
 جو دوست اپنے دوست کو ستا ہو  
 کہ خود بیخ دشمن بر آید نہ بن  
 تاکہ دشمن کی جڑ جڑ ہی نہ جھنے ہائے  
 بہ خشنودی دشمن آزار و دست  
 کہ دوست کو تاکہ دشمن کو خوش کہیں

حکایت

یکے مال مردم پر بلبیس خورد  
 ایک شخص نے زہر کھانے کا دیوانہ بن گیا  
 چنین گفت ابلیس اندر رہے  
 شیطان نے اس سے راہ میں بات کہی  
 ترا بانست از بہان آشتی  
 وہ پہرہ نہ تجھے مجھے تو صلح ہے

چو بر خاست لعنت بر ابلیس کرد  
 جب وہ ان سے جلا تو لعنت ہمار  
 کہ ہرگز نہ پدم چنین استے  
 کہ میں نے تو سا حق کہیں نہیں دیکھا  
 چسرا شیخ پیکار پر و آشتی  
 پس کہ ان اچھے کو تو نے تلوار نکال اسے لعنت ل

میں نے اپنے دشمن کو اپنے گھر میں پاتا ہے  
 جب اپنے دشمن کو دوست کے گھر میں پاتا ہے  
 اگر تو غفلت سے تو دوست اسے خار سے مخالفت دکر  
 چوتھوے تاکہ دشمن اس کی کھال کرے  
 تو دوست کی دل دیکھ لے ہو جاے اتفاق کرے  
 مجھے تو یہ بھی کہیں اچھی معلوم ہوگی  
 ایک شخص نے زہر کھانے کا دیوانہ بن گیا  
 شیطان نے اس سے راہ میں بات کہی  
 وہ پہرہ نہ تجھے مجھے تو صلح ہے  
 جب وہ ان سے جلا تو لعنت ہمار  
 کہ میں نے تو سا حق کہیں نہیں دیکھا  
 پس کہ ان اچھے کو تو نے تلوار نکال اسے لعنت ل

اگر کسی نے یہ کتاب کو جاننا چاہے تو اسے اس کتاب کے بارے میں پوچھنا چاہیے

یہ کتاب ایک نیا اور مفید کتاب ہے جس میں بہت سی چیزیں لکھی ہیں جو لوگوں کو جاننا چاہیے

در بیعت فرمودہ دیوزشت  
الطوس شیطان مردور کا طم  
سولومی از جیل و ناباکیت  
نچو عاصمت اپنی حال شد ہوئے کے سب سے بہت ہوئی  
طریق بدست روصلی بجوے  
راہ راست اور طریقیہم اور نیکو کاری اختیار کر  
کہ یک لحظه حضرت خد بند و امان  
کو دم بھر رحمت اور امان نہ ملے گی  
اگر دست خوف نہ داری بکار  
اور جب کسی کام کی قوت میرے تیرے اختیار میں  
و اگر بہت زانہ لاندہ بیرون ہدی  
اور اگر چہ کسی ہی گناہ مد سے زانہ ہو گئے  
و نہرا شو جو بی در صلح باز  
ہمیشہ قدمی کر اسے در صلح با کا مدعا کھلا دیکھا جو  
مردی پر بار کنہ امی پسر  
اے راز کے گناہ کا پشدارہ لا کے نہ چل  
بے نیلگردان بایہ شرافت  
نیکو دلوں کے پیچھے دوڑنا چاہیے  
لیکن تو ونبال ہو جوسی  
مگر تو کبھی شیطان کا پیرو ہے  
پہمیر کسی را شفا عتکرت  
پہمیرہ صلح اوس شخص کے شافہ ہون  
رہ راست رو تا بمنزل رسی  
سیدھی راہ چل جا کہ تو منزل پر پہنچے  
چو گا ویکه عصا چشمش بہ بست  
میل کے چل کر جب وہ کسی آنکھیں بند کر دیا جو

کہ دست ملک بر تو خواہد نشست  
فرشتہ تیرے نامہ اعمال میں کے  
کہ پاکان نویسنده ناباکیت  
کہا کہ مقبول فرشتہ تیری بدکاری نہیں  
شفعی برا نکیز و عذری بگوے  
ایک شفاعت کرنا افلاک کش کر اگر گناہ ہوئے تو بہرگز نہ  
جو یہاں نہ پیر شد بد و ر زمان  
جہ نہ اندکی تیرے گناہ سے مگر کجا بجز یہ گناہ اور کچھ وقت  
جو بیچارگان دست زاری برار  
ہر غریب بیچارہ کی طبعی ہر اتھار  
جو گفتی کہ بد رفت نیک مدی  
جب تو مذکر لگا کر مجھ سے خطا ہوئی تو نہ لسان لگا  
کہ ناگہ ویر تو بہر کرد و منہراز  
کیونکہ دشت تو بہر کا دروازہ بہ بند ہو جائیگا  
کہ حال عاجز ہو و در سفر  
کہ چلے سر ہو چلے ہوتا ہے وہی سفر میں چلتا ہے  
کہ ہر کہ این سعادت طلب کر دیت  
کیونکہ جس نے نیکی میں تلاش کی اسے وہی راہ ملی  
نذا تم کہ در صالحان چون رسی  
ہم نہیں جانتا کہ تو نیکیوں سے کیونکہ ملیگا  
کہ بہر جا وہ شریع پیغمبرست  
جو پیغمبر کی شریع کے طریقہ پر ہے  
تو بہر رہ نہ زمین قبل و پس  
تو رہا بہر نہیں جلتا اسی سبب سے چل کر گناہ  
دوان تا شب شب ہما نجا بہت  
رات بھر بھرتا جو مگر وہیں رہتا ہے جہاں تھا

کتابیت

نقد

گل آلودہ راہ مسجد گرفت

ایک خاص نامی مسجد کی طرف پہلے  
میں زحیر کو دشمنی کہ بت پیکار

کسی نے اسے لاکر کتھر سے اتھر خشک ہون

مرا قتی درول آمد برین  
مٹے یہاں کے رقت آئی

وران جامی پاکان امیدوار  
وہ بگڑا اور امید دلون کی ہو

ہشت آن ستانہ طاعت بڑ

ہشت اسکو ملے کی جو عبادت کرتا ہے

مکن وہاں زگرد و زلت بشوے

گناہ گار و دامن سے ذلت کی کچھ ہو ذلت آہ نصیر کر

گو مرغ دولت ز قید مجبست

کہ دولت کا مرغ میرے قید سے نکل گیا

وگر ویر شد گرم رو با شمش چست

اور گرم زہر ہو گئی مگر ابھی چٹنی سے دھڑلجو

چونوزت اجل دست خواہش لیت

ابھی تک تعنا سے ہے جو اس کا ہاتھ نہیں رکھا ہو

محب امی گنہ کردہ خفتہ خیر

اسے فاقہ گنگار سو نہیں آتا ہے ہر شیا رہو

جو حکم ضرورت ہو دکا بروے

مگر کافر نہ تھی آبر و دنیا میں ای کارکنان تعنا و در

ز بہشت نگون طالع اندر شگفت

وہ اپنی بد نصیبی اور کچھ کچھ سے نصیبین تھا

مرو دامن آلودہ و جامی پاک

اس پاک بدین گنگار و ناہک نہا

کہ پاکست و خرم بہشت برین

کہ بہشت برین پاک اور خرم ہے

گل آلودہ معصیت راجہ کار

جو گناہوں کی کوبہرین ہمنسا ہو اسکا گناہ کام

کہ را نقد باشت رضاعت برو

جسکے پاس نقد ہوگا وہی مال خریدے گا

کہ ناگہ ز بالا بہ ہندند جوے

کہ رفتہ آہستہ سے دیو بزرگ کیسے تو بہ اور لڑا نہ ہو جائیگا

ہنوز شش سر رشتہ دار می بدست

ابھی تک دسکنا کے کاسرانی سے ہاتھ نہیں کھینچ لیتا رہا

ز ویر آمدن غم ندارد و درست

وہم ہر نیکی کا غم نہیں ہو اگر ہر سال درست ہو

بر آور بدر گاہ و افار و دست

سرخا کی دغا دین ہاتھ اوٹھا ای قدر تو بہ کر

بعد رگت آب چسبی بریز

گناہوں کا غلہ کہ کھجور سے آسودہ

یہ سبز ند باری برین خاک کوئی

اور لیتا اس کو کھانکھاؤ یا کھانکھاؤ میں بہم تو بہتر ہے

کسی را کہ ہست برو می از تویش

جسکے ہوتے اندر قدر گاہ و دامن خجور سے زیادہ ہو

روان بزرگان شفیع اورم

نورین بزرگوں کی روح کو اپنا شفیع دوزن کا

حکایت ہر گز نہ ہو  
خاص نامی مسجد کی طرف  
میں زحیر کو دشمنی کہ بت پیکار  
کسی نے اسے لاکر کتھر سے اتھر خشک ہون  
مرا قتی درول آمد برین  
مٹے یہاں کے رقت آئی  
وران جامی پاکان امیدوار  
وہ بگڑا اور امید دلون کی ہو  
ہشت آن ستانہ طاعت بڑ  
ہشت اسکو ملے کی جو عبادت کرتا ہے  
مکن وہاں زگرد و زلت بشوے  
گناہ گار و دامن سے ذلت کی کچھ ہو ذلت آہ نصیر کر  
گو مرغ دولت ز قید مجبست  
کہ دولت کا مرغ میرے قید سے نکل گیا  
وگر ویر شد گرم رو با شمش چست  
اور گرم زہر ہو گئی مگر ابھی چٹنی سے دھڑلجو  
چونوزت اجل دست خواہش لیت  
ابھی تک تعنا سے ہے جو اس کا ہاتھ نہیں رکھا ہو  
محب امی گنہ کردہ خفتہ خیر  
اسے فاقہ گنگار سو نہیں آتا ہے ہر شیا رہو  
جو حکم ضرورت ہو دکا بروے  
مگر کافر نہ تھی آبر و دنیا میں ای کارکنان تعنا و در  
و رآبت نماند شفیع آر پیش  
اور اگر تھی آگے نہ آسویں نہ کھینچ لیتا شفیع تو بہ کر  
بقدر ار بر اند خدا کے از درم  
اگر فاقہ خدا کو اپنے دروازہ سے نکلے گا

حکایت  
نقد

ہمیں یادوم آید ز عہد صفت  
 نے اپنے اولکین کا دانہ یاد ہے  
 باز یہ مشغول مردم شدم  
 کھیل میں آدمیوں کی طرت غائب ہوا  
 ہم آہ و دم از ہول و ہشت خروش  
 میں کھیل لایا اور ڈر کے رونے لگا  
 کہ ایشی چشم آخرت چند بار  
 کر اسے جہاں میں نے تجھے کئی بار کہا  
 چہ تھا تیرا اندر شدن طفل خرد  
 چہ تو لڑکا اکیلا کہیں نہیں جاسکتا  
 تو ہم طفل را ہی بسے امی فقیر  
 اسے فقیر تو بھی اس ماہ میں گل نامان لڑکا کی  
 مکن با نر و مایہ مردم شست  
 کیسٹون کی صحبت میں نہ چلے  
 ہفتراک پاگان در آویز چنگ  
 نیکو روں کے شکار بند کو پکڑ  
 مریدان بقوت ز طفلان کم اند  
 مرعہ طاقت میں بچوں کے برابر بھی نہیں  
 بیاموز رفتار از ان طفل خرد  
 پس اس چھوٹے بچے سے راہ چلنے کا طریقہ  
 ز زنجیر نا پار سایان برست  
 وہ بدکاروں کی حال کی زنجیر سے چھوڑ گیا  
 اگر حاجتی داری این حلقہ گیر  
 اگر سٹخ کوئی حاجت ہو تو اس حلقہ میں آ  
 برو خوشہ چین با ش سعدی صفت  
 با سعدی کی طرح ! لیان چن

کہ عیدی برون آدمم با پدر  
 کو اکبار عید کے روز میں باپ کا کچھ کھڑا رکھا  
 در آشوب خلق از پدر کم شدم  
 خلق کچھ انہو میں اپنے باپ سے چھوٹ گیا  
 پدر ناگہانم بالید گوش  
 نہ پھرے باپ نے اسی وقت میرے کان آئینے  
 نہ گفت کہ وستم ز دامن مدار  
 کر اپنے ابا سے میرا دامن چھوڑنا  
 کہ مشکل بود راہ ناوید ہ برد  
 کیونکہ اسے میری بھلی راہ چلنا پڑی  
 برو دامن یکم روان بلبر  
 چادر نیکو رکھ دین کا دامن پکڑے رہ  
 چہ کروئی ز مہبت فرو شوی دست  
 اور اگر ہیشا تو قدر و منزلت سے راضی نہ تھا  
 کہ عارف نثار و ز در پوزہ تنگ  
 کیونکہ رانفت کار گردانی سے فراتر نہیں  
 مشائخ چو دیوار مستحکم اند  
 بزرگ مثل مضبوط دیوار کے ہیں جنہیں خون نہیں آہ  
 کہ چون استخانت بدیوار برد  
 کہ وہ کیونکر دیوار کے سہارے سے چلتے ہیں  
 کہ در حلقہ پار سایان نشست  
 جو پر ہیز گاروں کے حلقہ میں رہتا رہا  
 کہ سلطان انیس در نثار و ز کیر  
 بادشاہ بھی اس دروازے کا محتاج ہے  
 کہ گردآوری خرمن معرفت  
 تاکہ کھلیان معرفت کا بیج ہو جائے

ملاحظہ فرمائے  
 یہ شعر  
 کہ عیدی برون آدمم با پدر  
 کو اکبار عید کے روز میں باپ کا کچھ کھڑا رکھا  
 در آشوب خلق از پدر کم شدم  
 خلق کچھ انہو میں اپنے باپ سے چھوٹ گیا  
 پدر ناگہانم بالید گوش  
 نہ پھرے باپ نے اسی وقت میرے کان آئینے  
 نہ گفت کہ وستم ز دامن مدار  
 کر اپنے ابا سے میرا دامن چھوڑنا  
 کہ مشکل بود راہ ناوید ہ برد  
 کیونکہ اسے میری بھلی راہ چلنا پڑی  
 برو دامن یکم روان بلبر  
 چادر نیکو رکھ دین کا دامن پکڑے رہ  
 چہ کروئی ز مہبت فرو شوی دست  
 اور اگر ہیشا تو قدر و منزلت سے راضی نہ تھا  
 کہ عارف نثار و ز در پوزہ تنگ  
 کیونکہ رانفت کار گردانی سے فراتر نہیں  
 مشائخ چو دیوار مستحکم اند  
 بزرگ مثل مضبوط دیوار کے ہیں جنہیں خون نہیں آہ  
 کہ چون استخانت بدیوار برد  
 کہ وہ کیونکر دیوار کے سہارے سے چلتے ہیں  
 کہ در حلقہ پار سایان نشست  
 جو پر ہیز گاروں کے حلقہ میں رہتا رہا  
 کہ سلطان انیس در نثار و ز کیر  
 بادشاہ بھی اس دروازے کا محتاج ہے  
 کہ گردآوری خرمن معرفت  
 تاکہ کھلیان معرفت کا بیج ہو جائے

حکایت مست خرمن سوز

ذکر مست کا جنے کھلیان جلا دیا

یکی غلہ مردا مسر تودہ کرد  
 کسی شخص بجا دنگ غلہ کھلیان میں جمع کیا اور سات کا  
 شبی مست شد و انشی بر رخت  
 ایک ماٹ کو شراب کی بست ہوا اور آگ جلا کے  
 و کر روز در خوشہ حیدر مست  
 دوسرے دن سے ہالی چنے لگا بیٹھ بیٹھ لگا  
 چو سرگشتہ ویدند و ریش ہا  
 جب اس شخص نے لوگوں سے پریشاں پایا  
 سخا ہی کہ گردی چنین تیرہ روز  
 اگر تو چاہتا ہے کہ اسکی طرح ہر بخت ہو  
 گر از دست عمرت شد اندر بدی  
 اور اگر تو نے جان بوجھ کے عہد کاری میں غافل کی  
 فضا است بود و خرمن اند و ختن  
 رسوائی ہو بالیان چون چن کے کھلیان جمع کرنا  
 مکن جان من تخم دین و زردا و  
 ای میری جان دین اور نہاوت کا بیج ہو  
 چو برگشتہ بختی ورا قتدیر بند  
 اگر کوئی بد نصیب گرفتار ہلا ہوتا ہو  
 تو پیش از عقوبت و رفقو کوب  
 تو سزا سے پہلے عفو کا دوا دے کہ عفو کا اور عفو قہر  
 بر آرزو فرمایا غفلت سرت  
 غفلت کے گریبان سے سراوٹھا

ز تیار دی خاطر آسودہ کرد  
 ایک کے بیٹے ملے جاویں کی فکر سے آسودہ ہوا  
 گون بخت کا لیوہ خرمن بسوت  
 کہتے تھے کہ کھلیان ہونگ دیا  
 کہ یک جوز خرمن نماندش بہت  
 کہ روئے کھلیان کا ایک چوٹی اتنی ذرا  
 یکی گفت بیدرد وہ خویش را  
 ایک شخص نے اپنے دل کے کوئے سمجھایا  
 بدیوانکی حسرت من خود مسود  
 تیرہ روز سے اپنا کھلیان نکلا لے کر بہ باہر  
 توانی کہ در خرمن آتش زدی  
 تو تو نے بھی اسی طرح اپنے کھلیان میں آگ لگا دی  
 پس از خرمن خوشیتن سوختن  
 اپنا کھلیان جلادینے کے بعد  
 مدہ حسرت من نیکنامی بہا و  
 نادانی نہ کر اور سوچتا ہی کا کھلیان نکلا  
 از و نیکنمتان بیکسیرند بند  
 تو اس سے نیکنمتان کو نصیحت حاصل ہوتی ہے  
 کہ سودی ندارد و فغان زیر چوب  
 کہ بار بار بے وقت کے روتے سے کچھ فائدہ نہیں  
 کہ فدا نماند خجل و ریرت  
 کہ کل قیامت میں شرمندہ ہو کہ سر جھکا نا دہے

حکایت

یکی متفق بود بر منکری  
 ایک شخص ایک بد کام کا خوگر تھا  
 نشست از خجالت عرق کرد و رو  
 غلام ہوا اسکا چہرہ پر پسینہ آگیا اور شرمندہ ہو کے بیٹھا

گذر کرد و بروی کھو محضری  
 اس کے پاس ایک نیکو آدمی آیا  
 کہ آپا خجل گشتہ از خج کوئے  
 اور کہنا کہ اس کا خج عمارت کے شکار سے مل گیا

ایک شخص نے ایک شخص سے کہا کہ  
 اگر تیرے پاس ایک نیکو آدمی ہے  
 تو اس سے نصیحت کر لے  
 کیونکہ نصیحت کا اثر  
 انسان کو  
 پاک و پیرا کرتا ہے  
 اور اس سے  
 اسوئے کار و راسی  
 رعوت کر کے  
 شیطانی الہامات  
 سلطنت ملکوت راہ  
 بارگاہ مولانا اور  
 اس کے پاس ایک نیکو آدمی  
 کی نصیحت کر لے







چھ سوداڑ پشیمانی آید کجف  
پشیمانی سے کہا فائدہ ہاتھ آئیگا  
شراب زہری سرخروئی خورند  
سرخروئی کے واسطے شراب چیتہ  
بعد از ورمی خواہش امرورن  
آج عند کرمش تبارک

چو سراپای عمر کرمی تلف  
جب عمر کا سراپہ براب ہوا اسے ضائع ہوئی  
وزو عاقبت زور و روئی برزند  
اور اس سے آخر کو شرمندگی حاصل ہوتی ہے  
کہ فردا میں شاید محال سخن  
اکمل بات کرینگے طاقت نہ ہوگی

# حکایت

پلیدی کند گریہ بر جای پاک  
 تلو کی طرح پاک جگہ غماست کرتی ہے  
 تو آزادی از نا پسندید با  
 تو از نا ہے بے پروا ہو کر گناہ کرتا ہے  
 برانندیش از ان بندہ پُر گناہ  
 اوس گناہ غلام کو دیکھ کے تنبیہ حاصل کر  
 اگر باز گرد و بصری و نیاز  
 اور اگر راستی اور عاجزی سے بھر آدیا  
 بکین آوردے با کسی برستینز  
 ازانی من ایسے آدمی سے مقابلہ کر  
 کنون کرو با بد عمل را حساب  
 اسی اعمال کا حساب کر یعنی پاک مال زیادہ ادا ہے کم کر  
 کسے گرچہ بد کردم بد نکرو  
 کسی نے مگر یہ گناہ کسے مگر وہی گناہ زمین  
 گر آینه از آہ گرد و سیاہ  
 آرائی آہ کی نمی سے رنگ آلودہ ہوا ہے  
 تیر از گناہان خویش این نفس  
 اس وقت اپنے گناہوں سے خبر

چون شش نماید پو شد بخاک  
کویاوست؟ معلوم ہوتا ہے تو خاک سے پھابیتی ہے  
نترسی کہ بروی فتنہ وید با  
اوریندگی ہا کہ سچ ترین پہلی وکرا کا تہین کہ میں کے  
کہ در خواجہ آہنی شو و چند گاہ  
جو ملک کے پاس سے کئی بار بھاگا ہو  
بزر بخیر و بندش نیارند باز  
تو بخیر وال کے او سے پھر فید کہین کے  
کہ از وی گزیرت بودیا گزیر  
کہیں سے دینے کا کوئی ہمارا ہو اس جگہ کے  
نہ وقتی کہ فخور گرد و کتاب  
کہ ایک بارہ اعمال پگندہ ہو جاے یعنی قیامت آئے  
کہ پیش از قیامت غم خود بخورد  
بیکار سے مرنے سے پہلو تہی اور احوال سے نیشان ہوا  
شور روشن آئینہ دل باہ  
مگر دل کا آئینہ اول آہ و دلا سے روشن ہو جاتا ہے  
کہ روز قیامت نترسی ز کس  
ناکہ قیامت کے دن تو کس سے ڈرے

— 16 —

[illegible]











ہا پاکان کنز الایشم دوروار  
 پاکوں کے طلیل ہیں مجھے گناہوں سے بچا  
 یہ پیران پشت از عبادت و دوتا  
 وہ بڈھوں کے تصدق میں جکی فیہ عبادت ختم ہو گئی  
 کہ سچم ز رومی سعادت مند  
 کہ ہمیشہ ہر کافر کی ہر پستی ہو ہمیں بلال کر لیا  
 چراغ یقینم سرارہ دار  
 ایمان کا چراغ امیری راہین رکھ دے  
 بگردان زنا ویدنی دیدہ ام  
 جو اس پر دیکھنے کے لائق نہیں وہ سے میری نگہ بند کر  
 سن ان فرہ ام در ہوائی تو نیست  
 میں وہ فرہ ہوں جو تیری متا میں نیست بہان  
 زخور شید لطف شعاعی بسم  
 یہ سے آفتاب رحم کی ایک شعاع میری واسطے لانی ہے  
 بدی را نگہ کن کہ بہتر کس است  
 اس بہتر تو مجھ کو کہ وہ اچھا ہو ماسے  
 مرا اگر بگیرد باضاف و داد  
 مجھے اگر تو ساہ کتاب کے واسطے گرفتار کرے گا  
 خدا یا بذلت مران ازورم  
 اے خدا مجھے ذات سے اپنے دروازے سے مٹا  
 ورا از جہل غائب شدم روز چند  
 اور اگر مافی سے میں غمزدگ اسیا کا رہا  
 چہ عذر آرم از ننگ تردہنی  
 گناہوں سے میں کیا عذر کر سکتا ہوں  
 فقہم بجرم گناہم گیر  
 میں فقہم گناہ کے عوض مجھ گرفتار نہ کر  
 و چرا با پدر از ضعف عالم گریست  
 مجھے اپنی ضعیف حالت پر رونا دہا ہے

وگر زلتے رفت معذ وروار  
 اور اگر کوئی گناہ ہوگا ہو تو معاذ  
 ز شرم گنہ ویدہ بر پشت پا  
 اور جکی گناہوں کی مذمت سے بیرون نظر ہے  
 ز باخم بوقت شہادت مند  
 اور کل شہادت کے وقت میری زبان بند نہو  
 ز بد کردہم دست کوتاہ دار  
 یہ کاموں سے میرے ہاتھ کوتاہ کر  
 مدہ دست برنا پسندیدہ ام  
 یہ ہاتھوں پر مجھے نوحہ نہ دے  
 وجود و عدم در ظلام کلیت  
 ہا ری کی بین میرا ہونا نونا  
 کہ چیز و شفاعت نہ بیند شرم  
 کہ بغیر اس کی روشنی کے مجھے کوئی نہیں دیکھے گا  
 گدار از شاہ التفاتی بس است  
 ہا و شاہ کی طرف توجہ فقیر کے واسطے کافی ہے  
 بنا لم کہ عفو نہ این وعدہ داد  
 تو میں لایا کر دنگا کہ تیری بخشش و رحم کا وعدہ تھا  
 کہ در صورت نہ بند و در ویرم  
 کہ میرے واسطے اور کوئی دروازہ نہیں  
 کنون کا دم در بر ویم بند  
 اب آج کا دروازہ میرے واسطے بند ہو گیا تو قبول نہ کرے گا  
 مگر غمز پیش آورم کامی غنی  
 ہاں عاجزی کرتا ہوں کہ اسے غنی  
 غنی را ترسم بو و بر فقیر  
 مالدار سے حقیر ہوں جو ویر فقیر  
 اگر من یہ فقیر بنا ہم تو پریست  
 اگر میں یہ فقیر بن گیا تو پریست ہو گیا  
 گھر میں نصیب ہو گیا تو پریست ہو گیا

یہ پیران پشت از عبادت و دوتا  
 وہ بڈھوں کے تصدق میں جکی فیہ عبادت ختم ہو گئی  
 کہ سچم ز رومی سعادت مند  
 کہ ہمیشہ ہر کافر کی ہر پستی ہو ہمیں بلال کر لیا  
 چراغ یقینم سرارہ دار  
 ایمان کا چراغ امیری راہین رکھ دے  
 بگردان زنا ویدنی دیدہ ام  
 جو اس پر دیکھنے کے لائق نہیں وہ سے میری نگہ بند کر  
 سن ان فرہ ام در ہوائی تو نیست  
 میں وہ فرہ ہوں جو تیری متا میں نیست بہان  
 زخور شید لطف شعاعی بسم  
 یہ سے آفتاب رحم کی ایک شعاع میری واسطے لانی ہے  
 بدی را نگہ کن کہ بہتر کس است  
 اس بہتر تو مجھ کو کہ وہ اچھا ہو ماسے  
 مرا اگر بگیرد باضاف و داد  
 مجھے اگر تو ساہ کتاب کے واسطے گرفتار کرے گا  
 خدا یا بذلت مران ازورم  
 اے خدا مجھے ذات سے اپنے دروازے سے مٹا  
 ورا از جہل غائب شدم روز چند  
 اور اگر مافی سے میں غمزدگ اسیا کا رہا  
 چہ عذر آرم از ننگ تردہنی  
 گناہوں سے میں کیا عذر کر سکتا ہوں  
 فقہم بجرم گناہم گیر  
 میں فقہم گناہ کے عوض مجھ گرفتار نہ کر  
 و چرا با پدر از ضعف عالم گریست  
 مجھے اپنی ضعیف حالت پر رونا دہا ہے







و گر نہ بخواہسم ز پروردگار  
 نہیں تو میں خدا سے دعا کرتا ہوں  
 کہ کامش بر آورد و یزدان پاک  
 کہ خدا سے پاک سے اسکی حاجت روا کی  
 سر وقت صافی برو تیر ہشت  
 اسکی صفائی کی حالت پر تاریکی کا پردہ چٹ گیا  
 ہنوز ت سر از خم تنجا نہ مست  
 جو تنجا نہ بین ابھی اسکی طرحت مست تھا  
 خدایش بر آورد کامی کہ بیت  
 کہ خدا نے جو مطلب اسکی دلیمن تھا دیا  
 کہ پیغامی آمد بجوشش دلش  
 کہ اسکی دل کے کانیں یہ آواز آئی - مینہ اہام جدا  
 بسی گفت و قوشش نیا قبول  
 بت بر التجا کی اور قبول سنوئی  
 پس انکہ چہ فرق از صنم تا صمد  
 تو بہت اور خدا میں کیا فرق آ جوتا  
 کہ عاجز ترست از صنم ہر بہت  
 کہ جو چہر دنیا میں ہے وہ بت سے ابھی باد عاجز ہے  
 کہ باز آید ت دست حاجت تھی  
 اہل حاجت خالی ہاتھ پھر سے  
 گنگار و میدوار آمدیم  
 ہم گنگار و امیدوار ہو کے تیری بارگاہ میں آئیں

میں کہ در پیش دارم برار  
 جو شکل مجھے در پیش ہے رو کر  
 ہنوز از بت آلودہ رویش بخاک  
 ابھی وہ بت کے سامنے سجدے میں تھا  
 حقائق شناسی درین خیر ہشت  
 رنگ بارگاہ اس بات سے تیراں ہوا  
 کہ گشت تہ دون یزدان پرست  
 سرگراہ کیس نہ بت پرست نے  
 دل ز کفر و دستان زنجایت نشست  
 اور تہ دل کفر سے اور تہ گناہ سے تیراں ہوا تھا  
 فرورفتہ خاطر درین مشکلش  
 اسکی دل اسی مشکل میں گرفتار تھا  
 کہ پیش صنم پیر ناقص عقول  
 کہ اسے بے عقلی اپنے تہ بت کے سامنے  
 گرا زور کہ ما شود یزدان زور  
 اگر میری درگاہ سے بھی اسکی حاجت روانہ ہوئی  
 دل نذر صمد بایا بدوست بت  
 اسے بدوست دل خدا سے لگنا چاہیے  
 محالست اگر سر برین در نہی  
 یہ بات مشکل ہے کہ اس بارگاہ میں سر جھکا کے  
 خند ایا مقصر بکار آمدیم  
 اسے خدا سے اپنے کام میں کمی کی ہے

حکایت

قصہ

بمقصود مسجدی در وید  
 ایک مسجد کے مجاہد کی طرف  
 کہ یارب بفر دوس اے علی برم  
 کہ اسے خدا مجھے بہشت برین میں بجا

شنیدم کہ مستی ز تاب بنید  
 میں نے سنا کہ کہ مست شرب خمر کی گری ہے  
 بنالید بر آستان کرم  
 اور سجدے میں سر رکھ کے رویا

یہاں پر ایک شخص نے ایک خط لکھا ہے جس میں وہ اپنے دوست کو بتا رہا ہے کہ وہ کس کس سے مل چکا ہے۔  
 میں نے سنا کہ کہ مست شرب خمر کی گری ہے  
 بنالید بر آستان کرم  
 اور سجدے میں سر رکھ کے رویا  
 میں نے سنا کہ کہ مست شرب خمر کی گری ہے  
 بنالید بر آستان کرم  
 اور سجدے میں سر رکھ کے رویا





## استھارات

### کتاب نامہ

اس کتاب میں وہ فردوسی اسوارات ہیں جسکا تعلق دنیا کی معاملات سے پیشہ رہنا ہے قیمت فی جلد ۳۰ / ۲ / ۱۰ / ۱۰

### فرہنگ یوسف زلیخا

اس کتاب میں تمام لغات مشکوٰۃ اور عبارت عربی کتاب یوسف زلیخا کا ترجمہ اردو زبان میں لکھا گیا ہے قیمت فی جلد ۳۰ / ۲ / ۱۰ / ۱۰

### فرہنگ بہار دانش

اس کتاب میں تمام لغات مشکوٰۃ اور عبارت عربی کتاب بہار دانش کا ترجمہ اردو زبان میں لکھا گیا ہے قیمت فی جلد ۳۰ / ۲ / ۱۰ / ۱۰

### فرہنگ سکندر نامہ

اس فرہنگ میں تمام لغات مشکوٰۃ سکندر نامہ برسی حضرت نظامی رحمہ اللہ کا ترجمہ اردو زبان میں لکھا گیا ہے قیمت فی جلد ۳۰ / ۲ / ۱۰ / ۱۰

### سنستان فرہنگ گلستان

اس کتاب میں تمام عربی اشعار سنستان اور گلستان کا ترجمہ اردو زبان میں لکھا گیا ہے قیمت فی جلد ۳۰ / ۲ / ۱۰ / ۱۰

### بستان فرہنگ بوستان

اس فرہنگ میں اکثر لغات کا ترجمہ اردو زبان میں لکھا گیا ہے قیمت فی جلد ۳۰ / ۲ / ۱۰ / ۱۰

### اشرف اللغات

اس بسوط لغت کو دو جلدوں اور فی صفحہ تین کالموں میں مطبع نامی لکھنؤ نے طبع کیا ہے چھٹا پچیس ہزار لغات اور اصطلاحات عربی - فارسی - اردو - ترکی - یونانی وغیرہ کے معنی اردو زبان میں لکھے گئے قیمت فی جلد ۳۰ / ۲ / ۱۰ / ۱۰

### کریم اللغات

اردو زبان کے لغت کی کالموں میں یہ لغت بھی اول درجہ کی مقبول اور کامیاب ہے قیمت فی جلد ۳۰ / ۲ / ۱۰ / ۱۰

### مصطلحات اردو

یہ کتاب لکھنؤ اور دہلی کے محاورات میں مع اشعار مثالیہ ایسی تالیف ہوئی ہے کہ کچھ شعر اہی کے واسطے ایسی کہیں کی ضرورت نہ تھی بلکہ شاعر کے واسطے ہی یہ کتابت غیر متعارف ہے قیمت فی جلد ۳۰ / ۲ / ۱۰ / ۱۰

### دستور الشعرا

یہ کتاب بڑی کوشش سے شعراے متقدمین کے کلام شائستہ اشعار مرتب کی گئی ہے اسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ظنان لفظ کے یہ معنی اور یہ لفظ ظنان زبان کی ہے اور شعراے دہلی و لکھنؤ نے اسکو تائید مانا ہے یا نہ کیا قیمت فی جلد ۳۰ / ۲ / ۱۰ / ۱۰

### ہند نامہ گیلانی ترجمہ درالسنیہ

یہ کتاب زبان عربی اخلاق میں بھی اسکا ترجمہ اردو زبان میں اہل ہند کے واسطے کیا گیا ہے چونکہ اس کتاب کو نسبت حضرت غوث پاک کے ساتھ ہے زائد تعریف کی فرمائیں قیمت فی جلد ۳۰ / ۲ / ۱۰ / ۱۰

### الفاظ عزیزہ

یہ محقق لغت کی کتاب ہے اردو کون اور کم استعداد معلمین کا بہت اس کتاب سے طلبہ لکھنا ہے قیمت فی جلد ۳۰ / ۲ / ۱۰ / ۱۰

### التماس

یہ جگہ قیمت وصول چوٹی یا بذریعہ ویلیو پی ایل ارسال ہو سکتی ہیں اور ہر قسم کا کام طبع میں طبع ہوتا ہے جسکا یہ خط و کتابت دریافت ہوگا۔ فہرست کتب موجودہ کتب خانہ تجارتی طبع آوی و دیگر اشیا کی علیحدہ دفتر میں موجود ہے شائقین کچھ زمین بلا قیمت عند الطلب کہ کمال سیمین سے ٹیڈ و آڈیو کمال رسائی کی جاتی ہے۔

المشاعر  
دلی اشعار و شعر طبع نامی لکھنؤ کراچی اور تراز خان لکھنؤ

# اعلان

اس  
طبع میں

ہر ایک قسم کی کتابیں عربی - فارسی - اردو - انگریزی  
موجود ہیں عند الطالب شائقین علوم و تاجران کتب  
طبع سے ارسال کیجاتی ہیں - جن صاحب کو کوئی کتاب  
طبع کرانا منظور ہو وہ بھی بعد انفصال قیمت طبع کر دیا وینگی  
اگر کوئی کتاب مفید عام کسی صاحب نے تالیف فرمائی یا کسی  
کتاب عربی - فارسی - انگریزی کا ترجمہ اردو میں کیا ہو وہ  
بلا معاوضہ مطبع طبع کر دیگا - فہرست کتب و دیگر اشعار  
بلا قیمت کا ٹائٹل بھیجنے سے پیڈ والا بیرنگ  
ارسال ہوگی -

العباد

ابوالحسنات

قطب الدین احمد عفا عنہ

شعبان

۱۳۰۶





م  
- تخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعد  
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی  
صحت میں ایک آٹھ دو مہینہ دیرالہ لیا جائے گا۔

---















